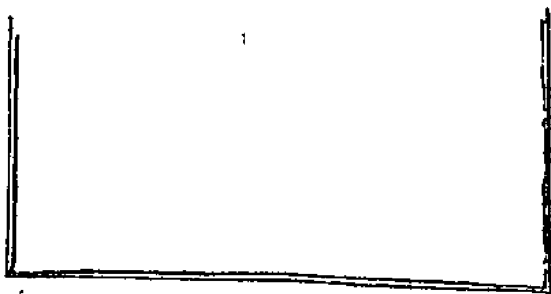


بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین **اما بعد**
واضح ہو کہ ہماری شیخ المشائخ امام الطریقہ کاشف الحقیقہ غوث زمان محبوب خلاق حضرت
شاہ محمد **آفاق** رضی اللہ عنہ کو اپنے بزرگوں سے اجازت جملہ سلاسل متعارفہ اولیاء اللہ
کی حاصل ہے اور طریقہ آپ کا جامع برکات جملہ طرق اور باعتبار سہولت سلوک کے
اقرب الطرق الی اللہ اور مناسب اس دور آخر زمان کی ہے اور سبب آپ کی ہدایت عالی
ہے کہ زبان وقلم اس کی شرح سے قاصر ہے اور آپ کی خلیفہ اعظم ہماری حضرت قطب الاقطاب
مجدد العصر خلدہ اللہ نائب جناب رسالت پناہ و سیدنا و مولانا حضرت **فضل رحمٰن**
مد ظلہ الاعلیٰ رونق افزائی طریقہ آنجناب و فیض رساں خاص و عام ہیں چنانچہ رجوع عالم کا
آپ کی طرف شرقاً و غرباً ہے اور راقم حضرت قبلہ کی ان کی خلف الصدق سرور مرشد برحق

محبوب الٰہی وارث جناب رسالت پناہی ولایت پناہ عالی مناقب حضرت سید
احمد میان صاحب مدظلہ الاقدس ہین اگرچہ حضرت شاہ آفاق رض کا قبول عام
تہا اور ولایت کابل تک آپ کا نام تہا مگر حضرات موصوف سی ہر طرف مشہور خاص و عام ہوا
اللہم زد فزد و بارک برکۃ واسعۃ چونکہ یہ رسالہ بیان ہین سلسلہ اور طریقہ اور سلوک اور علو نسبت
اعلی حضرت کی ہی لہذا نام اسکا شہرۂ آفاق رکہا اور راقم الحروف فقیر ابو الحسن احمدی
کہ گدای آستانہ آن حضرات کا ہی یہ رسالہ اسکی اول تصنیف ہی جو فیض سی انکی مرقوم
ہوتا ہی فیض در بیان سلسلہ فی زماننا جو سلاسل اولیاء اللہ شائع ہین منجملہ
انکی سلسلہ ہماری حضرات کا جامع برکات اکثر طرق ہی اور جسقدر شعبہ اس سلسلہ ہین
پیدا ہوئی ہین اور طرق سی نہین نکلی منشا اسکا یہ ہی کہ یہ طریقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
سی ملتا ہی جنکو ضمنیت کبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی حاصل تہی اور کمالات آنحضرت
کا بسبب ضمنیت کی آپ مین ظہور رہا ہی لہذا مناسبت ہر وقت و حال واسطی او زمانہ
کی کمال خاص اس طریقہ مین پیدا ہوتا ہی بالجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق کی جو بواسطہ
امام قاسم و حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکہتی ہین اور سلسلہ آبائی سی
نسبت آپکی علوی ہی اول حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رض سی طریقہ [illegible]
پیدا ہوا بعد ازان حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح سے طریقہ خواجگان شائع ہوا آپکو ذکر
نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سی پہونچا تہا اور ایک سلسلہ آپ کا حضرت سید الطائفہ
جنید بغدادی رض سی ملتا ہی بعد ازان خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند

رضی اللہ عنہ سے طریقہ نقشبندیہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبدالخالق
غجدوانی رہ سے بھی بطور اویسیت فیض پہونچا ہے یہ آپکی ملفوظات میں بھی مرآن کرامت
کردہ اند کہ بواسطہ من بلا سر گردد التجا ما کہ حاجت روا ہمیں در ہست آنا یا رأی
خاندان خود را یارم کمینہ یاران من با سجادہ قدم شفاعت کند سی سال ست کہ آنچہ
بہاؤالدین نگوید خدا بکند ایسے ہی اصول طریقہ نقشبندیہ کی تمام متاخرین نے اختیار
فرمائی ہیں بعد ازاں حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقہ مجددیہ کا ظہور
ہوا آپ کو علاوہ طریقہ نقشبندیہ کی جملہ سلاسل مشہورہ مثل سلسلہ قادریہ و سہروردیہ
وچشتیہ وغیرہ کی اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کی ملہمات کی یہ الہام ہے کہ غفرت لک
ولمن توسل بک بواسطہ او بغیر واسطہ الی یوم القیمۃ ایسے ہی اس طریقہ میں بھی بہت
سی بشارتیں پیدا ہوئی چنانچہ طریقہ حسنیہ یعنی حضرت ایشان حضرت جان الرحمۃ
رضی اللہ عنہما اور طریقہ احمدیہ حضرت سید آدم بنوری رح کا اور طریقہ رسیہ و مظہریہ اور طریقہ
حضرت شاہ ولی اللہ رح کا اور طریقہ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ کا جسکے مروج
حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوئی بعد ازاں ہمارے شیخ المشائخ حضرت شاہ آفاق
رضی اللہ عنہ سے طریقہ جامع برکات جملہ طرق مع مزید معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ نواسی حضرت
میرزا مظہر جانجاناں قدس اللہ سرہ کی پیدا ہوئی سلسلہ آبائی سے فرزند احمد حضرت مجدد
جان الرحمۃ محمد سعید رضی اللہ عنہما کی اولاد امجاد میں ہیں نیز آپکی جناب احسان اللہ جان صاحب
فرزند نواب اظہر الدین خان صاحب خورد سالہ اورنگ زیب شاہ عالمگیر رح میں منصب دار

شاہی تہی اور خطاب خانی و نوابی کا کہتی تہی وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمۃ فرزند
حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل المتخلص بوحدت فرزند خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالی عنہم اور
از روی ارادت و خلافت سلسلہ آپ کا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم فرزند سجادہ نشین
حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سی ملتا ہی حضرت شاہ آفاق کو اپنی مرشد بزرگوار حضرت
خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ سی جو اعاظم خلفائی حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر اور
اولاد امجاد حضرت خواجہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سی تہی کمال و تکمیل حاصل ہوئے
حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتی تہی کہ جسنی نسبت مجددی مجسم نہ دیکھی ہو
حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھی الغرض حضرت شاہ آفاق بعد حضرت خواجہ کے
صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین مدت دراز رہی اور بشارت
منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کی زیر نگین ہو گیا اور جب آپ کابل تشریف
لیگئے تہی وہان بہی قبول عام ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بہی آپ کا مرید ہو گیا اور
کرامات عظیم الشان آپ سی ظاہر ہوئین حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر
اپنی مریدون کو بعد تعلیم کی حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بہیجا کرتی تہی جو وہ
صاد فرماتی تسلیم کرتے تہی **فیض در بیان طریقہ** طریقہ نقشبندیہ کتب و
رسائل طریقہ سی ظاہر ہی چنانچہ رسالہ انسیہ حضرت یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ناقل
و دال ہی اور طریقہ قادریہ مین غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب مشہور ہی اور طریقہ سہروردیہ
عوارف المعارف مین مذکور ہی اور طریقہ چشتیہ مین فوائد الفواد ملفوظات حضرت

سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کتاب مستند ہی چونکہ طریقہ ہماری حضرات کا نسبت تمام سلسلہ
طرق اور جامع برکات ہی اصول اس طریقہ کی باقی تمام فروع سی بی نیاز کرتے ہیں اور جیسا
کہ روش علمائی طریقہ نقشبندیہ میں اقرب الطرق ہی اور حضرت المشائخ نی سلوک طریقہ
محمدیہ سہل کر دیا تھا ایسا ہی ہماری حضرت نی طریقہ حضرت شاہ آفاق کا اسی نسبت
باطن سی اقرب اور آسان فرمایا ہی اور ہماری حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت
شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سی ہی اور صحاح ستہ بطور درس مولانا محمد اسحاق
صاحب سی پر کہ بڑی عالم باعمل تھی گذرانی ہی بالجملہ شان اس طریقہ عالیہ کا یہی ہی
کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور کلام اور توجہ باطن سبب سی فیض ہوتا ہی ایکبار چند شخص
امیدوار بیعت ہی بعد نماز کی حضرت نی ان سی بیعت لی بعد ازاں توجہ دی اور فرمایا
کہ تم سب کی دل ذاکر ہو گئی ہمکو معلوم ہوتا ہو پھر فرمایا کہ ہماری حضرت فرماتی ہی جسکی
استعداد عالی ہوتی ہی جلد معلوم کرلیتا ہی پھر زبان مبارک سی یہ اشعار فرمائی بیت
جائے کسو اٹھی ای درد محبانہ کی بیچ ؛ اور ہی سی ہی اسی دل کی ٹہکانہ کی بیچ بیت
کیا کریں سیر چمن ہماں آرزو کچھہ اور ہی ؛ گل کو کیا سونگھیں دماغ اسی ہیں تو کچھہ اور ہے
بیت نسبان کان آتش زدہ مری گل و ؛ مری جلی ہی اور ہی بہار رکہتی ہیں ؛
بیت دل ڈھونڈھتا سینہ میں مری لو لحبی ہے ؛ اک ڈہیر ہی ہماں راکھہ کا اور
آگ دبی ہی کہ اس کی معنی فرمائی یعنی اگرچہ ہم بوڑھی ہو گئی ہیں لیکن حرارت عشق کی
ویسی ہی باقی ہی بیت ارض وسما کہاں تری وسعت کو پا سکی ؛ میرا ہی دل ہی

وہ کہ جہان تو سما سکی ؂ اور سند القای نسبت کی توجہ باطن سی یہہ حدیث ہی کہ ماصب اللہ
فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر اس حدیث کو علمای صوفیہ لکہتی آئی ہین جو
نقاد حدیث بہی تہی اور علاوہ اسکی آنحضرت کو حضرت جبرئیل فی سینہ بسینہ فیض آلہی
پہونچایا ہی اور ہماری حضرت بحر قال اللہ اور قال الرسول کی اور کچہہ نہین بتلانی ایکبار
اس آیہ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہہ تو اگر تم چاہتی
ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہی پہر فرمایا کہ یہہ معنی ہوئی اب مطلب سنو یعنی
مجہہ مین اس قدر محبوبیت ہی کہ جو میری چال چلتا ہی وہ بہی محبوب ہو جاتا ہی اور صحبت
سنت ہی آنحضرت کی اور حدیث شریف مین ہی کہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم
الملائکہ و غشیتہم الرحمۃ و نزلت علیہم السکینۃ و ذکرہم اللہ فیمن عندہ ؂ صحبت
مردان اگر یک ساعت است ؂ بہتر از صد خلوت و صد طاعت است ؂ اور حضرت
پیر و مرشد فرماتی تہی کہ خدا نے آپ مین یہہ قدرت دی ہی کہ نظرون مین مقامات طی کراتی
ہین **فیض در بیان سلوک** الحمد للہ کہ محض نظر عنایت
حضرت پیر و مرشد مدظلہ الاقدس سی مقامات سلوک ہر طریقہ کی جو فی زماننا شائع
ہین اور چوندکو کتب و رسائل موجودہ تصوف مین راقم پر ادراکاً و کشفاً و حالاً و ذوقاً ہر
طرح سی کہلی چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کے ہو تفصیلاً دریافت کر لی ایک
شمہ اوسکا تحریر ہوتا ہی کہ مقامات سلوک ہر طریقہ کی فی الحقیقۃ معاملات آلہی ہین جو اون
اکابر سی درمیان مین آئی ہین کہ العلماء ورثۃ الانبیاء اور بنای معاملہ فیض پر ہی تو

فسماں آہی جا طرح پر ہی ایک فیض جو دجو تمام کائنات پر علی الاتصال ہر آن وارد ہی اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اُس سی مشعر ہی دوسرا فیض رحمت جو مخصوص باہل ایمان و اسلام ہی اور اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اوس سی عبارت ہی تیسرا فیض اعمال اور حال اس فیض کی اولیائی عزلت ہیں اور مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اس کی طرف اشارہ ہی اور یوم الدین اسواسطی فرمایا کہ اُس دن سب لی سردہ اعمال آہی دکھیں گی جو تھا فیض اسرار کہ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اس سی مخبر ہی سویہ علم و حکمت و رتۂ اسما ہی جو متعلق بکمال و تکمیل ہے اور حامل اسکی اولیائی عشرت ہیں اور یہ سب فیض بواسطۂ جناب رسالت ماٰب صلی اللہ علیہ وسلم کی جاری ہوتی ہیں تو حاصل سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت کا ہی اور بعد رعایتہ سلوک سنت معلوم ہوتا ہی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہی جسکا آنحضرت صلعم نی خط کہیچا تہا لیکن اوسی ایک راہ کو ہر ایک اوسع سوء سی بحسب استعداد سیف الہی سلوک کرتا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو مناسب اُسکی تعلیم جداگانہ فرماتی ہی اور یہ مساطرق اولیا اور انواع سلوک کا ہی ہی لہذا فرمایا کہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یا کہ اُس مرتبۂ وحدت سی یہ جو ظہور کثرت ہوا ہی اُسکو باطل نہ سمجھیں جب یہ مضمون ذہن نشین ہو گیا تو اب تفصیل العام سُنا چاہئی کہ مسئی ثمرا العام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دوسرا آثار با قرآن شریف کا ثمرا العام ہی جس سے کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہیں تیسری صحابہ لعمای عظیمہ احادیث

آنحضرتؐ ہین اور تمام اولیاء اللہ نی اتباع کتاب و سنت کیا ہی اور کوی طریقہ اُن کا برخلاف قرآن وحدیث نہین کہ سب اُنہین اصول سی ماخوذ اور اُسی اجمال کی تفصیل ہین جو تہا انعام مرشد کامل مکمل ہی چنانچہ خود انعمت علیہم سی ظاہر ہی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ آمین

فیض در بیان نسبت چونکہ اصول جملہ طرق کے سلاسل اربعہ نقشبندیہ و قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ ہین اور باقی تمام طرق شعبہ انہین چار ہین لہذا نسبت ہر سلسلہ کی مذکور کیجاتی ہی کہ ان اصول سی بہت سی فروع نکلے ہین سو واضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ مین نسبت صدیقی کا ظہور ہی لہذا یہ طریقہ اقرب الطرق اور سہل الوصول بہت ہی کہ معاملات صدیقی شاہد اس معنی کی ہین اور یہ نسبت حضرت صدیق اکبرؓ کی ابراہیمی تہی اور ضمنیت کبری حاصل تہی کہ ما صب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر لہذا القای سینہ بسینہ حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سی شائع ہوا اور نسبت معیت کی روشن ہوئی اور بزرگان قادریہ مین نسبت فاروقی کا ظہور ہی اور نسبت حضرت فاروق اعظم کی موسوی تہی اسیدا سطی جلال الہی اور تصرفات عظیم الشان کا ظہور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سی بہت ہوا اور قرب شہادت مین بڑا رتبہ پایا اور بزرگان سہروردیہ مین نسبت عثمانی کا ظہور ہی لہذا اس طریقہ مین عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہی کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین کمال اقربیت بسبب وظائف طاعات کی بہت ہی اور نسبت آپکی نوحی تہی اور حضرت نوح کی دعوت کو قبول کم ہوا اور امت نی ایذا پہنچائی تہی حضرت بہی مظلوم شہید ہوئی اور طریقہ سہروردیہ کا رواج بہت کم ہی اور بزرگان چشتیہ مین خاص نسبت علوی کا

ظہور ہے اور وہ فیض عیسیٰ کہ حاجی صاحب کی زبان سے عبارت ہی اس طریقہ میں بہت ہی ادر
شان المسیح کا ہی مسا ہی اور آنکی نسبت عیسوی تھی تو اسی نفحت قدس روحی کی شان
ہی کہ جسمہ کا درد بی ساع کی آرام ، نہیں ہوتا اور اسی کا دم بھر اکیے ہیں ع
ای درد اس جہاں میں اگر صد ای عیسیٰ بی پردہ حس سی ہو دو پیدہ ہی سار کار
اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہی کہ لم اعبد ربا لم اره اور فرمایا ہے کہ لو کشف
الغطاء ما ازددت یقینا حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ روحہ سے کسی نے پوچھا
کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی میں کیا فرق ہی آپنے فرمایا کہ وہ ساہی ہی اور میں آنکھ
لگی ہوں حضرت سیدی و مرشدی مدظلہ نے اس تذکرہ میں عجب نکتہ فرمایا کہ آنکھ لگی میں ایک
چوٹ ہوتی ہی کہ ساہی میں نہیں ہوتی ہے ع سحر میں سامری کی کیا قدرت تیری
آنکھوں میں جو اثر دیکھا۔ بالجملہ معرفت الہی کا ماننا نہیں علم سینہ بسینہ علم سفینہ سے بیان
ملفوظات حضرات کا ظاہر و باہر ہی اور جامعیت پر آں کی دلیل نمایاں ہی ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کی واضح ہو کہ یہ رسالہ دوسرا ہی جو فیض سے حضرات کی راقم الحروف تحریر
کرتا ہی اور تبرکا نام اس رسالہ کا **فیض رحمانی** رکھا کیونکہ یہ نام مبارک حضرت
مدظلہ العالی کی مشتمل ہی ع کی جب نام تو عشق سی لگی سی رسا یر ; نام خدا ہی آ ما تو

رمضان آگیا؛ اور یہ رسالہ مشتمل ہی چند فوائد پر ف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے
جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی اُس میں دین کی تفصیل ساتھہ
اسلام وایمان و احسان کی فرمائی ہی تو معلوم ہوا کہ جیسی بی اسلام وایمان کی دین ناقص
ہی اسی طرح بغیر احسان کی بہی نقصان دین ہی اور اسلام سی تعلق اعمال کا ہی اور ایمان سے
عقائد کا اور احسان سی عرفان کا اور جسکو علم اسلام و ایمان و احسان حاصل ہی وہ علمای
راسخین مین سی ہی تو علم اسلام مسمی بفقہ ہی اور علم ایمان یہی تفصیل عقائد ہی اور علم احسان
مسمی بعلم تصوف ہی اور جامع ان علوم ثلثہ کا علم حدیث ہی کہ یہ سب علوم اُس ہی مستخرج
ہین اور اصل حدیث قرآن ہی بالجملہ جو کچھہ ہی سو قرآن و حدیث ہی تو ہر ایک کو لازم ہی کہ
اسلام وایمان پر استقامت کرے قل آمنت باللہ ثم استقم تاکہ مقام احسان پر فائز ہو ف
بحریم کعبہ قسم بحرم رہم ندا دند؛ کہ برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی؛ اور اسلام ارکان
خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی جو ہر مسلمان پر فرض ہی اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہین ہی
الا فروع مسائل مین جو مضر اسلام نہیں اور ایمان مجمل الایمان باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ
والقدر خیرہ وشرہ ہی اور اسمین بہی کسی مومن کو اختلاف نہین البتہ تفصیل ایمانیات مین
کسی قدر اختلاف ہی کہ اپنی دید و فہمید کی موافق ہر ایک نی فرمایا ہی اور وہ اختلاف بہی
مضر ایمان نہین اور اہل عرفان جنپر انکشاف حقائق ہوا ہی اُنکی سامنی وہ سب مختلفات
تطبیق رکہتی ہین اور اہل عرفان مین جو ظاہراً اختلاف معلوم ہوتا ہی اُسکا منشا یہی علمای
راسخین پر جنکا عرفان جامع اور نسبت عالی ہی کہلا ہوا ہی ف ہر سخن وقتی و ہر نکتہ

سکالی دارد ہی **ف** حضرت امام اعظم رحمہ اللہ علیہ قائل اسکی ہیں کہ ایمان گہٹتا بڑہتا نہیں
اور علما اسکی قائل ہیں کہ گہٹتا بڑہتا ہی سو یہہ دونوں قول صحیح ہیں ظاہر ہی کہ ظاہر ایمان
اعمال ہیں اور باطن ایمان تصدیق قلبی ہی سو وہ تصدیق قلبی جو باطن ایمان ہی زیادت
و نقصان نہیں اور اعمال جو ظاہر ایمان ہیں کم اور زیادہ ہوتی ہیں اور چونکہ ظاہر و
باطن میں ملازمت ہی لہذا یہہ بہی صادق آتا ہی کہ ایمان گہٹتا بڑہتا ہی اور جسا دس
اعمال سی دیکہو تو فی الحقیقۃ گہٹتا بڑہتا نہیں کہ تصدیق قلبی ہر حال میں قائم ہی جیسی
باطن انسان روح ہی اور ظاہر انسان بدن ہی روح ہمیشہ یکساں رہتی ہی اور بدن میں
زیادتی اور نقص ہو جاتا ہی باوجود اسکی تن کا لفظ دونوں پر صادق آتا ہی تو اجتہاد
حضرت امام اعظم رح کا طرف باطن کی بہت متوجہ ہی اسی واسطی اہل ظاہر ادس کی کنہ سے
واقف نہیں ہوئی اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا ظاہر سی زیادہ تعلق رکہتا ہی وجہ
یہ ہی کہ حضرت امام اعظم دو برس صحبت میں حضرت امام جعفر صادق علی جدہ و علیہ السلام
کی رہی جو جامع نسبت صدیقی و علوی نبوت تمام تہی لہذا اجتہاد اونکا جامع ظاہر و باطن
ملطف تمام ہی چنانچہ بعض ائمہ کی نزدیک تارک صلوۃ کافر ہی اور امام اعظم کی نزدیک کوئی
مومن کافر نہیں وہ ظاہر حدیث من ترک الصلوۃ متعمدا سی استدلال کرتے ہیں اور امام اعظم
یوں معنی فرماتی ہیں کہ جو ترک صلوۃ کر کی جان کر یعنی حلال جانکر سو وہ کافر ہی تو انکار فرض
سے کافر ہوا نہ صرف اوسکی ترک سی اور کفر بمعنی کفران نعمت بہی آیا ہی اور تکفرن العشیر لفظ
حدیث ہی اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کر لو **ف** جملہ مختلفات اکابر امت و علماء اہل سنت

جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اقربیت رکہتی ہین اُن سب کی درمیان مین حق دائر ہی
اور اگر دائرہ حق سی باہر ہون تو اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ و
مالکیہ و حنابلیہ و شافعیہ کوئی ضلالت مین نہین اور طرق اولیا سب موافق کتاب و سنت اور
واسطی اُن اہل طریقہ کی موصل الی اللہ ہین اور حقیقت شناس اونکی حقانیت سی خوب
واقف ہین اور تفاوت استعداد منشا اس اختلاف کا ہی الناس معادن کمعادن الذہب
والفضۃ اور اجماع اہل حق اور مقبولان خدا و رسول کا ان مذاہب اور طرق پر دلیل قاطع
ہی اُنکی حقیت پر اور خلافت خلفای راشدین کی اجماع اہل حق سی ہوئی ہی ورنہ صریحًا کوئی
خلافت پر اُنکی نصوص دالہ نہین اور کس حدیث مین آیا ہی کہ حضرت ابوبکر سے بعد ازان
حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سی بیعت کرنا اور وہ بیعت جو آنحضرت
سی سننے کی تہی کافی نہی لیکن صحابہ کرام عدول اور طائفہ مقبول ہین اونکا اجماع دلیل صریح خود
ہی کہ وہ سراپا نور حدیث اور آیت من آیات اللہ تہی کہ الحق ینطق علی لسان عمر لیکن یہ ظاہر بین
کہان اس راز سی واقف ہین کہ درمیان بندہ اور خدا کی کوئی رسم و راہ بہی ہوتی ہی
تو مذاہب اربعہ خصوصًا مذہب حنفی مین ہزارہا اولیای کبار کہ مصداق العلماء
ورثۃ الانبیاء ہین گزری ہین چنانچہ تمام پیران طریقہ نقشبندیہ اسی مذہب مین ہوئے ہین اور
ابتک موجود ہین تو وہ بزرگ جنکو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نسبت حاصل
ہو گئی ہی اور حضوری سی مشرف ہوتی ہین اُنکو آنحضرت صلعم نی کیون نہین بتلادیا کہ
تم مذہب باطل پر ہو بلکہ اُنکو رسائی آنحضرت صلعم تک کیونکر ہوئی الغرض حاصل کلام یہ ہے

کہ جو سبب مانع وصول جناب خدا و رسول میں نہ ہو اور جو طریقہ کہ اُنکی طرف موصل ہو
محبت دنیا اُسکی برتاؤ سی کم ہو اور محبت خدا اور رسول و توفیق طاعت مقبول آیا ہو
یہی دلیل حقانیت اُس طریقہ کی کافی ہی فما بعد الحق الا الضلال **ف** اکثر لوگ جو
بی رہا سا اسی کو موحد کہتی ہیں آنحضرت صلعم اور انبیا کو بطور انما انا بشر مثلکم اپنی مساوی
زعم کرتی ہیں بعد نبی بے بہا اور جو کہ اصل سی فروع کی بدلتی ہی لہذا اصحابہ کبار و اولیائے
امت کو جو بسر لااجرای جناب ہوت ہیں آنکو بھی بنظر تعظیم سی نہیں دیکھتی بلکہ اکثر افراد
اس گروہ کی وعظ وغیرہ میں انبیا اور اولیا کو الفاظ پست سی یاد کرتی ہیں اور انکو
بندہ عاجز وغیرہ الفاظ سی خطاب کرتی ہیں عجب احمق ہیں خدا تو یوں فرماتا ہی کہ ولله العزة
ولرسوله وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون اور یہ لوگ جو اسی کو نفاق سی مراد
جانتی ہیں بجائی عزت ذلت کا اطلاق کرلیتے ہیں البتہ حقیقۃ امکانی آگی رتبہ الوہیت
کی سرافگندہ و سربسجدہ ہی اور یہ دیدا کا ہرکو اپنی بس کی طرف ہوتی ہی لیکن یہ کب
روا ہی کہ ہم آنکو ایسی الفاظ سی یاد کریں جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتی ہیں اور
بنابر اس اکی بشریت پر نظر کرکے ما بہ الامتیاز جو آنکی مقبولیت اور درجات رفیع ہیں اُس سے
قطع نظر کریں اگرچہ ظاہراً یہ لوگ مسائل انکار کو طاق نسیان پر رکھکی اپنی کو معتقد خدا
کا اور موحد ثابت کرتی ہیں لیکن صرف زبانی اور دام شیطانی ہی ورنہ ظاہر ایمان
پر خدا ہی خدا ہی اور دل شرک جلی سی معمور ہی اب ایک مثال سنو مثلاً ایک سلطان
اعظم ہی اور اُسکی وزرا اور ارکان سلطنت اور مقربان دربار و خواص بارگاہ ہیں

ظاہر ہی کہ اون سکو جو اعزاز ہی بادشاہ نی دیا ہی کما قیل ؎ نیاوردم از خانہ
چیزی نخست ٭ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست ٭ اب باوجود اسکی اگر اونکو کوئی دوسرا
الفاظ پست سی گھٹا کر یاد کری تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سزا
دیگا اور تعزیر کریگا غرض الدنیا کالظل عجب کلیہ ہے جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے
ہین اور سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہی اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے
بہرہ نہین لہذا مراتب اولیا و انبیا کے اونکو نظر نہین آتی بلکہ بسبب اوسی سوء عقیدت
کی نسبت مع اللہ سی محروم رہتے ہین کہ انکار سد راہ فیض ہی ؎ ہر کہ او ردی
بہبود نداشت ٭ دیدن روی نبی سود نداشت ٭ اور قل انما انا بشر مثلکم بیان کمال
ہی نہ وہ جو یہ لوگ سمجہے ہین اور خدا اپنی دوستون سی جس طرح چاہی کلام کری اوسکی
اسرار سی عوام کالانعام کو کیا خبر ہے ؎ میان عاشق و معشوق رمز یست ٭
ف موافق حدیث شریف کی دو چیزین آنحضرت صلعم نی چہوڑین ہین جنکا تمسک
گمراہی سی امان ہین کہتا ہی ایک قرآن شریف دوسری اہل بیت اور راقبوا محمدا فی
اہل بیتہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا قول ہی سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت
ہین اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سی ملتی ہین حتی کہ
طریقہ نقشبندیہ بہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سی متصل ہی اور انا مدینۃ
العلم و علی بابہا سی مراد علم سینہ ہی والا علم ظاہر جیسا کہ اور صحابہ سی پہونچا ہی آپ سی
بہی پہونچا ہی جامع قرآن حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ہین اور جہاد و ترویج دین

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہی اور تمام احادیث اور بیس صحابہ کبار خصوصا
حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت ابو ہریرہ و حضرت انس و حضرت ابن عمر و غیرہم رضی اللہ
تعالی عنہم سے مروی ہی اور کچھ حضرت علی سے بھی ہیں اور ائمہ مجتہدین میں سے حضرت
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب اہلبیت ہی کیونکہ آپکو صحبت بابرکت امام
صادق رضی سے استفادہ ہوا ہی لولا السنتان لہلک النعمان آپ کا قول ہی اس مقام
مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی منقول ہوں حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتی ہیں بی شائبہ تکلف و تعصب
گفتہ می شود کہ نورانیت این مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم می نماید و سائر
مذاہب در رنگ حیاض و جداول بنظر می درآید و بظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم
از اہل اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان و این مذہب با وجود کثرت متابعان
در اصول و فروع از سائر مذاہب متمیز است و در استنباط طریق علیحدہ دارد و این معنی
منبی از حقیقت است عجب معاملہ است امام ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است
و احادیث مرسل را در رنگ احادیث مسند شایان متابعت میداند و بر رای خود مقدم
میدارد و ہمچنین قول صحابی را بواسطہ شرف صحبت خیر البشر علیہ و علیہم الصلوات و التسلیمات
بر رای خود مقدم میدارد دیگران نہ چنین اند مع ذلک مخالفان او را صاحب رای
میدانند و الفاظیکہ مبنی از سوء ادب است باو منسوب میسازند با وجود آنکہ ہمہ بکمال علم
و وفور ورع و تقوی او معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالی ایشان را توفیق دہاد کہ آزار رئیس دین و رئیس

اسلام نمایند و سواد اعظم اسلام را اندا نکنند بیرون ان لطیفۂ نور اسد با فواہم جماعہ کہ این
اکابر دین اصحاب رای سید اند اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان برای خود حکم می کردند و
متابعت کتاب و سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال و مبتدع
باشند بلکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون بودند این اعتقاد نکند مگر جاہلی کہ از جہل خود بیخبر است
یا زندیقی کہ مقصودش ابطال شطر دین است ناقصی چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام
شرعیہ را منحصر دران ساختہ ما ورای معلوم خود را نفی مینمایند و انچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی
می سازند بیت چو آن کرمی کہ در سنگی نہان است ٭ زمین و آسمان او ہمان است ٭
اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقۂ محمدیہ ہین رسالہ نالۂ درد مین
تحریر فرماتی ہین **نالہ** طریقہ نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ بمنزلہ ملت ابراہیمیہ است
کہ محمدیان خالص اتباع آن دارند و اشغال و اذکار باطنیہ و اعمال و اوراد ظاہریہ بطور
معمول ہمین اکابر سلاسل علیہ بعمل می آرند و اعظم مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را می فہمند
و اعمال موافق اجتہاد ایشان می کنند انتہی کلامہ رحمۃ اللہ علیہ اور قرون اولی مین مجتہد
بہت گزری ہین لیکن مذہب کسی کا بجز ائمہ اربعہ کی مدون نہوا اور حضرت غوث اعظم
اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما امت مین آنحضرت صلعم کی مشہور خاص و عام ہین سو یہ حکمت
الٰہی اور اوس کا قبول ہی جس کو عنایت کری **ب** مقبولی کسی را دسترس نیست ٭
قبول خاطر اندر دست کس نیست ٭ اور بعض اکابر نی جو کسی مسئلہ پر دوسری مذہب کی
عمل کیا ہی سو وہ مثل اوس اختلاف کی ہی کہ بعض مسائل مین امام ابو یوسف اور امام محمد

رحمہ اللہ علیہا ہی امام اعظم سی اختلاف کیا ہی سو اس کے واسطے کمال علم و نور بصیرت درکار
ہی اور ہماری حضرت فرماتی ہیں کہ جو قرب امام اعظم رح کو اللہ تعالی سی نظر آیا ہی کسی امام کو نہیں
اور امام بخاری و مسلم انکی رتبہ کو نہیں پاتی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی **اما بعد** یہ مختصر رسالہ ہی جو بعد تصنیف حمائل کی
مرقوم ہوتا ہی اور نام اسکا مناسبت اسم مبارک حضرت پیر و مرشد دام فیوضہم کی
نور احمدی رکھا اللہ تعالی نافع خاص و عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہی چند لطائف
پر **لطیفہ** اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشنی ہی آسمانوں کی اور زمین
کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نور سی اللہ تعالی کی پیدا ہوئی ہیں اور خلق آپ کی نور
سی پیدا ہوئی ہی تو اس بیان سی معنی اس آیت کی کھلی کہ مثل نورہ کمشکوۃ
فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد
من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ ولو لم تمسسہ
نار نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء مثال اسکی نور کی یعنی آنحضرت کی مانند
طاق کی ہی مراد سینہ مبارک آپکا ہی کہ طاق محراب عبودیت طالبان خدا ہی اور اس میں
ایک چراغ ہی یعنی قلب مبارک آپ کا وہ چراغ دہرا ایک شیشہ میں مراد وہ مضغہ ہی جس میں
لطیفہ قلب ہی وہ شیشہ جیسی ایک تارا ہی چمکتا روشن کیا جاتا ہی یہ چراغ درخت مبارک

زیتون سی یعنی اپنی اصل سی ہے ما تماشا کنان کوتہ دست ۔ ورتو درخت بلند بالا کی
نہ طرف مشرق کی ہی اور نہ مغرب کی یعنی لامکانی ہی نزدیک ہی تیل اوسکا کہ روشن
ہوجاوی اوراگرچہ نہ لگی اُسکو آگ یعنی وہ محتاج آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہی کہ
قیام تمام عالم کا اُس سی ہی روشنی ہی روشنی پر راہ دکہاتا ہی اللہ طرف اپنی روشنی
کی جسکو چاہی ویضرب اللہ الامثال للناس اور بتاتا ہی اللہ مثالین واسطی
لوگون کی سبحان اللہ پردہ مثال مین آنحضرت صلعم کا مذکور عجب کنایہ ہے کہ الکنایۃ
ابلغ من التصریح اور معشوق کا نام بکنایہ لینی مین عجب لطف ہی کہ بیان سی باہر ہی واللہ
بکل شئی علیم بالجملہ اُس نور نبوت کی طرف اللہ تعالی نی اپنی بندگان خاص کو
ہدایت کی کہ وہ اُس سی مستفیض اور منور ہوئی اور خیر القرون سی الی الآن وہ نور سینہ
پیران طریقت مین آیا ہی یہی وجہ ہی کہ اطراف عالم مین اونکا نام روشن ہی **لطیفہ**
انا اعطیناک الکوثر کوثر بمعنی خیر کثیر حوض ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز
قیامت وہان تشریف لیجائین گی اور امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سی زیادہ
میٹہا اور دودہ سی زیادہ سپید ہی پلائین گی اور حسب الارشاد آپ کی ساقی کوثر حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہونگی واضح ہو کہ جو اس عالم مین معانی ہین آخرت مین مجسم ہوکر آئین گی
چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسیطرح افعال خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت
ایک حوض کی نمودار ہوگی اور ساقی کوثر ہونا حضرت علی کا اس لئی ہی کہ فیض ولایت
جسکو پہونچتا ہی آپ کی واسطہ سی پہونچتا ہی چنانچہ حدیث شریف مولی کل مومن

دال ہی اور حوض کوثر پہ جام ہی کہ مثل کواکب کی تاباں ہیں سو یہ فیض نظر ساقی کوثر کا
ہی کہ مشکل بصورت جام کی ہوگا اور بہت مشکل ل سی ہی مگر بوسیلہ لطف ہو بجی ہی
نظر پر سد مشہور ہے ع دونوں جہاں کی رہی بہر حیراوسے ؛ دو پیالہ تیری آنکھوں
نی جسکو پلادی ؛ اور فیض نظر یہاں ہی اور جام کوثر وہاں ہی کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا
ہی اور دار الجزا آخرت ہی یعنی ہر شی کا بدلہ وہاں ملی گا اور جسکا یہاں کیا ہی وہاں
ملیں آئیگا چنانچہ حوض کوثر مرغ ہی ہیں کہ جسکا دیکھنا باعث تسنیم ہوگا سو یہہ بدلا ہی
اُس کلمہ کا جسکا اقرار کرتے ہیں ع مدام آں گل خنداں چہ رنگ و بو دارد ؛ کہ مرغ
ہر چمن گفتگوئی او دارد ؛ اور جنت بدلا ہی اعمال کا کہ ان الذین امنوا وعملوا
الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور جنت کو مہمانی فرمایا
تو اس مہمانی سی مقصود کچھ اور ہی یعنی دیدار پروردگار کا اور یہہ بدلا کسی عمل کا نہیں
بلکہ محض فضل رحمن ہی کہ الذین احسنوا الحسنی وزیادۃ بالجملہ حدیث میں آیا ہے
کہ زمین کو مشک ہی اور کنکر اوس کی مروارید ہیں تو جسی فیض کو زمین عواصی کی
اور اوسکی بہ کو ہو بجادہ مشک عرفاں اُسکی ہاتہہ آئیگا اور وہ گوہر بی بہای حکمت
اُسکی زباں سی جہڑیں گی **لطیفہ** حضرت زلیخا کو جو یوسف علیہ السلام سی نسبت ہوگئی
اور کیفیت اون کی عاشقی کی مشہور ہوئی تو بعض عورتوں نی اُسپر اعتراض کیا حضرت
زلیخا نی اون کو اپنی مکان میں بلانا اور ایک ایک چہری ہاتہہ میں دی اوس کی بعد
حضرت یوسف ؑ کا جلوہ دکہایا بی اختیار سب نی اپنی ہاتہہ کاٹ لئی اور حیرت ہوئی

اسی طرح جب کیفیت محبت الٰہی کی سالک پر غالب ہوتی ہی اور دیوانہ وار اوس سی
حرکات ہونی لگتی ہین تو اہلِ دنیا بسبب کور باطنی کی معترض ہوا کرتی ہین اور ملامت
سی پیش آتی ہین ~~ اگر پرسند سعد از عشق او حاصل چہا داری ؛ ملامتہای
گوناگون جراحتہای بی مرہم ؛ اور جو وہ عاشق زار متوجہ ہو جاتا ہی اور اپنے
معشوق کی جہلک اُنکو دکہلا دیتا ہی تو آخر کار قائل ہو جاتی ہین اور اعتراض سی
باز آتی ہین تو اُن عورتون پر حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہ بہی اوس رنگ سی رنگین
ہوگئین اسی طرح مریدون کو مرشد کامل سی نسبت پہونچتی ہی اور اُن عورتون نی اُس
کیفیت مین ہاتہہ کاٹ لئی اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زلیخا کا یہہ حال نہ ہوا تو باعث
یہ تہا کہ وہ عورتین عالم تلوین مین تہین اور حضرت زلیخا کا عشق مقام تمکین پر پہونچا
ہوا تہا ~~ پاس ادب ببین کہ بکویت شہیدِ عشق ؛ با ہیئتی تپید کہ گرد از
زمین نخاست ؛ **لطیفہ** حدیث شریف مین ہی انا املح واخی یوسف اصبح تو حسن
صباحت وہی ہی جسکو دیکہکر آدمی بی اختیار ہو جاتا ہی چنانچہ ایک حدیث مین ہے
کہ لوگ جنت مین حور کو دیکہکر سجدہ کرین گی اس خیال سی کہ خدا ہی بعد ازان معلوم
ہوگا کہ حور ہی خدا نہین اور حُسن ملاحت سی انسان اوس طرح بی اختیار نہین ہوتا
کہ ہیبت یہان بہت ہی لیکن جی ہی جی مین گہلا کرتا ہی اولوالالباب پر ظاہر ہی کہ
یہہ عالم اوس ہنگامی سی بڑہا ہوا ہی یہی سبب ہی کہ جو آنحضرت کو دور سی دیکہتا
تہا ہیبت کرتا تہا اور جب نزدیک پہونچتا تہا محبت کرتا تہا ~~ گر مصور

صورت آن گلستان خواہد کشید ہا حیرتے دارم کہ نازش راچہ سان خواہد کشید ہا

لطیفہ نسبت لطیفہ نفس کی جو فرست ہیں پیدا ہوتی ہی بزرگان نقشبندیہ سی
رائج ہوئی ہی اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطائف عالم امر کو ولایت
صغری سی اور نسبت لطیفہ نفس کو ولایت کبری سی تعبیر فرماتی ہیں اور فوق ولایت کبری
کی نسبت عناصر ثلثہ کو ولایت علیا کہتی ہیں یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر
کھلی ہی اور اسکے علاوہ اور مقامات عالی آپ نی فرمائی ہیں جو مذکور کتب و رسائل
اس خاندان عالیشان کی ہیں لیکن فی زمانہ وہ نسبت خاصہ مجددیہ نایاب ہی
صرف سلوک رسمی رہگیا ہی اور چونکہ یہ مقامات عالی محض بواسطہ عنایت الٰہی و حبّ آں
رسالت مآب ہی کی حاصل ہوتی ہیں اور جسکو خدا چاہتا ہی وہ اُن سی بہرہ ور ہوتا ہے
اسی واسطی ہماری حضرت پابندی رسوم سی برکنار ہیں اور ارادۂ الٰہی سی جسے چاہتی
ہیں ایک دم میں مقامات علیا پر فائز فرماتی ہیں اور بہت سی اکابر سی ایسی توجہات
عالی منقول ہیں **لطیفہ** ہماری حضرت نی حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کو بھی دیکھا ہی اور شاہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحق صاحب سی
درس حدیث میں ہم سبق تھی شاہ عبد الغنی صاحب اون کی بھائی داماد حضرت شاہ آفاق
کی تھی دونوں صاحب حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھی وقتاً
کی حضرت شاہ آفاق ہماری حضرت کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا کرتے تھی اور ایسا ہی جب
ہوا کہ حضرت سترہ[۱۷] برس کی عمر میں دہلی تشریف کو گئی تھی جب حضرت شاہ آفاق کی

خدمت مین حاضر ہوئی تو آپ اونکو اندرون خانہ لی گئی اور اپنی بیٹی صاحبہ اور
دامادسی فرمایا کہ ان کو نذر دکہلاؤ ہرچند آپنی تواضع کی نمانا کیون نہ ہو حضرت شاہ آفاق
جملہ کمالات باطن مین طاق تہی آپ کو کشف سی معلوم ہو گیا تہا کہ ان کا یہہ رتبہ ہو گا
اور بہت سی بشارات فرماتی تہی **لطیفہ** ایک بار شاہ غلام رسول صاحب نی
زمانۂ غدر مین فرمایا کہ اب انگریزون کا یہان سی قدم اوٹہا حضرت نی کہا کہ آپ
ذرا غوض کرین بلکہ جمگیا یہہ کہکر حضرت وہان سی چلی آئی شاہ صاحب نی غوض کیا تو صحت
کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت آدمی بہیجکر بلایا اور فرمایا کہ بیشک تمہارا مکاشفہ صحیح
ہی اور فرماتی تہی کہ یہ ایک آفتاب ہی کہ مشرق سی مغرب تک چمکی گا یہ تذکرہ حضرت پیرو
مرشد سی سنا **لطیفہ** حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سی بڑی مناسبت تہی الحان
داؤدی مشہور ہی اور اونکی شریعت مین عبادت ساتہ سمع اور مزامیر کی ہوتی تہی اور
حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تہی اور اعتدال سمع و بصر وغیرہ کا آنحضرت صلعم
کو حاصل ہوا ہی اور ظاہر ہی کہ اعتدال کمال حسن ہی سو محبت اور محبوبیت دونو ذات
پاک مین جمع ہین **ع** آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ اور آنحضرت صلعم
نی حضرت ابوبکر و عمر کو اپنی سمع و بصر فرمایا ہی تو حضرت ابوبکر سنتی ہی ایمان لائی ہین
اور حضرت عمر رضنے جب دیکہہ لیا تو قائل ہوئی یہی سبب ہی کہ دونو صاحب نزدیک
جناب سرور کائنات صلعم کی آسودہ ہین کہ سمع و بصر کبہی جدا نہین ہوتی اور حضرت فاطمہ
جو قرۃ العین آپ کی ہین اور امام حسن و حسین علیہم السلام وہان نہین تو ظاہر ہے کہ

آنکھہ کہیں نہیں جاتی اور بطرح جدا جاتی کہاں بھوج جاتی ہی لیکن آنکھہ سی جُدا ہی نہیں
ہوتی اور اولاد کو لخت دل ہی کہتی ہیں تو دل پہلو سے میں ہوتا ہی لیکن جدا جاتی
کہاں ہوتا ہی پہلو میں دل یہاں نہیں ہی غرضکہ یہاں ہی یہاں نہیں
ہی حدیث شریف میں ہی کہ لڑکیاں آنحضرت صلعم کی پاس دف کی ساتھہ گا رہی تہیں
آپ سن رہی ہی حضرت ابوبکر آئی وہ بہی سنتی رہی جب حضرت عمر آئی تو لڑکیاں مزاج سی
واقف نہیں گانا موقوف کردیا اور دف کو چہپا دیا تو حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند
رضی اللہ عنہ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبر سی ملتا ہی اسی واسطے فرما گئی ہیں کہ
نہ انکار میکنم و نہ انکار میکنم اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت
عمر رض سی ہیں اُس رگ فاروقی کی جنبش تہی کہ سماع کی طرف اصلا التفات نہ فرمایا اور نہ
یہی ہوا کہ آپ کی خلیفہ خواجہ محمد ہاشم گانا سننے لگی آپ سی کسی نی مخبری کی آپ نی منع نہ فرمایا
بلکہ ارشاد کیا کہ وہ بدرجۂ کمال پہونچ گیا ہی ہمکو اوسپر اعتراض نہیں اور حضرت مرزا مظہر
جانجاناں قدس اللہ سرہ بہی نہیں سنتی تہی آپ کو حضرت مجدد سی کمال عشق تہا اور
حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دوسری تاریخ ہر ماہ کی کاملان موسیقی
باطلب اون کی گانا راگ سنا کر چلی جاتی ہی راقم نی حضرت سید و مرشد سی سنا کہ
کسی نی حضرت مرزا صاحب سی پوچہا کہ خواجہ صاحب سماع سنتی ہیں آپ کیوں نہیں
سنتی آپ نی جواب دیا کہ وہ کن رسی ہیں میں آنکھہ رسی ہوں رموز عاشقاں عاشق بداند
لطیفہ علم غیب اللہ تعالی کو ہی اور کسی کو نہیں اولیا کی دل منور ہوتی ہیں کہ اُسکو

ذریعہ سی جبد ہر التفات کرتے ہین اُنپر کہلجاتا ہی بلکہ اللہ تعالی بی التفات کی بہی کہولدیتا ہی اتقوا فراسۃ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ اور ایسا ہی ہوتا ہی کہ عرش سے فرش تک سب منکشف ہوجاتا ہی یہ پرتو علم الٰہی کا پڑجاتا ہی کنت سمعہ و بصرہ اسی عبارت ہی ؎ علم حق در علم صوفی گم شود ✽ این سخن کی باور مردم شود ✽ آنحضرت صلعم نی ایک صحابی سی پوچہا کیا حال ہی اُنہون نی عرض کیا یا رسول اللہ عرش و کرسی اور بہشت و دوزخ سب دیکھ رہا ہون آپنی فرمایا عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہی اللہ تعالی اُنکی روح مین وہ قوت دیتا ہی کہ اُسکی ذریعہ سی دور دور کی کام ہوتی ہین کہ وہان عقل و فہم کو رسائی نہین جب ملائکہ کو اللہ تعالی نی یہ قدرت دی ہی تو کیا انسان کامل کو نہین دی سکتا ہی ہماری حضرت نی فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضہ کی بہوپال مین نوکر تہی اُس زمانہ مین کہ وہان کی نواب کو جنگ درپیش تہی اثنای جنگ مین ایک سکہہ نی اُنکو بہالا مارا اُنہون نی اُسیوقت حضرت شاہ آفاق کو یاد کیا آپنی اپنی پشت مبارک پر جہیل لیا اور وہ مرید بچگیا حضرت کی پشتِ مبارک سی خون روان ہوا وہان آپ کی ایک مرید جو بہت شوخ تہی حاضر تہی باصرار استفسار کرنی لگی آخر آپنی بیان فرمادیا اور بسم اللہ کرکی اپنی پشت مبارک پر ہاتہ پہیرا خون بند ہوگیا گویا زخم ہی نہ تہا ایسی ہی مذکور تصرفات ہماری حضرات کی بہت ہین جن کی بیان کی لئی ایک دفتر چاہیئی مقصود اس بیان سی یہ تہا کہ کرامات الاولیا حق **لطیفہ** قرب خلافت خلفائے راشدین کو ہی اور قرب امامت ائمہ اہلبیت کو مسلّم ہی اور اس قرب مین ایک اتحاد ہی جو جزو کو

انہاامل سی ہوتاہی اور حضرت امام حسن سرسی ناف تک آنحضرت صلعم سی مشابہ تھی اور
حضرت امام حسین ناف سی پانوتک یہ بہی اُس اتحاد کا ثابت ہے اور مریدٔ سیادت
حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بہی ہی اور امام حسن وحسین رض کو بہی انکو سید شباب
اہل الجنہ فرمایا اور حضرت ابو بکر وعمر کو سید اکہول اہل الجنہ اور جائز ہی کہ کوئی بزرگ
اہلبیت سی اگرچہ نسب کی نہو اور دائرٔ اُس قرب کا ہو جیسا کہ حضرت سلمان فارسی
رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ سلمان منا اہل البیت **لطیفہ** ہماری حضرت وقت بیعت لینی کے
اس طرح فرمایا کرتے ہیں کہ بیعت ہی رسول اللہ کی طریقہ مں حضرت شاہ آفاق کے
بعد ازاں جس خاندان مں مرید ہوتا ہی اُسکا نام لیتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم **اما بعد** یہ رسالہ
جو ہمارا قم الحروف کا موسوم به **میخانۂ عشق** مضمن بعض نکات سورۂ رحمن ہے
امید کہ بسند خاطر ارباب عرفان ہو **ہ** شادیتی ہی اک عالم کو وہ آنکہ نہ ہو میخانہ
بہی کیا کہلا ہوا ہے :: الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان واضح ہو
کہ انسان آئینہ دار رحمن ہی سیو اسطی انسان کی صفت بہی بیان ہی جس سی سالکان راہ
وداعیان فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہیں راہ پاتی ہیں تو وہ نوربیان سالکان
انفس کا راہبر ہے جیسی کہ مسافران آفاق کی لئی رہنما شمس وقمر ہے لہذا الحمد

اسکے فرمایا الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند گردش مین ہین اسیطرح
بیان کو بہی گردش ہی اور اہل ارشاد بیان کو ایہہ پہیر کر انواع عبارت مین موافق ہر استعداد
کی پردہ کشائی اسرار فرماتی ہین علاوہ اسکی یہہ مذکور سیر آفاقی کا ہی شعر
عالم تمام در درآیات حق پراست ٭ تواند کی بغور ببین این کتاب را ٭ الحق کہ
مثل انفس کی آفاق بہی سرگردان طلب ہی اور جیسی کہ انفس محو ذوق وشوق والنس و
انجذاب ہین اسی طرح آفاق ہین چاند سورج تاری خدا جانی کس پردہ نشین کے تاک جہانک
مین ہین شعر ندانم ہر شب از شوق کہ این شور محشر ہا ٭ نمک در پردہ ہای
خواب میریزند اختر ہا ٭ والنجم والشجر یسجدان اور جہاڑ اور درخت سجدہ
کر رہی ہین اور تمام برگ و بار اوس کی یاد مین مشغول ہین شعر چمن مین
جو دیکہا تو چرچا ہی تیرا ٭ لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہی ٭ والسماء رفعہا
ووضع المیزان الا تطغوا فی المیزان اور آسمان کو اونچا کیا اور رکہی ترازو کہ
مت زیادتی کرو ترازو مین یعنی عدل کرو اور تمام اعمال و اقوال و احوال چاہیئے کہ اندازہ
سی ہون اور مثل تفریط کی افراط ہی نہ رکہتے ہون جیسی زہاد خشک و ملایان بی معنی
گہٹاتی بڑہاتی ہین شعر بزہد و ورع کوش وصدق وصفا ٭ ولیکن میفزای بر
مصطفے واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سی اور مت گہٹاؤ تول جیسی مغلوبان حال و مدہوشان سکر استقامت
حال سی بی بہرہ ہین اور گو چہ کفر طریقت سی مقام اسلام حقیقی مین نہین آئی سودہ میزان

اساع سریعت ہی والارض وضعہا للانام فیہا فاکہۃ والنخل ذات الاکمام
والحب ذوالعصف والریحان اور زمین کو رکہا واسطے خلق کی اسمیں
میوہ ہی اور کہجوریں جو سنوں والی اور اناج ہیں دالا جو ملف وا ہی اور پہول خوشبو
کی سو یہ سب واسطے اسماع مخلوق کی ہیں تاکہ اوس کو کہائیں اور کہانیں اور خوشبوی
دماغ کو جو رئیس اعضا اور سب لطیف ہی قوت اور راحت پہونچائیں سیہہ کو مسل
رہباؤں کی اون کو اسی اوپر حرام کرلیں ما راہ ہر روزہ دار جو حوارییم ہو
ما چلہ لستس رہیمد یوارییم ذ چیری کہ رحق رسد لیس یتوق جو ییم ذ ر سیہر چہ اکیم ہما
بیم فبای الاء دیکما تکذبٰن پہر کونسی اپنے رب کی جہٹلاؤگی تم دونو یہ خطاب
طرف جن و انس کی ہی کیونکہ مکلف یہی دو گروہ ہیں اور یہ خطاب طرف سمع و بصر کی ہی
کہ انسان ان دونوں کی وجہسی نعمائی الٰہی کا بیان سنتا ہی اور دیکہتا ہی خلق الانسان
من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار فبای الاء
ربکما تکذبٰن بنایا آدمی کو کہنکہناتی مٹی سی جیسی ٹہیکرا اور بنایا جن کو آگ کی لپٹ سی
تو انسان وہی ہی جو خاکساری اختیار کری نہ وہ کہ شعلہ غضب و حسد و کبر وغیرہ شہوات
نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا منشا وہی عنصر ناری ہی رب المشرقین
ورب المغربین فبای الاء ربکما تکذبٰن پروردگار دو مشرق کا اور دو مغرب کا
تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا رہتا یا سدا گرمی تو یہہ راحت تبدیل
موسم کی کہاں میسر ہوتی تو یہہ بہی بڑی نعمت ہی مرج البحرین یلتقیان بینہما

برزخ لا یبغیان فبای الاء ربکما تکذبن ہر ایک اپنی مطلب کی سنتا ہی اور سمجھتا ہی
تو اس آیت کی اسرار عجیب ہین عاشق کو معشوق سی تمتع از روی سمع کی ہی یا از روی
بصر کی تو نسبت سمع کی ایک دریای زخار ہی کہ فیض اوسکا مثل ابر مطیر کی برستا ہی
اور بصر کی نسبت دوسرا دریای مواج ہی کہ عاشق بیچارہ کو تہ و بالا کرتا ہی
اور عاشق کو کبہی اس ہنگامہ سمع و بصر سی فرصت نہین اور دونون مین عجب پردہ
ہی کہ سمع بصر کی اور بصر سمع کی مخل نہین اور کان مین بہی ایک پردہ ہوتا ہی ؎ ہر جا
زنی و چنگ صدا میشنویم ؛ آہنگ ترا نام خدا میشنویم ؛ گر چشم کشائیم تو مد نظری ؛
ور گوش نہیم ہم ترا میشنویم ؛ یخرج منہما اللوءلوء والمرجان فبای الاء ربکما
تکذبن یعنی ان بحرین سمع و بصر سی عجب عجب دُرّ و جواہر معارف ہاتہہ آتی ہین اور
عاشق کی زبان سی بی اختیار وہ موتی جہڑتی ہین ولہ الجوار المنشئت فی البحر
کالاعلام فبای الاء ربکما تکذبن وہ کشتیان اوسی دریای عرفان مین قائم ہین
تاکہ طالبان خدا اونکی ذریعہ سی فائز کعبہ مقصود ہون ؎ در پا یہ عبث جاتی ہی
ساقی سی کہو طولی آئینہ دیکہہ ظالم اس عالم کو ؛ آنکہین تری یون نشہ سی جاتی ہین چڑہی ؛
جون کشتی چڑہاؤ پہ کہنچی جاتی ہو ؛ کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال
والاکرام فبای الاء ربکما تکذبن ضمیر اقرب کی طرف راجع کرنا بہتر ہی ابعد کی
طرف سی یعنی وہ سب لوگ جو اُن کشتیون پر ہین فنا ہونی والی ہین اور باقی رہیگا مونہ
تیری پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہی یعنی حاصل اُس کشتی مین بیٹہنی کا اور نتیجہ

سیر و سلوک کا فائدہ دیتا ہی اور وجہ کا اشارہ و توجہ نہیں فہم میں فہم نشستہ کشتی کی آنکھ ہی
نہایت مناسب ہی اور ظل عالم تمثیل عالم تشبیہ ہی تو ختم رحمت اور نظر قبول مرشد
آئینہ دار عنایت الٰہی ہی اور بواسطہ مرشد وصول الی اللہ نادر ہے ۔ بیت
عنایات حق و خاصان حق ۔ گر ملک باشد سیہ ہستش ورق ۔ اور کسی میں مٹھی کی تشبیہ
نظر میں سما جانے سے بہت رسا ہی ظاہر ہی کہ جب کوئی کسی کو دیکھتا ہی تو اس کا عکس تمام
اس دیکھنے والی کی آنکھ میں کھچ جاتا ہی بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی ہی جو کسی ریاضت
اور مجاہدہ سالہا سال سی ممکن نہیں یسئلہ من فی السموات والارض کل یوم
ہو فی شان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا ہی اور آسمان اور
زمین والی سب اس سے مانگتی رہتی ہیں اور یہ سب وجود و حیات وغیرہ اور گھر بار مال متاع
سب اس کا دیا ہوا ہی اور مثل فیض کونی کی فیض ارشاد و نور ہدایت مومنین کو نازل
ہوتا ہی اور جو کوئی جس سی مانگتا ہی اور جو کوئی دیتا ہی وہ بھی درحقیقت خدا دیتا ہے
یہ سب اسباب اور روپوش اس کی اعمال کی ہیں چنانچہ اکتساب زر و معاش
امرا و سلاطین سی کرتی ہیں اور واسطہ اس کی وہ لوگ ہیں اور حصول ظاہر قرآن
و حدیث اساتذہ سی میسر ہوتا ہی اور ذریعہ اس فیض کی وہ ہیں اور کسب فیض باطن
و علم سینہ مرشدوں سی دستور ہی اور وسیلہ اس فیض کی وہ ہیں سنفرغ لکم
ایہ الثقلان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی تمہارا حساب لیں گی دن قیامت کی
اس روز سب اسباب اور پردہ اٹھ جائیں گی اور منکر بھی مقر ہوں گے اور

بی پردہ دیدار مرتبہ ساق سے مشرف ہونگی اور مقر سجدہ کرینگے اور منکر ونکی پشت تختہ
ہو جائی گی پہر مقر جنت مین زیارت وجہ اللہ سی مشرف ہونگی اور وجہ اللہ عجب مرتبہ
عالی ہی جس سی مؤمنین اور دوستان خدا آنکھین ٹھنڈی کرینگے اور کافر محروم
اس نعمت سی آگ مین جلینگی یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا
من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان
فبای آلاء ربکما تکذبن ای گروہ جن اور انس کی اگر ہو سکی تم سی کہ نکل بہاگو
کنارون سی آسمانون اور زمین کی تو نکل بہاگو نہین نکل سکتی مگر غلبہ سی اور غلبہ کہان ہے
بہرحال اطاعت کرو یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران
فبای آلاء ربکما تکذبن بہیجی جاویگی تمپر شعلہ آگ کی اور تانبا گلا ہوا فاذا
انشقت السماء فکانت وردۃ کالدھان فبای آلاء ربکما تکذبن
پہر جب پہٹ جاوی آسمان اور ہو جای سرخ مانند نری کی یہ بیان ہی قیامت
کی دن کا ~~~ دو عالم جلوہ از طلعت او ~ قیامت فتنہ از قامت او
یعنی قیامت بہی ایک ٹہوکر ہی معشوق کی فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس
ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبن پہر اسدن نہ پوچہا جائیگا کوئی اس کے
گناہ سے یعرف المجرمون بسیماھم فیوخذ بالنواصی والاقدام
فبای آلاء ربکما تکذبن پہچانی جائینگی گنہگار پیشانی سی رویش بہ بین
حالش مپرس اور جو نیک ہونگی انکا چہرہ بحال ہوگا پہر پکڑی جائینگی پیشانیان

اور قدم یعنی اُسی ناصیہ پر حکم صادر ہوگا ھذہ جھنم التی یکذب بھا
المجرمون یطوفون بینھا وبین حمیم آن فبای آلاء ربکما تکذبٰن
یہہ دوزخ ہے جسکو جھٹلاتی ہی گنہگار پہرینگے درمیان اُسکی اور گرم پانی کہولتی
ہوی کی یعنی وہ سب ہمیشہ جائینگے نعوذ باللہ منہا ولمن خاف مقام ربہ
جنتٰن فبای آلاء ربکما تکذبٰن یہان یہہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا کہ
ڈرا فرمایا یعنی ایمان کی ساتھہ اطاعت بہی کی تو اُس دو باغون کا بدلا دیا ہی۔
ذواتا افنان فبای آلاء ربکما تکذبٰن اُن باغون مین بہت سی ٹہنیان
ہین یعنی سعادتمان جو اُس مومن متطیع ہیں اُس کا یہہ بدلا ہی فیھما عینان
تجریان فبای آلاء ربکما تکذبٰن اُن مین دو چشمے بہی ہین یہہ بدلا ہے
اُن دو چشمونکا جو خوف خدا سی بہتی تہین فیھما من کل فاکھۃ زوجان
فبای آلاء ربکما تکذبٰن وہ میوہ بہی ثمرہ ایمان ہیں متکئین علی
فرش بطائنھا من استبرق وجنا الجنتین دان فبای آلاء
ربکما تکذبٰن اُن فرشوں پر تکیہ لگائینگے یہہ بدلا ہی اُس تکیہ کا جو اُنہوں نے
خدا پر کیا اور اُس تکیہ یعنی توکل کی سبب سی یہان آسانی تمام مطالب اون کی
ہاتھ آئی وہان بہی سہولت سی میوہ پائینگے فیھن قاصرات الطرف لم
یطمثھن انس قبلھم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبٰن یعنی وہ اچھوتی
بی بیان ہین کہ اُن تک کسی کا دسترس نہیں ہوا نیچی نگاہ والیان ھل جزاء الاحسان

الا الاحسان فبای آلاء ربکما تکذبٰن اور جنکے نفس مطمئنہ ہین اونکی جنت زیادہ عالی ہوگی ومن دونہما جنتان فبای آلاء ربکما تکذبٰن مدھامتٰن فبای آلاء ربکما تکذبٰن یعنی وہ باغ ہری بہری ہین فیہما عینان نضاختان فبای آلاء ربکما تکذبٰن اُن مین دو چشمی اُبلتی ہین فیہما فاکہۃ ونخل ورمان فبای آلاء ربکما تکذبٰن اُن مین میوہ ہین اور کہجورین اور انار فیہن خیرات حسان فبای آلاء ربکما تکذبٰن اون سب باغون مین بہلی عورتین ہین خوبصورت حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبٰن حورین ہین خیمہ نشین لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبٰن یعنی وہ بن بیاہی ہین متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبٰن تکیہ لگائی ہوئی چاندنیان سبز اور چہاپہ دار خوش طرح پر تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام بڑی برکت والا ہی نام تیری پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہی ؎ ہم تو عاشق ہین تمہاری نام کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی نبیہ المجتبیٰ وعلی آلہ وصحابہ نجوم الہدیٰ **اما بعد** یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ **نشۂ عرفان** کہ حاصل میخانۂ عشق ہی مشتمل اکثر معارف عام فہم خاص پسند پر ہی جس سے ارباب فہم بہت سی مقاصد علیا معلوم کر سکتے ہین

معرفت اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہیں اور بعض اس کو بھی اسمای صفاتی میں شمار کرلے ہین کہ وہ اسم ہی جو جامع جمیع اسماو صفات ہی تو دونون قول درست ہیں یعنی اس اعتبار پر کہ اسماو صفات زائد ہیں ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہیں لانہ تعالی وراء الوراء لا تعرفہ بعبارۃ اور اس لحاظ سی کہ جامع جمیع اسماو صفات کون ہی وہی ذات ہی اسم ذاتی کہنا درست ہوا معرفت صفات ثبوتیہ امام جملہ صفات ہیں اور بعض اکابر صفت وجود کو شمار کر کے نو صفت کی قائل ہوئی ہیں تو دونوں قول صحیح ہیں اس اعتبار سی کہ وجود بھی ایک صفت ہی نو ہوتی ہیں اور اس حیثیت سی کہ وجود سب صفات کو شامل اور سب میں ساری ہی تو آٹھ ہوتی ہیں معرفت شرائع سابقہ میں سجدہ بزرگوں کو کرنا جائز تھا اور ملائکہ نی حضرت آدم کو سجدہ کیا ہی اور اب جو منسوخ ہے تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا کیونکہ اللہ تعالی کسی برے کام کو کسی کی واسطے روا نہیں کرتا الغرض حاصل سجدہ کہ تعظیم و تکریم ہی باقی ہی اور دوستان خدا کی جناب میں نیازمندی لازم ہی کہ وہ اولیا حضرت خدا کی ہیں اور وہ جو ایک حدیث میں ہی کہ مت کھڑے ہو میری سامنی جیسی کھڑے ہوتی ہیں اعاجم انکی رؤسا کی سامنی تو یہ نہی قیام نہیں ہی بلکہ نہی اوس وضع قیام کی ہی ورنہ صرف لا تقوموا فرمانا کافی تہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واسطے آنحضرت صلعم کے کھڑے ہوا کرتے تہیں معرفت الرحمن علی العرش استوی اور اللہ معکم اینما کنتم کی بات میں اختلاف اہل ظاہر کا ہے سوایان دونوں آیتوں پر ہی والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا اور حدیث میں ہی ان من اصل امان الرؤ

ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بہی کوئی جلوہ ضرور ہی ورنہ معراج کی کیا ضرورت تہی اور وحی عرش سی آتی تہی ؎ سخن از عرش بدل بردن رندان آمد ٭ این می ناب زنہ شیشۂ افلاک چکید ٭ **معرفت** معانی مین مقامات عشرہ سلوک کی بڑا اختلاف ہی اور ہر عارف نی موافق اپنی دید فہمید کے معانی بیان کئی ہین اور وہ سب بجائی خود درست ہین ؎ ہر چہ خوبان کنند خوب آید ٭ راقم کو جو فیض سے حضرات کی معلوم ہوئی تحریر کرتا ہی توبہ پشیمان ہونا گناہونسی کہ الندم توبۃ یہہ باطن توبہ ہی اور ظاہر توبہ استغفار ہی انابت رجوع الی اللہ ہی جو علامت صدق توبہ ہی زہد ترک تعلقات ماسوا کا دل سی صبر روکنا اپنی کو خلاف حکم خدا و رسول سی شکر بجا لانا احکام آلہی کا اور اُسکی عبادت کرنا افلا اکون عبدا شکورا توکل بہروسا کرنا خدا پر ہر حال مین با اسباب اور بے اسباب ذکر یاد آلہی جو ضد غفلت کی ہی توجہ تعلق دل کا خدا سی مراقبہ ہمیشہ حاضر ناظر جاننا خدا کو اور بعض نی ریاضت و عزلت و قناعت و ورع کو بہی بیان کیا ہی تو ریاضت درستی اخلاق سی متعلق ہی اور عبادت کا تعلق اعمال سی ہی اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے ہین ؎ در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن ٭ در مذہب ما گوشہ نشستن اینست ٭ اور قناعت کی معنی طمع نکرنا اور ورع مرادف تقوی ہی والتقوی ہہنا لفظ حدیث ہی اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم و رضا تفصیل ہی محبت آلہی اور اتباع سنت کے **معرفت** اصول طریقۂ نقشبندیہ جو الی الآن ہر شعبہ مین باقی ہین وہ یہ ہین ذکر مراقبہ رابطہ لیکن اتباع شریعت ضرور ہی **معرفت** بزرگون نی جو مقامات کو دوائر سی تعبیر کیا ہی مثل

دائرۂ ولایت صغریٰ وکبریٰ وعلیا وکمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال میں ہر مقام کا
قریب الصورت دائرہ لطیف کسبی میں آتا ہی اور توضیح مطالب کی واسطے ان عبارات کو اختیار
کیا ہے تو غرض حاصل دوائرسے ہے کیوں کہ زوائد خود ضمن فوائد میں
آجاتی ہیں **معرفت** عشق کا لفظ اس حدیث میں آیا ہی عن الحسن البصری رح قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اذا کان الغالب علی عبدی الاشتغال بی جعلت نعیمہ
ولذتہ فی ذکری وعشقنی وعشقتہ رفعت الحجاب فیما بینی وبینہ وصیرت بین عینیہ معالما لایسھو اذا سھی
الناس اولئک کلامہم کلام الانبیاء اولئک الابطال حقا اولئک الذین اذا اردت باھل الارض
من عقوبۃ وعذاب ذکرتہم فصرفت ذلک عنہم رواہ فی الحلیۃ **معرفت** اصل اصول
اتباع سنت حسن معاملت ہی ساتھ خدا کی اور خلق کی **معرفت** سد طلب خدا کی
صریحاً یہ حدیث شریف ہی کہ آنحضرت صلعم نی صحابہ کبار سی فرمایا ادا الملا الاعلی لیطلبونہ کما
انتم تطلبونہ **معرفت** لقد رای من آیات ربہ الکبری بیشک دیکھی اُسی اپنی رب
کی بڑی نشانی اور تجلی ظہوری کو مرتبہ ثانی میں کہتی ہیں اور تمام تجلیات آیات الٰہی ہیں وہم من ہا
بیت جلوہ منست ہست اگر دیدۂ بینائی ہست ؛ کل جہاں آئینہ آئینہ سیمائی
ہست ؛ مہر ومہ ارض وسما آئینہ شکل اند ہمہ ؛ بیسواں یافت کہ در پردہ خود آرائی ہست
معرفت ص والقرآن ذی الذکر قسم ہی قرآن کی جو یاد دلاتا ہی یعنی کلام طرف متکلم
کی رہنما ہی اور تمام آن وادامستوں کی اُس کی سحن سی کہلجاتی ہی **معرفت**
لیکن کلمۃ اللہ ہی العلیا یعنی تا کہ خدا کا قول بالا ہو تو سمجھا کو محبت خالص ہی اللہ تعالیٰ

سی معرفت تکریم تبرکات اکابر کے لازم ہی بقیۃ مما ترک آل موسی و آل
ھرون تحملہ الملائکۃ معرفت یہ نئی روشنی دیکہو واشرقت الارض
بنور ربھا اور جگمگا اُٹہی دہرتی جہلک سی اپنی پالن ہار کی معرفت وما یؤمن
اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اس شرک سی مراد شرک خفی ہی یعنی تعلقات ماسوا
کا دل مین ہونا معرفت علم ظاہر مقدمہ عمل ہی جسپر عمل صحیح موافق حکم خدا ورسول
کی حاصل ہوتا ہی اور یہ علم باطن عمل پر مترتب ہی کہ بعد تقدیم عمل صحیح کی پیدا ہوتا ہی
حدیث مین ہی کہ جو کوئی اپنی علم پر عمل کری اللہ تعالی اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہی جو پہلی
معلوم ہی نہ تہا معرفت قرب نوافل کا یہی بیان ہی کہ لایزال عبدی یتقرب الی
بالنوافل حتی احببتہ الخ اور قرب فرائض یہ ہی کہ ما تقرب الی عبدی بمثل ما افترضت علیہ
معرفت نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک مین متعارف ہی بیان اُسکا آیات قرآنی
سی اس طرح پر ہی کہ یوم لا ینفع مال و لا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور
نسبت لطیفہ نفس یہہ ہی کہ یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی معرفت معیت اور اقربیت وغیرہ
تمام اسما و صفات الٰہی پر ایمان ہی مقصود حصول اُس معیت اور اقربیت کا ہی جو مفہوم
مثل ان آیات سی ہی کہ واللہ مع المحسنین اور واسجد واقترب معرفت
کوئی خلق نہ بُرا ہی نہ بہلا ہی بلکہ نسبت سی اُسمین حُسن و قبح پیدا ہوتا ہی اگر نسبت اوس
خلق کی طرف خدا کی ہی وہ خلق حُسن ہی ورنہ کچہہ نہین اور خلق صفت روح کی ہی تو جسکو میل

روحانی طرف پروردگار کی ہیں وہ حسن اخلاق سی برکار ہی **معرفت** علم بی نفسہ
کمال ہی اور حکمت مناسبت تکمیل ہو ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا
معرفت اسی لیس سی کبھی گمان نیک رکھنا چاہی کہ صورت عجیب ہی قال علی
کرم اللہ وجہہ الکریم سوء الظن **معرفت** الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما
والاہ وعالم ومتعلم اور عالم کامل وہی ہی جو شرف وعلمناہ من لدنا علما سی مشرف ہو
اور متعلم کامل مکمل ہیں کہ موافق ہر استعداد کی رہنمائی کرتی ہیں **معرفت**
فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم سو یہ وہی عالم ہیں جنکو روح کی بعد نزول ہوا
ہی **معرفت** سد اہل خدمات باطن کی قصہ حضرت موسیٰ خضر علیہما السلام سی ظاہر ہی
اور کاشفان رموز کی یہ آیۃ کریمہ ہی کہ ما فعلتہ عن امری **معرفت** رویت
الٰہی کہ جو جہت اور بی کیف کہتے ہیں تو ظاہر ہی کہ زمان ومکان جہاں تک ہی وہاں
جہت ثابت ہی ورای زمان ومکان جہت کہاں ہی فہم من فہم اور بی کیف سے مقصود
مراد ہی کیفیات وادوات سفلی سی **معرفت** نور ولایت صغری مانند ماہتاب کی
اور نور ولایت کبری مانند آفتاب کی اہل سلوک نی بیان کیا ہی اور علامت طی ہونی
دائرہ کبری کی غروب ہونا اس آفتاب کا نظر کسی میں آنا ہی سو حقیقت اس مکتوب اون
اہل مقام کی وہی قصہ ہی حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد لیل ماہتاب وآفتاب کی آخر کار آپ نی
فرمایا کہ انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا
من المشرکین **معرفت** سیر نظری اس آیت سی ثابت ہی کہ رب ارنی انظر الیک

سـ ذرۂ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت ؛ عاشق مسکین کجا ماند بحال خویشتن **معرفت** للراقم سـ نہین جانتی ہم وجود و شہود ؛ یہ باتین ہین دو اور خدا ایک ہی ؛ **معرفت** وضع مراقبہ ہی احادیث سی ظاہر ہی کہ صحابہ کبار روبرو آنحضرت صلعم کی اس طرح بیٹھتی تھی کہ چڑیان سر پر سی اڑ نہ سکتی تہین یہہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہی اس سے کون منکر ہی **معرفت** وہ علم جو ادراک سی متعلق ہی اُسکو واردات کہتی ہین اور جو مشاہدۂ باطن سی پیدا ہوتا ہی اوسکو مکاشفات سی تعبیر کرتی ہین اور علم خواہ واردات سی ہو خواہ مکاشفات سی یا متعلق بہ عالم سفلی ہی اور یہ علم اہل خدمات باطنیہ کو ہوتا ہی یا متعلق بہ عالم علوی ہی جو موجب تقرب خدا و رسول ہی یہ علم اولیای عشرت کو ہوتا ہی **معرفت** فضل اُن معاملات سی عبارت ہی جو محض وہبی ہین کسب کا اون مین کچھ دخل نہین اور رحمت مین کسب کا بہانہ ہی سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل رحمن نمایان ہوتا ہی **معرفت** آنحضرت صلعم کی کمالات علیا مین سی یہ دونو کمال ہین ایک عبدہ و رسولہ دوسرا کمال محبوبیت جس سی انا حبیب اللہ مشعر ہی اور اسم مبارک احمد کنایہ اس کمال سی ہے **معرفت** جو طریقہ اولیا جس عصر مین شایع ہوا مناسب وقت و حال و استعداد اُن اہل عصر کی وہی طریقہ تہا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء ما تقدم کی اُنکی شرائع تہی شاہد اس بیان کی یہہ حدیث ہی کہ العلماء ورثۃ الانبیاء **معرفت** یہ اصطلاحات صوفیہ کبار زمانہ نبوت مین نہ تہین اگرچہ مصداق ان کا ضرور تہا جیسکہ اصطلاحات علم ظاہر کا

حال ہی اور بعد زمانہ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئی اور مقامات کا مذکور ہوا اسمیں یہ
حکمت ہی کہ بعد ایام نبوت سی لوگوں نے ظاہر پرستی اختیار کی اور نسبت باطن سی نا آشنا
ہو گئی تو ضرور ہوا کہ اولیای کبار کی کمالات بقدر طاقت تحریر کئی جاویں تاکہ لوگوں کو
ترغیب ہو اور انکی توسل سی فائز المرام ہوں لیکن جسا کہ آگی مذکور مقامات و اصطلاحات
باعث رغبت اکثر اہل زمانہ تھی زمانہ اکثر کی حق میں مضر بھی ہی کہ لوگوں نے سلجیات
اہل حال کو دستاویز مسخر کر کی بعض نی مذہب وجودیہ تقلیداً اختیار کیا اور بعض
رسوم پرست طریقہ اور سلوک سی قطع نظر کر کے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہیں
اور بعض نی فوائد مشاہدہ کو چھوڑ کر گرفتاری زوائد مثل طی کرنی مقامات کا رکی پیدا
کی اور بعض محض فریفتہ قیل و قال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہیں
ف حو ... حقیقت رہ ... لہذا الحکمت الٰہی طریقہ ہمارے حضرات
کا محض جامع فوائد ومانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسہل الوصول ورمعنی کثیر الغموض
ہی کما لا یخفی علی اہل النظر **معرفت** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابہ کبار
سی ہیں ... صحبت وتعلیم سی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ہی مشرف ہوئی

ہیں اخرج احمد فی الزہد عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعہد الی فقال یا سلمان
اتق اللہ واعلم انہ سیکون فتوح فلا اعرفن ماکان حظک منہا ما جعلتہ فی بطنک او
القیتہ علی ظہرک واعلم انہ من صلی الصلوات الخمس فانہ یصبح فی ذمۃ اللہ ویمسی
فلا تقتلن احدا من اہل ذمۃ اللہ فتخفر اللہ فی ذمتہ فیکبک اللہ فی النار علی وجہک

معرفت حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ سیر المرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مین ہی یون لکھا ہی کہ حضرت شاہ محمد آفاق سلمہ اللہ تعالی از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کہ از خلفای حضرت محمد زبیر اند رضی اللہ تعالی عنہ نسبت این خاندان کسب نمودہ بسر گرمی حلقہ و مراقبہ و افادہ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی **معرفت** ہماری حضرت دام فیوضہ اولاد امجاد سی حضرت مصلح العاشقین چشتی رضی اللہ عنہ کی ہین جنکا مزار مبارک ملاوہ مین ہی والد ماجد آپ کی حضرت شاہ اہل اللہ مرید حضرت شاہ عبد الرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ کی تہی حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے رکہا تہا **معرفت** سال ولادت اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا یک ہزار و یک صد و شصت ہجری ہی مسکن شریف دہلی تہا ہفتم محرم روز چہار شنبہ بعد مغرب سنہ یک ہزار و دو صد و پنجاہ و یکم مین آپنے انتقال فرمایا اور پنجشنبہ کو مغلپورہ مین عقب مسجد شریف کی مدفون ہوئی جہان حضرت قبلہ عالم کو غسل دیا گیا تہا حضرت پیر و مرشد سی معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپنی اپنی واسطے خرید کرلی تھی **معرفت** حضرت کی عادت ہی کہ بجز قرآن و حدیث کی دوسری کتاب نہین دیکہتی اور جو کوئی کتاب نذر کرتا ہی طالبعلمون وغیرہ کو دیدیتی ہین اور ایسا ہی جملہ اشیا کا حال ہی۔ سخاوت اور ایثار بھی بدرجہ کمال ہی بلکہ قرآن شریف ہی جب تصحیح کر لیتے ہین کسی کو عنایت فرما دیتے ہین اللہ تعالی اور کوئی نسخہ قرآن کا بہیجدیتا ہی **معرفت** ما کان لبشر

ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء تو وحی بمعاملہ

اسمأ ہی اور حجاب میں سی ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہی اور بلاواسطہ رسُل کی تمام تُوسیں
سے معاملہ ہی **معرفت** رویائی صالحہ ایک جزو ہی اجزای نبوت سی اور بیست انبیا
کی مشاہدہ سی ثبت ہوئی ہی **معرفت** اشعار سُوئی از راقم **ہ** فاستہ
سری خلعت نور خدا کہلی ؛ جلوہ سی تیری قسمت ارض و سما کہلی ؛ کوثر کا فیض تو نی جہاں
میں لٹا دیا ؛ دعوت سی تری باغ ارم کی فضا کہلی ؛ تیری لب و دہن ہیں سحر لے مرا
دیا ؛ تیری ہی آنکہ میں گلہ آسا کہلی ؛ جو بات تری وصف میں لکہی وہ کہب گئی ؛ جو
تیری شان میں کہی مدح وثنا کہلی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ وتعالیٰ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ المصطفیٰ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ
امابعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **اسرار محبت** مشتمل ہی اکثر ملفوظات مبارکہ
اعلیٰ حضرت امام الطریقہ محبوب خلاق حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ وحضرت
قطب الاقطاب مجدد العصر حضرت مولانا فضل رحمٰن مدظلہ الاعلیٰ وحضرت سیرو مرشد
ولایت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب سید احمد میاں صاحب دام فیوضہ پر
اور جو ملفوظات راقم کی بلاواسطہ کسی کی سنی ہیں اُس نقل معتبر کا اظہار کر دیا ہی اور جہاں
راوی کا ذکر نہیں وہ سب بلاواسطہ سنی ہین اگرچہ ظاہرا یہہ چند ملفوظات ہیں لیکن
معنی حاوی ہیں بہت سی مقاصد اعلیٰ پر لہذا واسطے افادہ خاص وعام کی مناسب

جاناکہ اشاعت پذیر ہون اور معاملہ فہم بواسطۂ ذوق صحیح کی آن و ادا سی ہر کلام سے
اوس کی معنی کو پہونچتی ہین ~~ اسرار محبت را ہر دل نبود قابل ٭ در نیست
بہر دریا زر نیست بہر کانی ٭ وانا المولف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالے
حضرت نی فرمایا کہ مین جب حدیث شریف پڑہکر اعلی حضرت شاہ آفاق رض کی
خدمت مین جاتا تو دیکہکر فرمایا کرتی کہ یہ نور حدیث حضرت نی اعلی حضرت رض سی
نقل فرمایا کہ ہم سب عزیز اقربا دوست آشناؤن کو چاہتی ہین کہ ہو جائین لیکن کوئی
نہین ہوتا جسکو خدا چاہتا ہی ہو جاتا ہی حضرت نی اعلی حضرت رضی نقل فرمایا کہ
اب جو لوگ دسون لطیفہ طی کرتی ہین قدما کو جو صرف لطیفۂ قلب طی کرتی تہی نہین پہونچتی
کہ بسبب عمل کی اون کا مقام عالی ہو گیا حضرت نی اعلی حضرت رض سی نقل فرمایا کہ
یہ دسون لطیفہ کسی کو ایکبارگی کہل جاتی ہین اور کسی کو برسون مین کہلتی ہین حضرت
نی اعلی حضرت رض سی نقل فرمایا کہ جو کوئی محبت سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کری
اوس کو وصول الی اللہ ہو جائی حضرت نی اعلی حضرت رض سی نقل فرمایا کہ قدما لطیفۂ
قلب طی کرتی تہی لیکن بسبب اخلاص اور اتباع سنت کی اونکا مقام بڑہ گیا حضرت
نی اعلی حضرت رض سی نقل فرمایا کہ ایک توجہ مین بہی سب مقامات طی ہو سکتی ہین لیکن
استعداد مرید کی بہی چاہئی حضرت نی فرمایا کہ ہماری حضرت سب باتین موافق
سنت کی کرتی تہی لیکن کسر نفسی سی ایسا فرماتی تہی کہ ہمسی جو کوئی بات موافق سنت
کی ہو جاتی ہی تو عرش سی ایسا فیض آتا ہی کہ ہم تر بتر ہو جاتی ہین حضرت نی

اعلی حضرت رہ سی نقل فرمایا کہ غوث ہو یا قطب جو خلاف شرع کری وہ کچھ بھی نہیں
مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نی نقل فرمایا کہ بعض مریدوں نی حضرت
شاہ آفاق رہ سی عرض کیا کہ خواجہ یعنی حضرت صاحب پر عنایت بھی مریداں قدیم پر
نہیں ہیں آپ نی فرمایا کہ تمکو میں چاہتا ہوں کہ بہ جاؤ اور انکو خود خدا چاہتا ہی حضرت
نی فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رہ کابل تشریف لی گئی ہی ایک بار کسبیوں کے
سامنی سی انکا گذر ہوا آپ نی وہاں کی حاکم سی کہا کہ تم کیسی مسلمان ہو جو کسبیاں اسی
ملک میں رکہی ہو اوس نی تمام کسباں وہاں سی نکالدیں حضرت نی فرمایا کہ
جب حضرت شاہ آفاق رہ ولایت سی تشریف لائی تو اجمیر قریب تھا آپنی ارادہ
کیا لیکن پہر رہ گئی وہیں سی فاتحہ پڑہ دی سبب وہاں کی خادموں کی خاماسب نہ
سمجھا حضرت نی فرمایا کہ ہمنے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی
زیارت کا کیا تہا اب کو ہمی خود دیکھ لیا اور حضرت رہ سی ایسا فیض آیا کہ بیان
سی باہر ہی پہر فرمایا کہ اگر سوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ سی ہوتی حضرت پیرومرشد
اجمیر تشریف گئی تہی آپ سی کسی نی کچھ نہ کہا ملکہ خود آپ کی آؤ بہگت کی حضرت
نی فرمایا کہ ہمکو جو اللہ تعالی جنت میں لی گیا حوریں ہماری پاس آئیں گی سو ہم ان سی
کہیں گی کہ تم میں خاک لطف ہی تم ہم سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نام سنو
جو اسمیں لطف ہی کسی میں نہیں ایک صاحب نی حضرت سی مسئلہ سماع کا پوچھا
آپنی فرمایا کہ اگر کوئی راستہ سی گاتا ہوا نکلجاتا ہی میں بیتاب ہوجاتا ہوں ایک صاحب

نی حضرت سی پوچہا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کی یا رسول اللہ کہنا کیسا ہی آپ نی
فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ایک نابینا آیا اور آنکہین چاہین
آپنی جو دعا بتلائی اُس مین ہی یا محمد انی اتوجہ الیک اون صاحب نے
عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہی آپنی فرمایا کہ عثمان بن حنیف رضہ صحابی نی بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تہی ایک صاحب نی حضرت
سی فاتحہ کرنیکو دریافت کیا آپ نی فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی ایک بکری
ذبح کی اُسوقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سی کہی فاتحہ ہی حضرت پیر ومرشد
نی حضرت سی نقل کیا کہ آپنی فرمایا مین مولانا اسحق صاحب رح کی ساتہ مولود شریف
مین جایا کرتا تہا حضرت نی فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہی کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی کیا ہی اوسی طرح کری گہٹائی بڑہائی نہین اور یہہ شعر پڑہا

گرد نعل اسپ سلطان شریعت سرمہ کن ؎ تا شود نور الٰہی یاد و چشمت مقترن ؎
شرہ در چشم سنائی چو سنان تیر باد ؎ گر زمان زندگی خواہد سنائی بی سنن حضرت

نی فرمایا کہ مین دو مہینہ سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تہا لیکن ایک نماز بہی قضا
نہ ہوئی حضرت پیر ومرشد نی حضرت کی ذکر مین فرمایا کہ سنت کا تو بڑا درجہ ہے
ادنی مستحب بہی ترک نہین ہوتا حضرت شاہ آفاق رضہ ایک دم مین بارہ بارہ
ہزار نفی اثبات فرماتی تہی اور حضرت نی فرمایا کہ مین نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تہا
اور حضرت پیر ومرشد نی بہی ابتدا مین پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہی حضرت

نے فرمایا کہ میں ایک قصبے میں جاتا تھا کسبیوں کے سامنے سے گزرا سب نے کھڑے ہو کر سلام
کیا میرے جھڑک دیا جدا کی شان بہوڑی دور گیا تھا کہ وہ سب اگر میری مرید ہوگئیں انکی
بعد سب نے نکاح بھی کر لئے اپنی ہاتھ سے بستی ہیں اور کھاتی ہیں ایک بار راقم
کے دل میں خطرہ آیا کہ آپ قرآن میں قرأتیں کیوں سنایا کرتے ہیں اُسی وقت جواب
میں فرمایا کہ میں اس واسطے یہہ قرأتیں سنا دیا کرتا ہوں کہ زبان مبارک سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکلی ہیں حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے
حضرت سے اس شعر کے معنی پوچھے ۔ بہار و عیش خسرو موسی دوان ؛ مسیحا
چہ گویم موکب رواں ؛ آپنے اس لطف سے تقریر فرمائی کہ اُس طرح ادا ہونا دشوار ہے ایک
یہ فرمایا کہ جب دولہہ کی رات خالی ہی تو باپ دادا بہائی سب اوس کی رکاب میں چلتے
ہیں تو اُسیں کوئی سوار دست نہ نسبت انبیاء علیہم السلام کی ہیں حضرت پیرومرشد
نے فرمایا کہ حضرت سے کسی نے تصور شیخ کو پوچھا آپنے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے
بیان میں فرمایا کانی اُنظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ یہی تصور شیخ ہی راقم نے حضرت
پیرومرشد سے اور آپنے حضرت سے یہہ شعر سنا ۔ کہا دون توکرا سرمہ دیوں نجائے ؛
جس نین میں پو بسیں دوجی کون سمائے حضرت نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی ذکر میں
فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ جائیں تو یہہ گائیں ۔ اجی مکی موسی لہنا مارا ؛ حضرت
پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت اپنی مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو آنحضرت کہا کرتے ہیں ایک بار حضرت بہت علیل تھے آپنے فرمایا کہ حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تہیں مجہہ سی فرمایا کہ تمہاری زندگی بہت ہی حضرت
نی فرمایا کہ جو شخص تحقیق و تنقیح الفاظ و معانی قرآن کی کرتا ہو اوسکو وہ شخص جو تمام رات
عبادت کری نہین پاتا حضرت نی فرمایا کہ ہمکو اگر بدلی قرآن شریف کی جنت ملی
تو منظور نہین اگر قرآن شریف ہو تو کیا مضائقہ ہی اور ہماری پاس جنت مین حورین
آئین تو انسی بہی ہم یہی کہین گی کہ آؤ بی بیٹہہ جاؤ تم ہی قرآن شریف سنو ایک بار
قرآن مین روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اوسوقت حضرت نی بعد
ترجمہ کی فرمایا یا اللہ تعالی جن کو آپ سی محبت ہی وہ تو بہت خوش ہونگی آپ کی لقا ہوگی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہڑی ہونگی حضرت نی فرمایا کہ جو شخص پابند
ارکان اسلام ہو وہ ولی ہی اوسکی ولایت مین کوئی شک نہین کسی نی عرض کیا کہ جو
پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام کری تو فرمایا کہ اسکی مثال ایسی ہی جیسی کوئی
اچہی غذا کہا کر اوسپر زہر پی لی اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کریگا حضرت
نی فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صحابہ سی فرماتی تہی کہ اوسکی یاد مین رہا
کرو بس یہی سلوک ہی حضرت نی فرمایا کہ سلوک مین حصن حصین سی بہتر کوئی
کتاب نہین حضرت نی فرمایا کہ مشائخ سے جو دعائین منقول ہین انمین وہ تاثیر
نہین جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی دعائین فرمائین ہین اون مین ہے
حضرت نی ترجمہ فرمایا کہ ان عباد الله لیسوا بالمتنعمین یعنی بندے
خدا کی آرام طلب نہین حضرت نی اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا

حضرت نے ترجمہ اسمعیل کا مطیع اللہ فرمایا اور رحمہ مرکم کا عامدہ فرمایا ہے مولانا
مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ میں حضرت سے نفی اثبات کو پوچھا آپ نے فرمایا
کہ تین ہی بار کر لیا کرو راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ تھوڑی
میں تھوڑا سا کر لیا کرو اور لا الہ کے معنی لا معبود فرمائے حضرت نے اس آیت کو پڑھا
کہ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ پھر فرمایا کہ شہدا
اولیا کو ہیں بائی اور صدیقین اولیا ہیں وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا اور
کیا اچھا ساتھ ہے حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے حضرت
نے فرمایا کہ اشتیاق لقاء الٰہی کا یہی ولایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اتباع سنت
ہی غوثیت اور قطبیت ہے حضرت نے فرمایا کہ توجہ تو ہوا کرتی ہے لیکن اسکا
ایک وقت ہے اسوقت ایک توجہ کافی ہوتی ہے ایک بار راقم نے حضرت سے
مولانا اسحٰق صاحب رح کی نسبت کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ عالم باعمل بزرگ اور صالح
ہی بانسبت ہونا کیا آسان ہے البتہ اولاد امجاد میں حضرت شاہ ولی اللہ رح کی آپ
حضرت شاہ عبد القادر رح کو فرماتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ نسبت قاضی ثناء اللہ
پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہ سے بڑھی ہوئی تھی اسی طرح حضرت شاہ احمد سعید
صاحب کی نسبت کو فرماتے ہیں کہ اونکی والد سے بڑھی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا
کہ امام غزالی رح نے لکھا ہے کہ صحابہ کبار اگر اس زمانے میں ہوتے تو لوگ اونکو دیوانہ کہتے
اور وہ اونکو کافر جانتے اور حق ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی لحد بنا کر بنا

کی موافق سنت کی باتین کری اور سو جائی اوسکو وہ شخص جو تمام رات عبادت کری نہین
پاتا حضرت نی فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی اہتمام سی ادا کری اوسکو وہ شخص کہ جو
رات کو عبادت کری نہین پاتا ایک مرید نی حضرت کو فقدان ذوق شوق کی
شکایت لکہی تہی اُسپر آپہی تحریر فرمایا کہ ہمیشہ با تقوی باشد کہ اصل ہمین است حضرت
نی فرمایا کہ کرشن اور رامچندر اور لچہمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی پیشتر ہوی ہین
یہہ سب موحد تہی اگر زمانہ آنحضرتؐ کا پاتی تو ایمان لی آتی حضرت نی فرمایا کہ اسمین
بہید کیا ہی کہ لوگ جہگڑا کرتی ہین ایک شخص کی وجہ سی صلح کر لیتی ہین پہر فرمایا کہ اوس
شخص کی قلب مین ایسا فیض ہوتا ہی کہ اوسکی پرتو سی وہ سب صلح کر لیتی ہین۔
حضرت نی فرمایا کہ اولیاء اللہ کی دلون مین ایسا نور ہوتا ہی کہ اُس سی تمام نظر
آتا ہی جیسی اندہیری گہر مین آفتاب سی سب کچہہ نظر آتا ہی حضرت نی فرمایا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعد جو بزرگ ہوی اونہون نی جب نظر کافر وںپر
ڈالی خودبخود مسلمان ہو گئی حضرت نی فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام
اگر ایک نظر کرتی تو کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہو جاتی مگر امام حسین علیہ السلام
توحید مین مستغرق تہی کچہہ خیال نفرمایا ایک بار سند فاتحہ کی حضرت نی یہ فرمائی
کہ ایک صحابی نی کنواں بنایا اور کہا ہذا لام سعد مولانا مولوی سید محمد علی صاحب
نی فرمایا کہ مینی ابتدا مین حضرت سی عرض کیا کہ ہمکو جو مزا شعر مین آتا ہی قرآن شریف
مین نہین آتا آپہی فرمایا کہ ابہی بعد ہی قرب مین جو مزا قرآن شریف مین ہی کسی مین

پھر مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار میں حضرت سے صحبت میں یہی
کو عرض کیا آپ نے فرمایا کہ جا را سالہا سال چھوڑ کر ہزاروں کوس چلی جاتی ہے اوسکی خیال
سے یہاں اللہ سے بچہ نکل آتا ہے تو کیا انسان میں یہ قدرت نہیں مولوی صاحب
موصوف نے فرمایا کہ ایک بار میں تردد میں تھا کہ انجام دیکھئے کیا ہو حضرت نے مجھے یہی
فرمایا کہ انکار دنیا میں نے ساں کیا تو اسی فرمایا کہ انکار مجکو بھی ہے تردد تھا سو میں نے
آنحضرت کو دیکھا کہ فرمائی ہیں ہم کیا ملکہ جو ہم سے محبت رکھے گا اوسکا بھی انجام بخیر ہوگا
حضرت پیرو مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد میں قدم رکھیگا
اوسکی عاقبت بخیر ہوگی حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی بھی کمالات ہیں حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ جسکی کلام میں تاثیر
نہیں اوسکی توجہ میں بھی تاثیر نہیں *مثال سلوک مقامات رسمی کی حضرت پیرو مرشد
نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہے جہاں شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اوسی قلعہ میں بہادر شاہ
بھی بادشاہ ہیں لیکن قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ
اذکار و اشغال واسطے تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کی ہیں اصل عشق ہے حضرت
شاہ آفاق رحمۃ اللہ بعد اسراق سلطانجی میں جایا کرتے تھے اور حضرت بھی جب دہلی
میں تھے جاتے تھے اور حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ مجکو دو بزرگوں سے عشق ہے حضرت
مجدد رحمہ اور سلطانجی رحمہ سے حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک صاحب نے تذکرہ
مشائخ تحریر کی ہے اونہوں نے کسی کو بغرض دریافت حالات حضرت کی خدمت

مین بہیجا حضرت نی فرمایا کہ ہمارا حال کچہہ نہ لکہو لیکن یہ اُنسی کہہ دینا کہ فضل رحمن سبکو درکار ہی **نقل** ہی کہ ایک پیرزادہ حضرت کی خدمت مین آئی آپکو دیکہکر بیہوش ہوگئی بعد ازان حضرت نی پوچہا تو کہا مینی آپکی پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا آنحضرتؐ کا جمال دیکہکر بیہوش ہوگیا آپنی فرمایا کہ بس ایک جہلک مین تمہارا یہ حال ہوگیا **حضرت** نی فرمایا کہ ایک درویش آئی مینی اونسی کہا کہ اس قبر کو تو دیکہو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو جوار مسجد مین ہی اُنہون نی مراقبہ کی بعد بیان کیا کہ تمام سلوک انکو طی ہی **حضرت** نی فرمایا کہ مین ایک کنوئین پر تسبیح پڑہ رہا تہا اوسکا پانی کہارا تہا اتفاقاً ہاتہ سی تسبیح چہوٹ گئی وہ پانی اوسی وقت سی میٹہا ہوگیا **حضرت** پیرومرشد اور بہت سی لوگ مرادآباد کی تہمت ہندوسی حوالات مین تہی بعد ثبوت برارت کی سب رہا ہوگئی حضرت نی فرمایا کہ مینی حضرت امام حسین علیہ السلام کو دیکہا فرماتی ہین کہ مین تمہاری بیٹی کو قید سی چہڑائی لاتا ہون اُسی اثنا مین رہائی ہوگئی اور اُسی عرصی مین بعض لوگون نی آپ سی دعا کی لئی عرض کیا تہا اُسپر آپ نی فرمایا کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ خود اون کی واسطی دعا کرتی ہین **ابتدا** مین حضرت پیرومرشد کو ایکبار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا استغراق ہوگیا تہا کہ نہ کچہہ بات کرتی تہی اور نہ کہاتی پیتی تہی آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا یہہ حال دیکہکر رونی لگین حضرت نی فرمایا خاطر جمع رکہو ہوش آجائیگا الغرض پندرہ روز کی بعد آپ کو افاقہ اُس حال سی ہوا **ایک** بار حضرت پیرومرشد نی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتی ہیں کہ میں اسالعاف دہن تیری موہہ میں ڈالونگا

حضرت نے فرمایا کہ محمود خانصاحب صمد یاری نے ایک بار گہوڑا اپنا کہیت پر

چہوڑ دیا اور کہا خبردار اسمیں سے مت کہانا یہ کہیت مسلمانوں کا ہے اوسنے موہہ بہی

نہیں ڈالا خانصاحب بڑے پرہیزگار ہیں اون کی گہوڑی بہی حرام کا نہیں کہاتی ہے

ختم حضرت قبلۂ عالم و حضرت خواجہ ضیاء اللہ و حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالے

عنہم خواحقر کو حضرت پیر و مرشد سے پہونچا ہے کہ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف

اور درمیان میں یا ارحم الراحمین پانسو بار حضرت نے فرمایا کہ ایک بار خربوزہ کاٹی

گئی سب میرہ تہی میں مراقبہ کر رہا تہا ایک لوحہ اوسمیں کی سب میریں ہوگئی حضرت

پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت کا عالم طفلی تہا حضرت ایک شب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ

کو دیکہا کہ فرماتی ہیں یہ لڑکا ولی ہوگا اس سبب سے وہ سیدہ حضرت کو مانتی ہیں حضرت

نے فرمایا کہ یہاں شاہ غلام رسول صاحب اور مولوی ابوالحسن صاحب ہی آئی ہی اور

محمود خان صاحب بہی ہوگئے ہیں محمود خانصاحب مرید ہیں حضرت شاہ آفاق رحمۃ

کی بہی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خانصاحب نے جب حضرت عالم طفلی

میں تہی اوسوقت آپکو دیکہکر فرمایا تہا کہ یہ شخص کئی سو برس کی بعد پیدا ہوا ہی حضرت

نے فرمایا کہ مجکو لڑکپن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کبار رضی کی زیارت ہوا

کرتی تہی ایک بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکہا حضرت کو سینے

سے لگا کر اسا شاد فرمایا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رحمۃ

مکان پر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کی تشریف لی گئی آپ کی آنی کی خوشی مین
اُنہون نی تمام مکان اپنا راہ خدا مین لٹا دیا مھیکو لال ایک شخص تہا اوسنی حضرت
شاہ آفاق کو بہی دیکہا تہا اور حضرت پیر علی صاحب رض کا مرید اور نظر یافتہ تہا بانسبت کی
سورت دیکہکر مقام بتا دیتا تہا اور سب پر غالب آتا تہا ایک مجلس مین حضرت پیر و مرشد
کا اور اوسکا اتفاق ہوا حضرت پیرِ و مرشد اوس سی واقف نہ تہی اُسنی دل ہی دل مین
تصرف کرنا شروع کیا تہوڑی دیر مین آپکو معلوم ہو گیا آپنی فرمایا آؤ بسم اللہ پہر مراقبہ
کیا اُسنی بہی زور ڈالا تہوڑی دیر مین میکو لال بیہوش ہو کر گرا اور شروع شب سی
ثلث آخر تک بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا تو بہت معتقد ہوا۔ کہتا تہا کہ برسون
مین آج میری تسبیح ٹوٹی اور اڑہائی دن تک رعشہ اوسکی تمام بدن مین رہا بلکہ
حضرت پیرِ و مرشد کی توجہ سی بعض اقران عصر جو اہل ارشاد ہین وہ بہی معتقد ہو گئی
ہین حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالب خدا حضرت کی
خدمت مین آیا آپ نی ازروی امتحان مسجد سی نکلوا دیا جب دروازہ کہلا حضرت
پیرِ و مرشد اُسکا ہاتہہ پکڑ کر مسجد مین لی آئی پہر آپنی کچہہ نفرمایا بعد نماز کی اُسکو بُلا کر
مطلب پوچہا کہا پریم کا پیالہ پلا دو آپ نی شربت منگا کر آدہا خود نوش فرمایا اور آدہا
اُسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جا وہ کامیاب روانہ ہو گیا حضرت نی ذکر مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پڑہا جن گلیاں محمدؐ چلین وہ گلیاں ہین پلکن بہوردن ایک
صاحب نی نقل کیا کہ حضرت نی قبل جانی دہلی شریف کی تحصیل علم لکہنؤ مین فرمائی

اور شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے آپ نے پڑھا تھا اور مرزا حسن علی محدث اور آپ
ہمراہ دہلی کو گئے ہیں حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایکبار حضرت شاہ آفاق رحمہ کو
کچھ تردد تھا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہے جسکی چاہت چاہیے سچ لیجئے اور تردد
رفع کیجئے صرف اسقدر فرما دیجئے کہ پنجگانہ نماز پڑھ لیسی دی اور شب و روز خدمت لگا کرے
ایکبار کسی نے مراد آباد شریف میں خواب دیکھا کہ حضرت کی سرہانی کوئی بیٹھا
ہے حضرت پیر و مرشد سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ آجکل ہم ایسا کسیکو نہیں جانتے جو آپکی
سرہانی بیٹھے اسی اثنا میں میاں عطا محمد صاحب نواسہ اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رحمہ کی
مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپکی پاس آئے آپ دیکھکر بیتاب ہو گئے
اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ انکی قدم لو اور اسی چارپائی پر انکو سرہانے بٹھلایا
اور خود نیچے بیٹھنے لگے انہوں نے فرمایا کہ میں آپکی زیارت کو حاضر ہوا ہوں مجھسے
یہ کب ہو سکتا ہے کہ آپ وہاں بیٹھیں اور میں یہاں غرض باصرار تمام آپ پاس بیٹھے
اور انکو سرہانے بٹھلایا اور جب تک وہ رہے انکے سعادت کی کسی بات غرض میں خفا
ہوئے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے ہیں کہ اگر ہفت اقلیم کی سلطنت ہو تو انپر سے
نثار کر دوں اور خوبیاں مرضی انکی رہتی تھی اسی عرصے میں حضرت پیر و مرشد نے خواب
میں حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ بہت خوش ہیں حضرت نے شکر کیا
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک روز حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا
تذکرہ تھا حضرت نے حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپکو خود سلطان الاولیا

جانتی ہین خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کہ بہت شوخ تہی بولی کہ آپ کو اُنسی کیا نسبت ہی
اُنہون نی پچاس ہزار لیچون اور شہد ونکو باخدا کر دیا تہا اور ہم مدت سی خدمت مین رہتی
ہین کبہی دل مین سوئی سی چبہہ جاتی ہی اُسپر میر عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ
اسی وقت تمام دہلی کی زن و مرد مع اطفال جنین وغیرہ ولی کئی دیتا ہون اس ارادہ
پر کہ خلاف حکمت الٰہی تہا نسبت اونکی مستور ہو گئی **میان** عبد اللہ شاہ صاحب طلب
خدا مین حضرت کی آستانہ پر حاضر ہوئی تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا دو برس
خدمت شریف مین بترک و تجرید تمام رہکر فائز المرام ہوئی دل سی حضرت کی عاشق ہین
وہ بچشم خود دیکہا ہوا یہ ذکر بیان کرتی تہی کہ ایک شخص حضرت کی خدمت مین آتی تہی
اثنای راہ مین ایک ندی مین اُنہون نی گہوڑی ڈالدی اوسمین دلدل بہت تہی گہوڑی
اوسمین غرق ہونی لگی اونہون نی حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گہوڑی اوس دلدل
مین سی نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت مین آئی آپ حجرہ مین چادر اوڑہی ہوئی تہی
آپ اونکو دیکہہ کر بولی کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتی ہین اور اپنی پشت مبارک دکہلائی نشان
چارون سُم کا مع کیچڑ کی موجود تہا فقط اور ایسا ہی ایک تذکرہ جہاز کا ہی کہ سمندر مین
غرق ہوتا تہا آپ کی برکت سی سلامت رہا **حضرت** نی فرمایا کہ ایک شخص روم
کی میری پاس آئی وہ جنون کی شاکی تہی ہمنی کہا تم اُنسی ہمارا اسلام کہدینا اُنہون نی
ایسا ہی کیا وہ جن وہانسی چلی گئی یہ کرامت آپ کی اکثر شائع و مشہور ہی **حضرت**
نی فرمایا کہ اس مسجد مین جن تہی لوگو نکو ایذا پہونچاتی تہی لوگ شکایت کرتی تہی جب مین

یہاں آنا مراقبہ میں تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جن آیا ماؤں جن کی بہری ہوتی ہیں میں نے کہا
تم کون اُسنے کہا ہم جن ہیں مرید ہونے آئی ہیں اُسی سمت کی پہر نہیں کہہ یا کہ خبردار اس
مسجد میں کوئی ایذاء پہونچائی جس سی کسی کو شکایت ہو نئی حضرت نے فرمایا
کہ میں ایک روز مراقبہ میں تھا دیکھا کہ پریاں آئیں اور کہا کہ ہم جنوں کی بیٹیاں ہیں
سب مرید ہو گئیں حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ جیسی ذات ایک ہی اور صفات
بہت ہیں ایسی ہی نسبتیں بہی بہت ہیں حضرت نے راقم کو قبل حضوری خدمت کی
یہ ذکر واسطی اطمینان کی تحریر فرمایا تھا کہ وقت شام اللہ اللہ دل سی بحرکت زبان سو بار
اور لاالٰہ الااللہ لسانی سو بار منشی سالک رام صاحب ارادتمند حضرت وللٰرادۃ
خاص حضرت پیرو مرشد کی ہیں اُنہوں نے ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی میں ہماری
پاس پانچ روپیہ بہی ہمکو فکر تہی کہ وطن میں اپنی والدہ ماجدہ کو بہیجدیں حضرت شاہ آفاق
رضی اللہ عنہ نے مجہہ سی پوچہا کیا فکر ہی میں عرض کیا تو آپنے فرمایا کہ لاؤ ہم بہیجدیں گے بعد ازاں
مہینہ بہر کی بعد آپ نے خبر دی کہ وہ روپیہ تمہاری پہونچگئی لیکن ہم اُسوقت سمجہ گئی تہی
بعد ازاں گہر پہونچکر معلوم ہوا کہ اُسی شب خود اعلیٰ حضرت نے دروازہ پر پکار کر وہ روپئے
پردہ سی دیدئے اور آپکی والدہ صاحبہ سی کہہ دیا کہ تمہاری بیٹی بخیریت ہیں مولوی
سید محمد علی صاحب نے حضرت سی نقل کیا کہ صاحب حال اور صاحب مقام ہونا آسان
ہی ناسب ہونا مشکل ہی حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ تاجر کاشمیر تہی ایک ایک
لاکہہ کا آنکا خیمہ تہا طلب خدا میں حضرت قبلۂ عالم کی خدمت میں حاضر ہوئی تمام

اسباب اپنا راہِ خدا مین لٹا دیا اور کمال و تکمیل پر فائز ہو کر خلافت پائی **حضرت** پیر و مرشد نی فرمایا کہ فنا و بقا کا نمونہ دنیا مین یہی صحبت ہی ساتھہ بی بی کی **ایک** بار حضرت پیر و مرشد نی خواب مین دیکھا کہ نیچی عرش کی ہجوم ملائکہ ہی اُسی اثنا مین ایک شخص مجرم کو گرفتار کر کے لائے آسمین سی کسی نی کہا کہ یہ مرید مولوی فضل رحمن کا ہی ندا آئی کیا وہ آفاقی انہون نی کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چھوڑ دو وہ چھوڑ دیا گیا پہر حضرت سی آپ نی یہ خواب بیان کیا اور بعد کچہہ عرصہ کی انہین صاحب کا آنا ہوا آپنی صورت دیکھکر اونکی پہچان لیا اور حضرت کو اونہین بتلایا حضرت نی اونکو بشارت معافی کی اپنی زبان مبارک سی فرمائی **ایک** بار حضرت پیر و مرشد سی حضرت نی پوچھا کہ ہماری نسبت مین اور مرزا صاحب کی نسبت مین کیا فرق ہی آپ نی کہا کہ ایکبات مین آپکو ترجیح ہی اور ایک بات مین اونکو آپ پر ترجیح ہی قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آپکو زیادہ ہی اور مرزا صاحب کی بہت سی خلفا تھی سو یہہ ترجیح اونکو آپ پر ہی اسپر حضرت نی سنکر فرمایا کہ جا ہمنی تجھکو سب دیدیا **ایک** بار حضرت نی شعر پڑہی اُسپر ایک صاحب نی کہا کہ اسمین سکتہ پڑتا ہی آپ نی فرمایا کہ ہماری ختک سی جو سکتہ پڑتا ہی اور حضرت پیر و مرشد بہی شعر کو جسطرح زبانپر آگیا پڑہ دیا کرتی ہین **حضرت** میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد سی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلیٰ حضرت شاہ آفاق قدس اللہ روحہ کی تہی اونکو بہی حضرت اعلیٰ سی شرف اجازت تہا **حضرت** پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایکبار مجہی قادر گنج جانیکا اتفاق

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہی تو یہ بحث سیر عاشق در معشوق اور سیر معشوق در عاشق ہی باہم **لطیفہ** حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ فقہای سبعہ مدینہ منورہ سی ہیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی جد امی الام تہی قول حضرت امام صادق کا ہی کہ وَلَدَنِی اَبُوْبَکْرٍ مَرَّتَیْن یعنی ولادت صوری جو اُس راہ سی ہی علاوہ اس کی ازروی باطن ولادت معنوی ہی جمع ہوئی **نکتہ** اویسیت عبارت ہی فیض روحانی سی بغیر دریافت صحبت ظاہر کی جیسی حضرت اویس قرنی کو آنحضرت صلعم سی فیض روحانی ہوا اور بعض کی حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین کی صحبت کا بہی ثبوت دیا ہی جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری و حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت کی ہی واللہ اعلم **معرفت** نفی اثبات کا زمزمہ تو درحقیقت **طریقہ** خواجگان میں بکر جہر کا معمول تہا بعد ازاں حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی ذکر جہر کو ازروی عمل بعزیمت کی ترک فرمایا اور اللہ تعالی سی آپ کی طریقہ اقرب الطرق اور آسان چاہا ہا موافق آپکی مراد کی اور ہر سی الہام ہوا آپ کی جذب کو حضرت سلطان العارفین کی اور سلوک حضرت سید الطائفہ کا عجب لطف سی جمع فرمایا ہی **فیض** حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اکابر است آنحضرت صلعم سی ہیں ترویج اسلام و احیائے سنت جو آپ سی ہوا اظہر من الشمس ہی آپ کی طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہی اور شریعت کی تین جزو فرمائی علم اور عمل اور اخلاص اور لکہا ہی کہ اخلاص بغیر سلوک طریقہ صوفیہ کی حاصل نہیں ہوتا اور بعد انکشاف توحید وجودی کی آپ کو توحید شہودی

ظاہر ہوئی اور پہر مباینت کلّی کی مقر ہوئی ہین چنانچہ فرماتی ہین **ب** خلق را روے
کی نماید او ٭ در کدام آئینہ در آید او ٭ اور حضرت محی الدین ابن عربی رضؓ کی باب مین یہ آپکی
تحریر ہی کہ از مقبولان بنظر می آید منکر او در خطر است اور آپ مجتہد علم کلام تہی لہذا
ذات وصفات مین تحقیق جدید رکہتی ہین اور فقہ مین آپ کا مذہب حنفی تہا آپ نی
بادشاہ کو سجدہ نکیا اور موافق اُسکی باتین نہ کہین لہذا بموجب سنت انبیاء علیہم السلام
کی دو برس قید رہی پہر بادشاہ نی باعزاز تمام بُلاکر رخصت کیا **ف** حضرت خازن الرحمۃ
وحضرت ایشان رضی اللہ تعالی عنہما یہ دونون صاحبزادۂ عالیشان حضرت مجدد
رضی اللہ عنہ کی ہین حضرت خازن الرحمۃ کو آپ نی مقام خلت کی بشارت دی تہی اور
حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نی اپنی خلف الصدق
حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ کو بشارت اُس منصب عالی کی دی تہی اور
اونکی بعد حضرت قبلہ عالم زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ منصب حاصل ہوا **لطیفہ** حضرت
شاہ گل رضی اللہ عنہ مرید اور خلیفہ اپنی والد ماجد حضرت خازن الرحمۃ کی تہی اور بار دیگر
آپ نی سلوک حضرت ایشان اپنی عم بزرگوار سی کیا تہا اور شاہ گلشن رضی اللہ عنہ جو پیر
صحبت حضرت خواجہ ناصر عندلیب علیہ الرحمۃ کی تہی وہ خلیفہ حضرت شاہ گل کی تہی یہہ
شعر حضرت شاہ گل کا ہی **ب** در گل از روی تو یک گونہ اثر یافتہ ایم ٭ بلبل از
بوی تو خورشید خبر یافتہ ایم ٭ **نکتہ** حضرت خواجہ محمد ناصر رضی اللہ عنہ کو روح پُرفتوح
حضرت امام حسن علیہ السلام سی نسبت خاصہ اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تہی لہذا طریقہ

خدیداوں سی پیدا ہوا معارف اور اسرار اس طریقہ کی علم الکتاب مصنفہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ اور رسالہ عندلیب مصنفہ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ میں مذکور ہیں حضرت میر درد کی بعد بیان مقامات مجددیہ کی ایک مقام خدید محمدیت خالصہ کا تحریر فرمایا ہی جو اُن سب مقامات کو محیط ہی اور درباست وسیادت اُنکی زبان و قلم سی بیان میں آیا ہی **بیت** یہ جوش گفتنا کہ دانش بسی است ٭ ولیکن پراگندہ باہر کسی است ٭ **معرفت** نقل ہی کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ نی ذکر فرمایا کہ ایک عارف نی بعد وفات اپنی اوستاد کی اونکی مزار پر بوجہ باطن اور القای انوار کرنا شروع کیا تاکہ اوستاد کا حق شاگردی ادا ہو اُستاد مزار سی نکل آئی اور زجر سی کہا تو جانتا ہی کہ راہ قرب خدا کی یہی ہی جو تنی حاصل کی ہی جس واسطی کہ میں مقرب درگاہ الٰہی ہوا ہوں تو اُسی کیا جانی **اصل** اصول رابطہ مرشد کا مرید سی ہی کہ بقدر رابطہ مرشد کی مرید کو کمال حاصل ہوتا ہی لہذا اصول طریقہ حضرات کی اس اصل کی تفصیل ہیں خاتم۔ **فیض** لوگ جو احادیث کتب مشہورہ حدیث میں نہیں باقی صرف اسوجہ سے اُنکو موضوع کہی لگی ہیں سو یہ بڑی خطا ہی کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہی تو انکار اوسکا سخت بی ادبی ہی اور اکابر امت ۔ ظاہر و باطن کے جامع ہی اگر جہ بی روایت بعض حدیث کو نقل کریں وہ کیونکر موضوعات لکھ سکتی ہیں **ف** جسطرح صحابہ کبار کو صحبت جسمانی تہی اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلعم سی حاصل ہوئی ہے لہذا تمام صحابہ کبار بسبب اوس شرف خاص کی تمام امت سی

افضل ہین لطیفہ حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ تین روز حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
کی صحبت بابرکت مین رہکر رتبۂ کمال وتکمیل پر فائز ہوئی لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسبی
مین نہین اب اون اکابر کی یادگار ہماری حضرات ہین ذالک الفضل من اللہ نکتہ
قرآن وحدیث مین فیض کو سکینہ سی تعبیر کیا ہی اور حلق الذکر احادیث سی ثابت
ہین مصطفیٰ ثنت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسہ عالم امر کی جدا جدا
فرماتی تہی حضرت ایشان نی واسطی سہولت کی بعد قلب کی توجہ لطیفۂ نفس پر شروع
فرمائی کہ اُس کی ضمن مین اور لطائف کو ہی فنا وبقا حاصل ہوتی ہی حضرت
پیرومرشد نی حضرت مرزا صاحب کو خواب مین دیکہا اور بی تکلف باتین کین اسپر
مرزا صاحب نی فرمایا کہ یہ لڑکا کسکا ہی بہت تیز معلوم ہوتا ہی اور کسی تعلیم کی ہی اسی
اثنا مین حضرت تشریف لائی آپنی فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہی اور تعلیم حضرت شاہ آفاق رضہ
کی ہی یعنی فیض روحانی سی فیض نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت ندما اور دوستان
خدا کی ہی لہذا تہذیب ظاہر وباطن مین امتیاز خاص رکہتی ہین اور نسبت بزرگان قادریہ
نسبت ارکین سلطنت ہی جسکا ملک سی تعلق خاص ہی لہذا بی مدد روحانیت
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کوئی اوس مقام پر نہین پہونچتا کما تقرر حضرت مجدد
الف ثانی رضی اللہ عنہ نی آخر مکتوبات مین حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو منیب
اور اپنی کو نائب اونکا تحریر فرمایا ہی فافہم ف عظمت وجلال معشوق باعث
پیدا ہونی کمال آداب کا ہی اور مشاہدۂ جمال مین ایک بی تکلفی خاص ہی تو بہی فرق

نسبت قادریہ اور چشتیہ میں مکسوف ہوتا ہی کما لا یخفی علی اہل النظر **لطیفہ** نسبت
معیت کی اصل وہ معاملہ ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا کہ لا تحزن ان اللہ
معنا **نکتہ** قرب شہادت کمال مدارج مشاہدہ ہی فی حیادلہ تحت کے **معرفت** قرب
رفاقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہی کہ لکل نبی رفیق ورفیقی فی الجنۃ
عثمان **اصل** اصول سلوک معاملہ بائی ہی تو ایک معاملات وہ ہیں جن کا تعلق اس
عالم سی ہی جیسی انکشاف ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت اور ایک معاملات اخروی
ہیں اولیاء اللہ کو ان معاملات سی اس عالم میں ہی بہرہ ہی اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
کو الہام ہوا تھا کہ دنیای ترا آخرت گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہیں جن سی متشابہات
قرآنی اور مقطعات کنایہ ہیں **س** مخدرات سراپردہای قرآنی ؛ جز دلبر اندکہ دل
مسر بد پہانی ؛ واللہ اعلم **فیض** یہ فیض حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا تا قیامت
باقی ہی کہ قرآن شریف انکا جمع کیا ہوا ہی **ف** مراتب اولیاء کتاب وسنت میں بہت
مذکور ہیں چنانچہ ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمای راسخین اور احبار اور مخلصین
اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر ہر دل کی نسبت معلوم کر لیتی ہیں **ع** ہر گلی را رنگ
وبوی دیگر است ؛ **لطیفہ** جو کلام اولیا متشابہ واقع ہو اوسکا ہی انکار نہ چاہئی کہ
حسن ظن کی خلاف ہی **نکتہ** مشاہدہ قلبی اس عالم میں باتفاق اہل ظاہر و باطن
جائز ہی علم الیقین وعین الیقین وحق الیقین مشہور ہی **معرفت** علم اخلاق جو ایجاد حکما
ہی اوسمیں سی موافق کتاب وسنت ہو تو بہتر ہی ورنہ کچھہ نہیں اصل نسبت وہی ہی

جو اوسکی طرف سی ہی **ہ** وز دیدہ نگندی بمن از ناز نگاہی ٭ قربان نگاہ تو شوم باز نگاہی ٭ **فیض** استقامت کا مرادی زرحمبہ نباہ کرنا ہی **ف** تطبیق درمیان اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کی اگر نور بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فبہا ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار کرنا طریقۂ احتیاط ہی فافہم **لطیفہ** کلام سی رتبہ دیدار کا بڑہا ہوا ہی **نکتہ** کرامت ولی کی معجزہ اوسکی نبی کا ہی تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہی

حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا خط حضرت سلطانجی رض کی پاس لایا آپ مراقبہ مین مشغول تہی اُسوقت غیب سی ایک ہاتہ حمائل آپ کے بغل سی نمودار ہوا اوسنی وہ خط لیلیا **ف** راہ اعتدال یہی شریعت ہی فافہم **لطیفہ** کلام نفسی باطن ہی صفت کلام کا اور حرف وصوت اُسکا ظاہر ہی فلا معارضۃ **نکتہ** سیر آفاقی یہی ہی کہ اُذکُر اللّٰہ عِندَ کُلِّ حَجَرٍ وَّشَجَرٍ **معرفت** علم وہی ہی جسکی ساتہ ایمان جمع ہو اور ایمان وہی ہی جسمین شدت محبت ہو اور محبت وہی ہی جو منجر بطاعت ہو

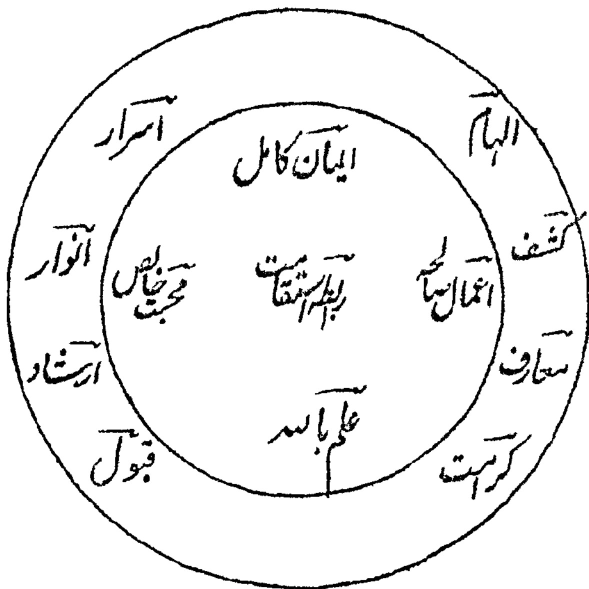
حضرت پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہما الرحمۃ دونون صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق صاحب رضی اللہ عنہ کی تہی یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ صاحب رض کا ہی آپ نی مراقبہ کی بعد کیفیت مین فرمایا تہا **ع** یہ سب تفرجگاہ ہی ناظر وہی اللہ ہی ٭ **فیض** ادہر کی رسم دراہ یہی ہی کہ اِلَیہِ یَصعَدُ الکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالعَمَلُ الصَّالِحُ یَرفَعُہٗ اور اودہر سی رسم وراہ نزول فیض ہی کہ فَاَنزَلَ السَّکِینَۃَ عَلَیہِم **ف** جملہ اہل طرق متفق ہین تہذیب قلب و نفس مین

لطیفہ اذکار و اشغال ہر طریقہ میں با وصاع مختلفہ ہیں لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہیں
آگاہی اور طرز غفلت میں **بیت** یک لحظہ رکوی یار دوری ؛ در مذہب عاشقاں
حرام است ؛ **نکتہ** انس عبارت ہی اوس کیفیت لطیف سی جو عشق اور عقل کے
اجتماع سی پیدا ہوتی ہی اور انجذاب عبارت ہی غلبہ محبت سی **بیت** از عقل فرو
گزر کہ در عالم عشق ؛ او پیر غلام دل دیوانہ ماست ؛ **معرفت** غلبہ عنصر آبی سی
استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہی اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سرد بہرتا ہی اور آہ
کرتا ہی اور عنصر آتش عاشق کی دل میں اوسی گرمی رکہتا ہی **حضرت** کا ایک مقام
پر گزر ہوا وہاں ایک اندہا کنواں تہا حضرت نی اوس میں سی پانی طلب فرمایا لوگوں نے
کہا حضرت یہ اندہا کنواں ہی مدت سی خشک پڑا ہی آپ نی فرمایا بسم اللہ کر کی ڈول ڈالو
خدا کی قدرت اوسمیں سی پانی نکل آیا یہہ ذکر حضرت پیر و مرشد سی رو برو حضرت کی
تہا **فیض** ادراک ساتہ فیض ہی اور کشف کی لئی عیاں ہونا ضرور ہی **ف**
نور وجود جود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تو اگر یہ معرفت اہل کفر طریقت پر کہلجاوے
بالاضطرار اسلام حقیقی میں داخل ہوں **لطیفہ** لطف ہمکلامی قرآن شریف میں ہی
اور نماز کو معراج المؤمن فرمایا ہی **نکتہ** معاملہ کو ترک ظہور باطن میں یہی حلاوت
ایمان ہی **معرفت** جہاں دو طرف سی محبت اور محبوبیت ہو وہ کبہی غلبہ محبت
سی سخن ناتمام نکلتا ہی کہ وہی دو نوا اوسکو سمجہہ لیتی ہیں اور دوسرا نہیں سمجہہ سکتا مگر
جو اوس معاملہ سی خبردار ہو **ع** عالم تمام یک سخن ناتمام اوست ؛ **حضرت**

شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سی ہین نقل ہی کہ آپ مقابر اور بیابان مین
قادم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتی تہی بعد چند روز کی جب آپ کو رغبت آب و طعام
کی ہوتی خدا کی قدرت سی وہین کوئی شہر پیدا ہو جاتا اور اہل شہر آپ کو بہ تعظیم تمام اپنی
منزل پر لیجاتی آپ وہان تناول فرماتی رات کو وہان رہتی صبحکو نہ شہر کا نشان ہوتا
نہ اہل شہر کا اور غلبہ حال سی آپ جماعت نماز مین حاضر نہ ہوتی تہی ایک شخص کو
اس وجہ سی دل مین انکار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا مین گیا تہا اور وقت نماز
بہی تہا کیا دیکھتا ہی کہ ایک باغ اور حوض پانی سی لبریز ہی اور اُس کی پہلو مین ایک
مسجد مصفا ہی اور لوگ نماز مین ہین حضرت شاہ کمال امام ہین وہ نماز جماعت
مین پڑہکر جب وہان سی نکلا حوض اور مسجد کسی کا نشان نہ تہا یہ کرامت آپ کی
دیکہکر انکار سی توبہ کی اور مخلصون مین ہو گیا **حضرت** شاہ سکندر خلیفہ حضرت
شاہ کمال کی تہی ایک بار آپ کو کوئی حاجت پیش آئی بر ملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب
ہو آوی لوگ ہر طرف ہی بہت سی ہدایا لائی اور اپنی مراد کو پہونچی **معرفت** تذکرہ
رد قضا کا جو دربارۂ شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سی صادر
ہوا آپ کی مقامات مین مذکور ہی اور آپ نی فرمایا ہی کہ مجکو فوق مقام رضا کی ترقی ہوئی
فافہم **فیض** ایک بزرگ چشتیہ کا قول ہی کہ مجہہ چالیس برس سی اللہ تعالے
جنت اور حور و قصور کو عرض کرتا ہی مین کبہی گوشۂ چشم سی بہی نہین دیکھتا **سے**
حور پر آنکہہ نہ ڈالی کبہی شیدا تیرا ۔ سب سی بیگانہ ہی ای دوست شناسا تیرا **لطیفہ**

دل سی آنکھہ تک طی کرنی کی واسطی اذکار واشغال وآداب واخلاق کا برتاؤ بہت مفید ہی **نکتہ** ظاہر لفظی واتباب لفوی اور طاعت ہی **معرفت** اکثر اعتراضات اہل انکار کی کمالات اولیا اللہ پر بسبب ناسمجھی نسبت حقیقت ومجاز کی ہیں تاہم **حضرت** سرور مرشدی فرمایا کہ ایک دہوبی حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا استعمال کر گیا تھا کسی نے اوس سی سوال کیا اوس نی اپنی زبان پنجابی میں کہا کہ خبر ذاد ہو لی آئی یعنی فرید کا دہوبی ہوں پس وہ بخش دیا گیا **فیض** آنحضرت صلعم نی اسی حسب کو فرمایا ہی کہ لا تہا حورو لاقصور مل رہی صاحک یہہ حدیث بالاعدلیست میں نظر سی گزری **سـ** صورتوں میں خوب ہوگی شیخ گو حور بہت ہر کہاں یہہ سو حال یہ بار یہ محبوبیاں ہیں **ف** مستی سالک رام صاحب نی ذکر کیا کہ حضرت میر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی دور ہمیں مرید ہی لا الہ میں غائب اور الا اللہ میں موجود ہو جاتی ہی **راقم** نی حضرت سی واسطی حضوری کی عرض کیا تھا آپ نی ایک درود شریف بتلایا کہ ہر در سولہ مرتبہ پڑھ لیا کر خانہ مکان پر آکر آپ کی برکت سی وہ نعمت حاصل ہوئی **نکتہ** راقم نی حضرت پیرو مرشد کی رو برو علم الکتاب میں سی کچھہ معاملات سنائی آپ نی سن کر فرمایا کہ اگر تو چاہی تو ایسی کتاب لکھہ سکتا ہی راقم نی اس آپ کی فرمانی کو محمول صرف آپ کی عنایت پر کیا بعد ازاں آپ کی برکت اور فیض نظر سی اسقدر حقائق اور معارف کہلی کہ بیان سی اہرون ہیں حیرت یہ ہی کہ پیشتر اوس سی کتب سلوک وتصوف کی اکثر مقام سمجھہ میں بہی نہیں آتی تہی چہ جائیکہ خود اتفاق تحریر تازہ کا ہو **معرفت** میں بے

حضرات کی راقم کواصول کمالات نفسی نمایان ہوئی اس دائری مین مذکور ہوا
اور دائرہ بالا مین بعض معاملات مشہورہ تحریر کئی ہین واللہ اعلم۔



حضرت پیرومرشد نی راقم سی فرمایا کہ مجھکو مراقبی مین معلوم ہوا ہی کہ تجھپر ایسی
معاملات کھلین گی جو پیشتر اس سی نہ کسی نی لکھی ہین اور نہ بیان کئی ہین حضرت
نی ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باللہ رضہ کو بادشاہ نی تین لاکھ روپیہ نذر کیا آپ نی اپنا قرض
جو کچھ تہا ادا کر کی سب کا سب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضہ کو دیدیا تاکہ صرف
کتاب اور کفاف طالبعلمون کا ہو حضرت پیرومرشد نی ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ
گانوین گزری ایک مقام پر اُن کو انوار آلہی کا نزول معلوم ہوا انہون نی جانا شاید
مزار کسی بزرگ کا ہی دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہین ہی ایک بوڑہی نی وہان کے

بیان کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تھے ہمایر کتاب بنایا کرتی تھی یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ **اظہار نعمت** عقر راقم نورالحسن کو حضرت صاحب وحضرت سیدنا مد ظلہما سے اجازت تقریری وتحریری دونوں طرح حاصل ہے شکریہ ادکی الطاف اور نوازش کا کس زبان سے ادا کری جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہے اور سخاوت عطیہ بشارت دراز عمر وکثرت ارشاد ہے جو آپ نے قلم اور زبان سے فرمائی ہے بالحمد للہ رب العالمین

تتمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ **نسخہ حکمت** ہے بابع ما دیار العباد **حضرت** صاحب قبلہ کو نوعمری میں حضرت حیدر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلیٰ حضرت سے حصول فیض ہوا بعد ازاں آپ خدمت بابرکت اعلیٰ حضرت میں تشریف ہوئی **صلاح** قرار پائی تھی کہ حضرت بجائے اعلیٰ حضرت کی سجادہ نشین ہوں حضرت نے منظور نہیں فرمایا اُس کی بعد حضرت حاجی علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئی **حضرت** قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کی مشاہیر خلفاء میں سے یہ چار بزرگ ہیں حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبد العدل اور حضرت خواجہ ضیاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت شاہ جمال قادری

خلیفہ حضرت شاہ قطب الدین کی تہی اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت شاہ جمال
کی تہی آور حضرت شاہ عبد القادر صاحب فرزند حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی خلیفہ
حضرت خواجہ عبد العدل کی تہی رحمۃ اللہ تعالی علیہم **حضرت** مخدوم شیخ
عبد الاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی تہی آپکو ارادت
وبیعت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سی تہی بعد ازان اونکی خلف الصدق
حضرت شیخ رکن الدین سی اجازت وخلافت پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ
جد ششم حضرت مجدد رض کی خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان رض کی تہی **حضرت**
مصباح العاشقین رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقہ چشتیہ مین حضرت گیسو دراز علیہ الرحمۃ
سی ملتا ہی اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کی تہی یہہ شعر حضرت
چراغ دہلی نی آپ کو فرمایا تہا **ع** ہر کو مرید سید گیسو دراز شد ٭ واللہ خلاف
نیست کہ او عشقباز شد ٭ **رابطہ** مرشد عین محبت خدا ورسول ہی عن عمر
رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
من عباد اللہ لاناسا ماھم بانبیاء ولا شھداء یغبطھم
الانبیاء والشھداء یوم القیامۃ بمکانھم من اللہ تعالی قالوا
یا رسول اللہ تخبرنا من ھم قال ھم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر
ارحام بینھم ولا اموال یتعاطونھا فواللہ ان وجوھھم لنور وانھم
لعلی نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء

ھذہ الایۃ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَاۤءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

اخرجہ ابوداؤد **حضرت** پیرومرشد مدظلہ کہ خلف الصدق اور وارث تام حضرت کی ہیں مجملاً آپ کی فضائل کی یہہ ہی کہ آپ نی ابتدای بدایت سی صحبت بابرکت حضرت میں تربیت پائی ہی دوسری یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نی آپ کو درس فرمائی ہی علاوہ اس کی بگواہی اہل سنت ادراک بمادمہ آپ محرم اسرار اپنی پدر بزرگوار کی ہیں اور جس قدر آپ اون سی بی تکلف ہیں ایسا کوئی نہیں **تعیین** میں لطائف خمسہ ملک لطیفۂ نفس کی ہی احتلاف ہی لیکن تعین لطیفۂ قلب کا ہر یک لسان حیث متفق علیہ سب کا ہی **ناسوت** عالم اجسام ہی اور ملکوت عالم ارواح اور جبروت عالم صفات سی جو مقوم کل کائنات ہی اور لاہوت عبارت مقام ذات سی ہی جو اوس کی اصل ہی اور معاملات اُخروی کتاب وسنت سی صاف ظاہر ہیں علاوہم **تاویل** متشابہات بعض اکابر نی فرمائی ہی اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علمای راسخین کو تاویل متشابہات سی بہرۂ وافر فرماتی ہیں اور وجہ کو ذات سی اور ید کو قدرت سی جو بعض علمائی مراد لیا ہے آپ کی نزدیک مناسب نہیں اور حروف مقطعات کو اسرار خفیہ عاشق ومعشوق میں سی فرمایا ہی **حضرت** پیرومرشد نی ذکر فرمایا کہ ایکبار روبرو حضرت قبلہ کی تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمۃ نی بتخانہ توڑکر مسجد بنانی کا حکم دیا اُس وقت ایک شاعر نی فی البدیہہ یہ بات **ع** سبحن کرامت بتخانہ مرای شیخ بڑکہ جون خراب شود خانۂ خدا گردد بلکہ ناصر علی نی بمقابلہ اوس کی جو شعر کہا تہا وقت تذکرہ یاد

سنتا جو نہ کور ہوتا حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرع سُنی کی تاب نہین آپنے فی البدیہہ یہ شعر
فرمایا تبرکا تحریر ہوتا ہی ؎ ببین کرامت اسلام ای غبی کا فر شد کہ جای کفر
کند پاک برکت اسلام ز حاصل مراقبات فکر ہی جو طرح طرح سے ہر طریقی ہین کرتی
ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ اللہ یجتبی الیہ
من یشاء ویہدی الیہ من ینیب تو اجتبا ہی نسبت وہبی ہی اور ہدایت مشروط
بانابت ہی فافہم لطائف عشرہ کا سلوک رسمی جو شایع ہی صرف خانۂ علم مین ہی
لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کی مقام عالی ہوجاتا ہی بعض کی نزدیک
مقامات سلوک کشفی ہین اور بعض ادراک سی بغیر کشف کی فیض کو پاتی ہین بالجملہ وجود معاملہ
متفق علیہ ہی اور قرائن اور آثار سی اونکو معلوم کرتی ہین جنّات عدن التی
وعد الرحمن عبادہ بالغیب انہ کان وعدہ ماتیا تو مشتاقان
لقای الٰہی اوس کی وعدی پر لوٹ ہین صحت حال ثمرہ ہی طریقہ اختیار کرنے کا
تصور شیخ وشغل برزخ جو رسم ہی قدما سی اس طرح منقول نہین لیکن متفق علیہ تمام
قدما اور متاخرین کا محبت مرشد ہی اور ہماری حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک
سی نہین بتلاتی اور اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رض بہی کسی کو نہین فرماتی تہی ایک بار راقم
نی بذریعہ عرضداشت کی دریافت کیا تہا اُسپر حضرت نی اس طرح تحریر فرمایا در طریقۂ ما
تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی ولسانی درباب عمل بالحدیث وتقلید مذاہب
راقم نی تحریر کیا تہا اُس عریضہ پر حضرت نی اول یہہ شعر لکہا ؎ ملت عشق از ہمہ

اہل حداست ؛ عاشقاں راملت ومذہب خداست بعد ازاں تحریر فرمایا کہ یہ
اولیاء اللہ عمل بحدیث شریف "دو اند دعا سکم باتباع احادیث مستقیم دار آنس تجاوز
طریقہ بھی دو طرح پر ہی باسنداجتہاد کی یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فی المذہب
دائم **مقامات** سلوک ہر طریق میں اپنی اپنی عبارات اور عاملات میں رکھی
گئی ہیں جیسا کہ سیر الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ باللہ اور مقام جمع و فرق بعد الجمع
و جمع الجمع و تجلی افعالی و تجلی صفاتی و تجلی شیونات و تجلی ذات وغیرہ اور بعض اکابر
کی ملفوظات میں یہہ دو مقام حدیدیہ نظر سے گزری فردوس محبت و صحرای قرب اور
سلوک میں سو مقام بھی فرمائے ہیں سترہواں ان میں سے کشف و کرامت ہی **۵**
ای برادر بی نہایت درگہیست   ہر چہ بروی میرسی بروی مایست
بالجملہ ظاہر و باطن قرآن و حدیث سے وہ سب حل ہو جاتی ہیں فاہم **بعض**
نسبت سے ملکہ آگاہی مراد رکھتی ہیں اور بعض کی نزدیک نسبت ہر مقام کی حد اہی
اور بعض اہل نسبت کی تفاوت معاملات سے بعض اہل نسبت کا انکار بھی کیا ہی جیسا کہ
بعض نقشبندیہ نی بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہی بالجملہ اصطلاح نسبت مخصوص
اہل طریقہ نقشبندیہ ہی اور سلاسل اولیاء میں اس اصطلاح کا کوئی نہیں۔ ع خدا
رابادل ہر بندہ رازیست ؛ **برادر** مکرم قاری عبد الرحمن صاحب موصوف بادب
حمیدہ ہیں اور حضرت سے ان کو بھی شرف اجازت حاصل ہی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّۃً لِلِّقَائِہٖ

امابعد یہ رسالہ موسوم بہ **نظم مشہد** مشتمل ہی بعض معانی حصن حصین پر

قال صلی اللہ علیہ والہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم تلی وقال ربکم ادعونی استجب لکم الایۃ حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہی اور نتیجہ اوسکا قبول ہی فافہم یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ یعنی ملاء اعلی مین ذکر خفی اور حلقۂ ذکر دونو اس سی ثابت ہین فافہم وفی روایۃ الترمذی ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فانبئنی بشئی اتشبث بہ قال لایزال لسانک رطبا من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہی جو معمول طریقہ ہی یقول اللہ عز وجل سیعلم اھل الجمع الیوم من اھل الکرم قیل من اھل الکرم یا رسول اللہ قال اھل مجالس الذکر من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجد مین ہے ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس والقمر والاھلۃ والنجوم والاظلۃ لذکر اللہ یہ تعمیر اوقات کی سند ہی اکثروا ذکر اللہ

حتی یتولو المحبوں تو کثرت ذکر سی مدد ہوتا ہی لیذکرن اللہ قوم فی
الدنیا علی الفرش الممهد لا دخلنهم الجنات العلی مفرہونا حال
اوس کی یادمیں رہنا چاہئی اسئلك بنور وجهك الذی اشرقت له
السموات والارض وبکل حق هو لك وبحق السائلین علیك یاسی
لحی جان کہنا جیسا کہ بزرگوں کا نام لیتی ہیں بات ہوتا ہی فانهم حسبی اللہ لا اله
الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم سبع مرات بعض
مشائخ نی کہا کہ اگر کوئی ورد وظیفہ نہ پڑہی تو اس کی تو بہی کافی ہی لذة النظر
الی وجهك وشوقا الی لقائك بیت ۔ ابادہ گشتہ ام دگر است نظارہ را
سود کردہ ام جگر پارہ پارہ را سبحان اللہ وبحمدہ مائة مرة ہماری
حضرات اکثر لوگوں کو یہی کلمہ ارشاد فرماتی ہیں کہ تسمل ہی سابع دارین رمن استغفر
للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا وعشرین مرة او خمسا و
عشرین مرة الحق الحدین کان من الذین یستجاب لهم ویرزق
بهم اهل الارض حضرت سرورم سلی یوں پڑہنی کو فرمایا اللهم اغفر لی و
للمؤمنین والمؤمنات اذا کان جوف اللیل فلموا صفا یکم الحج
عشر سرل یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمائی ہی افضل الصلوة بعد المکتوبة
الصلوة فی جوف اللیل بیت ۔ چوں خضر سحری رخ بخمس سیاہ باد پا فقر گیر
بود بہوس ملک سحرم تو یا یاب جان من حراز ملک شم سب تو صد ملک سمرورم یک جو

من رمم او واذا جلس للتشہد الخ تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مذہب حنفیہ
مین ماخوذ ہی وان خاف من عدو وغیرہ فقراءۃ لایلاف قریش امان
من کل سوء مجرب حضرت لوگون کو اکثر سفر مین پڑہنے کو فرمایا کرتی ہین وان
اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی اس حدیث سی ندا بحرف یا ثابت ہے
فانہم لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص الیہ یہی حاصل ذکر کلمہ طیب
ہی ما قالہا عبد قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتی تفضی
الی العرش ما اجتنب الکبائر یہ فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہی اور اجتناب کبائر
شرط فتح باب ہی فافہم کلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ یعنی بحکم کن بی اسباب
ظاہر آپ کی پیدائش ہوئی اور بسبب الطہ باطن آپ قال انی فرماتی تہی فافہم من احب
ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار ؎ نہ پوچھو رسم وراہ
عاشقان ای مدرسہ والو معانی کا انہین کی واسطی پروانہ آتا ہی یقول اللہ سبحانہ
وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسألتی اعطیتہ افضل ما
اعطی السائلین وفضل کلام اللہ تعالی علی سائر الکلام کفضل
اللہ تعالی علی خلقہ تو قرآن شریف سی وصول الی اللہ بدرجہ اعلی ہوتا ہے۔
كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتّٰى يُصَلِّىْ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اَفْصَحِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمْ

اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم **حسن معاملہ** بیان میں حسن معاملات خدا اور رسول و اولیای کبار کی تحریر ہوتا ہی **حضرت** صاحب نی فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سی نسبت ہوتی ہے اور بعض کو حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سی اور نسبت محمدی سب سی بڑہی ہوئی ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **حضرت** صاحب نی فرمایا کہ بعض شمار کی نزدیک رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفای اربعہ سی ہی زیادہ ہی اور وہ فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال آپ کی سینہ پر تہا اونہیں کو حاصل ہوا ہی **حضرت** پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایکبار حضرت قلندر نی امیر خسرو سی کہا کہ تمہاری مرشد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں نہیں دیکھتی اُسی وقت دونوں صاحب حضوری میں آنحضرت صلعم کی پہونچی تو بہت سی اولیای کبار کا مجمع تہا امیر خسرو نی خود دیکھا فی الواقع وہاں حضرت کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی اثنا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی حضرت قلندر سی فرمایا کہ کیا دیکھتی ہو انہوں نی کہا سلطانجی کو آنحضرتؐ نی فرمایا کہ سلطان یہاں کہاں ٹہر فرمایا کیا دیکھو گی انہوں نی عرض کیا کہ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی

پردہ جواب کی متصل تہا اٹہایا تو دیکہا کہ دہنی طرف حضرت محبوب سبحانی اور بائین جانب
حضرت محبوب الٰہی تہی اور ارشاد فرمایا کہ انکا یہ مقام ہی اور وہ مقام عام ہی بس
حضرت قلندر قائل ہوئی اور امیر خسرو رح نی عالم سرور مین یہ شعر کہا ہے آفاقہا
گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام ؛ بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگرے ؛
حضرت پیرومرشد نی فرمایا کہ ایک طالب خدا مجاہد و مرتاض سالہا سال سی
سلطانجی مین ٹہری ہوئی تہی اور نظر عنایت حضرت سلطان المشائخ کی طالب تھی لیکن
کچھ حصول نہ ہوتا تھا کسی بزرگ نی ادنسی پوچہا انہون نی مقصد اپنا بیان کیا فرمایا
سلطانجی اپنی معاملہ مین مستغرق ہین اونکو تمہاری خبر بہی نہین سو تم ایک کام کر دو
ردپی کی کوڑیان اور گہٹیان بان بچونکو بانٹو اونکی شور و غل سی تمپر نظر عنایت ہو جائی گی انہون
نی ایسا ہی کیا اور سالہا سال کی محنت ایک دم مین وصول ہو گئی حضرت
پیرومرشد نی فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کی دسترخوان
پر چار چار ہزار آدمی کہانا کہاتی تہی اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تہا اور ہر ایک
کی حسب دلخواہ کہانا پکتا تہا ایکبار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نی ایک مرید
سی فرمایا کہ تو میری عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کی عوض کر آیا۔
حضرت پیرومرشد نی فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تہی چار آزاد آئی کہنی لگی
کیا پینک مین بیٹھی ہو آپ نی آنکہہ اوٹھا کر دیکہا چارون ولی ہو گئی حضرت
پیرومرشد نی فرمایا کہ ایکبار حضرت مخفی زیب النسا بیگم جو مرید حضرت ایشان کی

پس حضرت ایشاں کو ایک شمعدان زر حدکا نذر گذریں پھر جو آکر دیکھا تو جا لعا میں وہ شمعدان گرد آلود پڑا ہوا تہا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض کیا کہ یہ شمعدان زر حدکا ہی آپ نے فرمایا کہ ہوگا الغرض یہ بی پروائی دیکھکر انہوں نے عوض شمعدان کی ایک لاکہہ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوئی اور فرمایا خاتمہ انسکا خاتون فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ساتہہ ہوگا سبحان اللہ کیا نسبت بلند پایہ تہی حضرت صاحب نی فرمایا کہ حضرت ایشاں کی مزار پر ایک بزرگ خواجگی رشتہ دار ہی ہی متوجہ ہوئی پھر مونہہ پھیر کر چلی کہ وہ لواحی نبی کی صحبت میں مشغول ہیں حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ حضرت سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تہا اور واسطی انتظام حلقہ کی ایک مرید کو یہہ خدمت سپرد ہی کہ وقت حلقہ کی جس کو کوئی ضرورت پیش آتی تہی اوسکو وہ سلب کر لیتا تہا حضرت صاحب نی فرمایا کہ نسبت دو قسم پر ہی وہبی اور کسبی تو میری نسبت وہبی ہی پہر ذکر فرمایا کہ حضرت سید آدم بنوری کی حج کو جاتی ہی بہت سی خلق بیعت کی واسطی جمع ہوئی آپ نی عمامہ پھیلا دیا کہ جو اس پر ہاتہہ رکہدی وہی مرید ہی جو مرید ہوا صاحب نسبت ہوگیا پہر حضرت نی فرمایا کہ میں نسبت اسی جانتا ہوں حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ جب نادر شاہ نی دہلی میں قتل عام کیا کسی نی اوس سی مخبری کی کہ حضرت قبلۂ عالم رہ کی مکان میں کئی شہزادی مخفی ہیں اوس نی حکم دیا کہ توپخانی سی خانقاہ کو اڑا دو آپ کو بہی خبر ہوئی کچھہ تعرض نہ فرمایا جب توپخانہ آگی لگا اور آپ کو خبر دی کہ توپ لگاتی ہیں آپ نی فرمایا کہ

بان اولٹی چلینن پہر توجو توپ چلی اولٹی چلی خود اوسی کا لشکر اوڑنے لگا یہ کرامت دیکہکر فوراً توبین موقوف کین اور نادرشاہ اپنی مشکین باندہ کر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرمادین آپ نی فرمایا اسمین بات کیا ہی تیری حکم سی آگی چلتی تہین میری حکم سے پیچھے چلنے لگین **حضرت** پیر و مرشد نی فرمایا کہ محمدشاہ بادشاہ دہلی نی وقت انتقال کہا کہ مجہسی کوئی ایسا عمل نہوا کہ جس سی امید مغفرت ہو مجہی دائرہ مین سلطانجی کی دفن کرنا کہ ان کی وجہ سی بخشدیا جاؤن ایک بزرگ صاحب کشف نی دیکہا کہ ملائکہ عذاب محمدشاہ پر نازل ہوئی اور سلطانجی ٹہل رہی ہین اللہ تعالی سی عرض کرتی ہین کہ یہ شخص میری وجہ سی یہان آیا ہی اسپر تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثنا مین دیکہا کہ ملائکہ رحمت آئی اور محمدشاہ بخشدیا گیا **حضرت** پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلہ عالم رح کی مراقبہ مین حوض کوثر پر پہونچی اور کچہہ پی بہی لیا تمام عمر ہونٹہہ چاٹتی رہی **حضرت** پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایکبار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ نی اپنی پیر و مرشد حضرت قبلۂ عالم رح کو خواب مین بہت روز سی نہ دیکہا تہا اس کا تذکرہ حضرت مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمۃ کی سامنی کیا اسپر مرزا صاحب نی فرمایا کہ آج دیکہو گی اسی شب حضرت خواجہ نی خواب مین حضرت قبلۂ عالم کو دیکہا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنی گئی **حضرت** پیر و مرشد نی فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ حقہ پیتی تہی ایکبار حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نی آپ سی کہا کہ جو کوئی حقہ پیتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس سی مونہہ پہیر لیتی ہین آپنی حقہ منگایا اور ایک کش

لیکر اُسیدم حضوری میں پہونچی دہواں موہہ سی نکل رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی فرمایا کہ آؤ درد پاس بیٹھ جاؤ شاہ صاحب یہ کیفیت دیکھکر تائل ہوئی اور
حضرت قبلۂ عالم رح ہی کسی عدد سی حقہ پیتی تہی کا تمبر کا کیوڑہ بجای پانی کی ڈالا جاتا
تہا اور تماکو مصری مں کوٹی جاتی تہی حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ
بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ ضیا اللہ رح سی بہت اعتقاد تہا اُس نی آپ کی خدمت
کرنا چاہا کچھہ منظور نہ فرمایا آخر کار اُس کی اصرار سی بہت روپیہ بہوار قبول فرمائی
کہ اس قدر گزران کی لئی کافی ہیں لیکن آپ بڑی سخی تہی لوگوں کو قرض لیکر دیتی
تہی دوکانداروں کی قرضدار رہتی تہی بادشاہ نی حکم دیدیا تہا آپ سی کوئی قرض
نہ مانگی سب اپنی پاس سی ادا کرتا تہا حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ محمود خان
صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری میں کامل تہی ابتدا میں زحولیت نہ تہی
نکاح ہو گیا تہا تمام طبیب لکہنو کی اُن کی علاج سی عاجز آگئی تہی اونکی چچا عبدالرحمن
خان صاحب واسطی علاج کی رائی بریلی لی گئی تہی اثنا راہ میں خواجہ صاحب
کی نگاہ اوپر پڑ گئی آپ نی فرمایا کہ محمود ادہر آ اور حجرہ میں میرا پائجامہ رکہا ہی اسکو
پہن لی اسکو نامرد بہی پہنکر مرد ہو جاتی ہیں وہ حجری میں گئی اور پائجامہ مبارک
پہنا فوراً آثار معلوم ہوئی اوسی وقت اپنی گہر جاکر ادای حاجت کی بعد ازاں یہہ
کرامت نمایاں خود دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت میں آگر چہ تہوڑی رہی مگر مدت میں
ولایت حاصل ہو گئی حضرت صاحب نی فرمایا کہ ایکبار حضرت شاہ آفاق رح

نی حضرت مرزا صاحب سی فرمایا کہ آپ مریدون کو کہڑا رکہتے ہین یہہ خلاف سنت ہی
مرزا صاحب نی فرمایا کہ صاحبزادہ مین انکا نفس توڑتا ہون آپنی کہا کہ آخر سنت تو ہی
اسپر مرزا صاحب بہت خوش ہوئی حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ جب
حضرت شاہ عبد القادر صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ صاحب کشف
نی دیکہا تہا کہ جو کوئی ان کی اُس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا مغفور ہوگا۔
حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ
دفن ہوئی تو منکر نکیر آئی آپنی اونکا ہاتہہ پکڑ کی فرمایا کہ ایک توجہ تو لیتی جاؤ اور توجہ
فرمائی وہ بہت خوش ہوئی اور دعائین دیتی ہوئی چلی گئی حضرت پیر و مرشد
نی فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب حضرت سی فرماتی تہی کہ ابہی تو لوگون سی
بہت بہاگتی ہو جب کیا کروگی کہ ہر طرف سی لوگ گہیرینگی اور چالیس برس کی بعد
تمہارا ظہور ہوگا حضرت صاحب نی فرمایا کہ ہماری ایک پیر بہائی تہی انکو
بخار آیا چند روز مین جاتا رہا لیکن ان کی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تہی بحال
تہی طبیب حیران ہو کر ان سی استفسار کرتا لیکن وہ کچہہ نہ کہتی تہی چہہ مہینہ اسی
طرح گزری طبیب نی جب بہت اصرار کیا تو کہا مئین کیا کرون آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتی ہین اسلئی بیمار بنا رہتا ہون حضرت
پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی تہی اون کی طبیعت
مین مذاق بہت تہا وہ کہتی تہی کہ مئین قبر مین منکر نکیر سی بہی مذاق کرون گا جب آنکا

انتقال ہوا تو حضرت صاحب اور حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب حضرہ ان کی مزار
کی گرد مراقب ہوئی الغرض منکر نکیر آئی انہوں نی ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہاں سے
آئی ہو کہا ہم فرشتہ ہیں آسمان سی آئی ہیں کہا آسمان یہاں سی کتنی دور ہی انہوں نی کہا
پانسو برس کی راہ کہا پھر کیا پوچھتی ہو انہوں نی سوال کیا کہا تمکو شرم نہیں آتی تم پانسو
برس کی راہ طی کر کی آئی اور خدا کو نہ بھولی نیں ایک گز زمین طی کر کی آیا خدا کو بھول گیا
بس وہ چلی گئی **حضرت** پیر و مرشد نی فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ
صاحب کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری ہو گئی خاص خادم میں
اعلی حضرت رہ کی ہوئی کہ عمر میری حاضر ہی آپ قبول فرمائی ہماری حضرت بھی
یہہ سنکر نذر کرنی کو حاضر ہوئی حضرت شاہ آفاق رہ نے دو برس آپ کی عمر میں
سی لی لئی اور بعد دو برس کی انتقال فرمایا حضرت صاحب فرماتی ہیں کہ میری عمر جو بڑھ گئی
ہی اُسی کی برکت ہی - غدر میں سارا مراد آباد جہاں حضرت رہ تھی اور بھی ہیں بھاگ گیا
حضرت لکھنو میں تھی آپ فرماتی ہیں کہ میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ تشریف لائی اور فرمایا کہ تم کچھ فکر نہ کرو بس اطمینان ہو گیا
حضرت صاحب نی فرمایا کہ میں ایک مرید کو توجہ دی رہا تھا ایک درویش
بھی آکر مراقب ہو گئی اُسی وقت اُنکو حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے
ہو گئی اور بہت معتقد ہوئی **حضرت** صاحب نی فرمایا کہ یہاں ایسی ایسی
مجذوب کہ جن کی خدمت کو شاہ غلام رسول صاحب جاتی تھی آئی خدمت اونکا جا مارا

وضو کر کے میری پیچھے نماز پڑھی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ فرماتی ہین تمہارے
نسبت کی آگی انکی کیا حقیقت ہی **حضرت** پیرو مرشد نی ابتدا مین حضرت سے
توجہ طلب کی اپنی بحسب عادت بی پروائی فرمائی اس اثنا مین حضرت پیرو مرشد نی
اعلی حضرت شاہ آفاق کو خواب مین دیکھا کہ فرماتی ہین تجکو مین دونگا اوسی روز سی
حضرت کا بہی التفات باطن آپ کی طرف ہو گیا حتی کہ آپ وارث اتم حضرت کی ہین
جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب دام
برکاتہ فرماتی ہین کہ جب حضرت نی مجکو مرید کیا آدمی سی کہا کہ اندر جو کچھہ ہو لی آؤ اسوقت
اور کچھہ موجود نہ تہا کسی قدر چنی رکہی تہی مجکو دی اور فرمایا کہ یہ ہمنی تمکو دنیا دے
کہانی کو پہر ایک پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا کہ یہہ پان عرفان کا ہی الحق
کہ بموجب فرمانی حضرت کی مولوی صاحب موصوف باوجود اہل وعیال متوکل
علی اللہ ہین خدا خود ان کا کفیل ہی **ع** گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ۔ آپ کو حضرت
سی طریقہ نقشبندیہ و قادریہ مین اجازت کاملہ ہی **برادر معظم** جناب
مولوی عبد الکریم صاحب عالم باعمل اور فاضل کامل ہین حضرت کی خدمت مین
چہہ برس سی ہین جسوقت قرآن شریف یا حدیث کا دور ہوتا ہی حاضر رہا کرتی ہین
انکو حضرت کی صحبت بابرکت سی بڑا فیض ہوا ہی اور بہت سی معارف اور زبان
ہندی خود بخود انپر کہل گئی ہی منجملہ انکی نظم ہی جسکا اول شعر یہ ہے **ہ**
من موہن پہلی نام جیون ۔ وہ مہربر وہی سرجن ہار ۔ **حضرت** پیرو مرشد

اول بار سدہ حانہ میں تشریف لائی تہی تو کئی بار اتفاق ہوا کہ اس بالائی کو توجہات خاص سی سرفراز فرمایا چنانچہ ایکبار بعد مراقبہ و توجہ کی آپہی کلمات بشارت بہی فرمائی اور باشارۂ باطن نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا بلکہ آپہی حضرت قبلہ سے بہی اسکا تذکرہ فرمایا اور باقی رسائل میں بہی راقم نی بعض بشارات کا ازروی اظہار نعمت آپکی ایماسی ذکر کیا ہے۔

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم لک الحمد عدد خلقک والصلوة والسلام علی انبیائک وملائکتک و اولیائک خصوصاً علی آل محمد و اصحابہ و احبائہ رضی اللہ عنہم اجمعین **اما بعد** ۔ فوائد منتخب ہیں اُن اوراق سی جو مولانا و اماما حضرت فضل رحمن مدظلہ العالی نے بعد ترجمۂ احادیث کی تحریر فرمائی ہیں اور راقم کو حضرت پیر و مرشد سید احمد میاں صاحب نی عنایت فرمائی نام ان فوائد کا **صلائی عام** **شرک**

شرک اسکو کہتے ہیں کہ سوا خدا تعالے کے کسی کو معبود اور کارساز و عالم الغیب اور نافع و ضار سمجہا یا کسیکو خدا کا فرزند یا رب کہا مگر معجزات پیغمبروں کی اور کرامات اولیا کی بحکم خدا تعالے کے برحق ہیں

اور رسوم کفر و شرک سی شادی اور ختنہ اور تولد اولاد اور جمیع افعال مین دور رہنا فرض ہی اور جو کوئی پرہیز رسوم کفر سی نکری دوزخی ہووی اور عالمون سی جس چیز مین شبہہ ہو دریافت کرلی **ف** حلال کو حرام کہنا اور برا جاننا اور حرام کو حلال اور بہتر سمجہنا کفر ہی **ف** دروغگوئی اور خلاف وعدگی بیعذر اور امانت مین خیانت کرنا حرام ہی انسی پرہیز کرنا واجب ہی **ف** جو کوئی خدا کو واحد لاشریک سمجہی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر برحق جانی اُس سی اگرچہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ سرزد ہووی اوسکو کافر نکہنا چاہئی **ف** ماباپ کی فرمانبرداری موافق شریعت کی کام مین کری اور خلاف شریعت کی کام مین ہرگز ماباپ کا کہا نمانی اور نماز فرض ہرگز قضا نکرے مذہب امام ابیحنیفہ و مالک مین تارک نماز کو زدوکوب اور تعزیر اور قید کیا چاہئی اور مذہب امام شافعی مین قتل کرنا تارک صلوۃ کا ہے اور سنت اور نفل اگر قضا ہوجاوی لعذر سفر یا مرض یا تنگی وقت کی کچہہ گناہ نہین۔ **ف** اندیشہ بد سی اگرچہ کفر یا گناہ کا ہوتا وقتیکہ اوسکو بد جانی اور دفع کری اور زبان سی نہ کہی یا عمل نکری گناہ گار نہین ہوتا واللہ اعلم **ف** چاہئی کہ لوگ زمانہ کو بد نہ کہین کہ مقلب لیل اور نہار کا اللہ تعالیٰ ہی **ف** بحث کرنا مسئلہ قضا و قدر مین ممنوع ہی **ف** بدعت وہ چیز ہی کہ قرآن اور حدیث اور فعل اصحاب اور آل رسول اللہ سی اوسکا کرنا ثابت نہین ہی واللہ اعلم **ف** جو کوئی علم حاصل کری واسطی فخر اور نمود کی یا جاہلون سی نزاع کرنی کو یا واسطی مال

اور جاہ کی خدا ہی تعالی اسکو دوزخ میں داخل کریگا نعوذ باللہ منہا **ف** جو حدیث
شخص ہو کسی عالم سی یا صالح سے کہ یہہ حدیث حضرت کی ہی وہ تو کہی اور بی تحقیق کی
ہرگز نہ کہی کہ دوزخ میں داخل ہوتا ہی اسی طرح تفسیر قرآن کی کرنا بی سند یا قرآن میں سہو
کرنا حرام اور کفر ہی **ف** عالموں سی کہ با عمل ہوں محبت رکھی اور علما سی
بی ادبی کرنا حرام ہی واللہ اعلم **ف** ہر مسلمان کو لازم ہی کہ فرض اور واجب نماز
وغیرہ کی تعلیم کریں اور غفلت نکریں کہ علم دین سی محروم رہنا حرام ہی **ف** ادب
بیت الخلا جانیکا یہ ہی کہ اول بسم اللہ کہی اور پانو بایاں پاخانہ میں رکھی اور جس وقت باہر
آوی پانو داہنا نکالی اور غفرانک کہی کہ سنت ہی **ف** ہر مومن پر سنت ہی
کہ مسواک ہیچ وقت کیا کری ثواب بیشمار پاوی **ف** جس وقت خواب سی کوئی
مسلمان اٹھی ہاتھہ دہو کر برتن میں ڈالی کہ امام احمدؒ کی نزدیک پانی ناپاک ہوجاتا ہے
اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کی مذہب میں اگر ہاتھہ میں نجاست نہو نجس نہیں ہوتا ہی مگر
بن دہوئی برتن میں ہاتھہ نہ ڈالنا چاہئی **ف** وقت وضو کی سبحان اللہ العظیم
وبحمدہ یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا چاہئی کہ سنت ہی حنفی مذہب میں واللہ اعلم **ف**
عورت کو بہتر ہی کہ جب خون حیض کا بالکل موقوف ہو ایک پارہ جامہ خوشبودار کہ مشک
سی معطر ہو اپنی فرج کو اُس سی پاک کری کہ فائدہ بہت ہوتا ہی اور بکہ اور عود کا فرج
میں دہواں دی کہ بہتر ہی **ف** غسل کرتی ہیں اگر ذرا بھی کوئی موضع بدن کا
خشک رہجاویگا پاک نہوگا غسل کری والا غسل کرتی میں کلی کرنا اور ناک میں پانی

ف عورت کو اگر احتلام ہونا اور تمام بدن میں پانی پہونچانا فرض ہی واللہ اعلم
ہووی اور تری پاوی غسل فرض ہی ف مستحب ہی کہ اگر ایکبار صحبت کی ہو اور
پہر چاہی کہ دوبارہ کرون وضو کر لیوی اور نہ کری تو بہی گناہ نہیں اسی طرح اگر وضو کر کی حالت
جنابت میں کہاوی پیوی اور پہی تو سوی کہانا وغیرہ درست ہی جیسا کہ ف بدن
جنب کا پاک ہی اور حیض کی حالت میں بہی حضرت عائشہ رضہ کا پس خوردہ پانی آنحضرت صلعم
نوش کرتی تہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ برابر تہی ف مسح موزوں کا درست
ہی جبکہ اگر موزہ پہنا ہو وضو کرکی اور پہر دوسری وقت وضو کری تو اوپر موزوں کی بجائی تر
ہاتھ کی مسح کری مقیم کو ایک دن تک اور مسافر کو تین دن تک مسح کرنا بدلے غسل قدموں
کی درست ہی اور انکے دس مسئلی حرمین تہی واللہ اعلم ف جس عورت کو حیض
ہویا نفاس ہو تو بغیر کہ بعد غسل نکری مسجد میں جانا حرام ہی اور اسی طرح جس مرد
کی حاجت کی یا احتلام ہووی اور اسکو یا عورت جس کو کی گئی ہو غسل ان سب کو مسجد میں داخل
ہونا حرام ہی واللہ اعلم ف تصویر گہر میں رکہنا حرام ہی اور بغیر غسل رہنا بہی
حرام ہی اور کتا بہی گہر میں نہ رکہنا چاہئی مگر ضرورت ہو تو درست ہی واللہ اعلم ف
جب لڑکا دس برس کا ہو تو اسکو پاس کسی عورت کی سونا درست نہیں مگر اوس کی
بیوی ہو یا محرم ف اذان کی وقت اور صبح ہونے کی وقت دعا قبول
ہوتی ہی پہر مسلمان کو لازم ہی کہ اذان پڑہنا آپ بہی اور جو موذن کہی آپ بہی وہی
کہی اور درود پڑہی اور دعا مانگی واللہ اعلم ف مسجد میں وقت داخل ہونے کی

سیدہا قدم رکہی اور بسم اللہ کہی اور درود پڑہی اور دعا مانگی کہ سنت ہی اور وقت نکلنے کی
اولٹا قدم باہر رکہی اور اللہم انی اسئالک من فضلک کہی اور جو کوئی مسجد میں بی ادبی کرسے
یعنی مسجد میں کہانا کہاوی یانی طہارت مسجد میں داخل ہو یا مسجد میں سری بانیں کری یا
ناچ رنگ اور ڈہول بجاوی مسجد کی اندر یا معاذ اللہ مسجد میں لسہ کی چیز پیوی یا مسجد
میں تہوکی یا اور حرام چیزیں مسجد میں کری خدا تعالی کا غضب اُس پر دو دیر ہوتا ہی
اور حاکم پر لازم ہی کہ ایسی بی ادبوں کو ذلیل اور رسوا کری اور قید رکہی اگر توبہ کریں
قید سی خلاص کری واللہ اعلم **ف** قبر پر سجدہ کرنا حرام ہی ہرگز نکیا چاہئی
واللہ اعلم **ف** نماز پڑہتی وقت آگی سی نمازی کی گزرنا حرام ہی اور اگر
نمازی نی ایک گز برابر لکڑی آگی اپنی کہڑی کی ہو تو لکڑی سی ادس طرف گزرنا گناہ
نہیں اور بعض علما کی نزدیک اگر خط مثل ہلال کی کری تو بہی گزرنا درست ہی واللہ اعلم
ف اکثر علما کا اتفاق ہی کہ اگر کوئی چیز نماز کی آگی گزری نماز نہیں جاتی
ہی اور جو حدیث میں ذکر خرا اور خنزیر اور یہودی اور مجوسی کا اور عورت کا آیا ہی محمول
ہی اوپر مبالغہ کی کہ نی ستری نماز نہ ادا کیا چاہئی واللہ اعلم **ف** رکوع میں تین بار
سبحان ربی العظیم بآرام کہنا اور اسی طرح سجود میں سبحان ربی الاعلی کہنا سنت ہی اگر
جلدی کری نماز مکروہ ہوتی ہی واللہ اعلم **ف** دریا اور تالاب کی کناری
کہ جگہہ ورود کی ہی یا راہ میں یا درخت سایہ دار کی نیچی جا ی ضرور پہرنی سی لعنت ہوتی
ہی واللہ اعلم **ف** جانوروں کی سوراخوں میں پیشاب کرنا منع فرمایا کہ

جانور نکلکر کاٹ نہ کہا دی یا کچہہ اور سبب ہو واللہ اعلم **ف** جو پانی کہ وہ دردہ ہو اور پہلی سی پاک اگر اوسمین نجاست پڑ جاوی کہ رنگ یا مزہ یا بو نجاست کی اوس مین پائی جاوی پانی طاہر اور مطہر ہی وضو کرنا اور غسل اوس مین درست ہی لیکن اوسمین پیشاب کرنا منع فرمایا آدمیت سی باہر ہی کہ جس سی طہارت حاصل کری اوسمین پیشاب کری اور نزدیک بعض علما کی پانی کوون کا بہی پاک ہی اگر وہ چشمہ دار ہون جب تک رنگ اور مزہ اور بو اونکی نہ بدلی ہو اس مسئلہ مین عام لوگون کو آسانی ہی اور اگر رنگ یا مزہ یا بو بدلی تو تمام پانی نکالی یا دو سو ڈول نکالی کہ پانی پاک ہووی واللہ اعلم

ف جسوقت نام آنحضرت کا سُنی کوئی مومن اوسپر واجب اور لازم ہی کہ صلی اللہ علیہ وسلم کہی اور اگر بار بار سُنی تو بار بار کہنا صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہی واللہ اعلم

ف لازم ہی ہر مومن کو کہ ہر روز ہزار یا دو ہزار یا اسّی کم غرض کہ جس قدر ہو سکی درود کا وظیفہ کری کہ حشر کو شفاعت آنحضرت صلعم کی حاصل ہو

ف اللہم اجرنی من النار سات بار بعد صبح اور مغرب کی کہا کری ثواب بیشمار پاوے گا واللہ اعلم

ف نماز مین کسی طرف دیکہنا یا تشبیک اصابع کی یعنی داخل کرنا ایک انگشت بیچ ایک کی ممنوع ہی اور خلاف سنت کی کوئی حرکت کرنا موجب ناخوشی خداتعالےٰ کا ہی واللہ اعلم

ف جماعت کی نماز کا بڑا ثواب ہی اور تنہا قصداً اور بیعذر پڑہنا حرام ہی واللہ اعلم

ف امام کو مقابل وسط صف کی کہڑا کرو اور مقتدی برابر ملکر کہڑی ہووین واللہ اعلم

ف امام کو چاہئی کہ نماز کی

ارکان میں بہت دیر لگادی خلاف سنت کی کہ لوگ تنگ ہوں اور نماز کو متوسط وقت
یا اول وقت میں ادا کرنا بہتر ہی اور اگر کوئی شخص بی مرضی اوس کی مزدوری کسی سی کام
لیوی حرام ہی یا کسی مسلمان کا لڑکا یا لڑکی مول لی کر اوسکو غلام اور کنیز بنا کسی طرح
درست نہیں اور اون کی بیع باطل ہی اسی طرح جو کافر مسلمانوں کی عمل میں لونڈیاں
رکھتی ہیں اونکی بھی بیع درست نہیں اگر کوئی ناجائز انہیں خرید کر کی اونکو بندہ بناوے
عصب الٰہی میں گرفتار ہووی واللہ اعلم **ف** بھوک بہت لگی ہو تو کھانا کھا کر
نماز پڑہی اگرچہ جماعت قضا ہوجاوی اور حاجت پاخانہ وغیرہ سی فراغت کر کی جماعت
پڑہی اور اگر دیکھی کہ وقت جاتا ہی ادا کر لی کہ قضا سی بہتر ہی واللہ اعلم **ف** جب
سفر سی کوئی مسلمان آوی سنت ہی کہ مسجد میں جاکر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کری اور اگر
مقدور ہو ایک بکرا یا ستر یا گاؤ خدا کی نام ذبح کری اور مسلمانوں کو کہلادی کہ مستحب ہی
واللہ اعلم **ف** وضو اور غسل ایسی جگہہ کیا چاہئی کہ پاک ہو تاکہ قطرات وہاں کی
اگر اوڑ کی پڑیں تو ناپاک نہووی یہ شخص اسی طرح آبدست ایسی جگہہ کیا چاہئی کہ پاک ہو
واللہ اعلم **ف** اگر رکوع امام کی ساتھ پایا رکعت پوری ہوئی اور اگر سجدہ
میں یا التحیات میں پایا رکعت پوری نہیں ہوئی لیکن ثواب حاصل ہوا پس بعد سلام
امام کی باقی نماز ادا کری واللہ اعلم **ف** بعد دو سنت فجر کی اندک لیٹ رہنا
بعض علما کی نزدیک مستحب اور بہتر ہی واللہ اعلم **ف** جو حافظ کامل ہو
اوسکی تعظیم واجب ہی واللہ اعلم **ف** محصول زمینداروں سی ادسقدر لیوی

کہ جس قدر زمین میں پیدا ہوا اور وہ آباد رہین اور اگر برف باری ہو یا خشک سالی ہو
اور کہیتون مین پیدا نہو ہرگز ہرگز کچہہ نہ لیوی کہ محصول دیہات کا حق شرعی ہی حکم
شرع سی محصول معاف ہی وقت خشک سالی اور برف باری کی پس اگر کوئی حاکم ایسی
حالت مین رعیت پر ستم کرہی یا زیادہ طاقت سی محصول لیوی ملعون ہووی اور حشر کو
رو سیاہ اور امام عادل وہ ہی کہ جسکا معاملہ فیصل کری اوسی چہارم یا دستک یا رسوم
سرکاری نہ لیوی کہ یہ رسوم حرام ہین اور فاعل اونکا ظالم **ف** چہپا کر دینا
بہت ثواب رکہتا ہی واللہ اعلم **ف** امام سی پہلی کوئی رکن نماز کا کرنا مقتدی
کو حرام ہی واللہ اعلم **ف** وقت غروب آفتاب سی طلوع فجر تک رحمت الہی
شب برات کو نزول ہوتی ہی اور دعا دعا مانگنی والون کی قبول ہوتی ہی **ف**
شب برات کو چراغ قبرون پر روشن کرنا یا آتشبازی چہوڑانا بدعت ہی ہنود سی مسلمانون
نی سیکہا ہی کہ ہنود دوالی کو چراغ جلاتی ہین اور بدعات کرتی ہین اسی طرح مسلمان
بہی کرتی ہین نعوذ باللہ منہا **ف** ہر مسلمان پر سنت ہی کہ ہر روز بقدر
مقدور کی اللہ کی راہ مین کہانا یا اور چیز دیا کری اور اگر محتاج ہو ہر روز سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان سی سو بار بحضور قلب کہا کری کہ بجای صدقہ
کی ہر اعضا کی طرف سی ہو دی اور ثواب بیشمار پاوی اور لوگون سی اچہی کام کا حکم
کیا کری اور بد کامون سی منع کیا کری کہ ثواب بیحد پاوی اور اگر یہ نہو سکی تو دو رکعت
نماز دو گہڑی دن چڑہی سی زوال کی ادہر تک بحضور دل ہر روز ادا کیا کری کہ ثواب

صدقہ کا حاصل ہو اور یہی فضیلت نماز چاشت کی بہت ہی واللہ اعلم **ف** جس وقت خطبہ جمعہ کا شروع ہو سب نمازی باادب امام کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنیں اور خطبہ کی حالت میں کلام وغیرہ یعنی حرکت بیجا ممنوع ہی اور جو لوگ خطبہ کی وقت کلام یا اشارہ کریں نماز انکی غیر مقبول ہوتی ہی اور پہلی صف میں داخل ہونا بہت بہتر ہی اگر جگہہ باقی ہو اور اگر نہیں تو جس مقام میں جگہہ پاوی بیٹھہ جاوی **ف** بیمار ہو یا عورت ہو یا مسافر ہو یا غلام ہو یا لڑکا ہو اپر نماز جمعہ کی فرض نہیں اگر یہ پڑہیں تو ثواب ہی **ف** جمعہ کی واسطے اگر مقدور ہو تو کپڑے بہتر پہنیں اور خوشبو لگا نا کری کر سنت ہی واللہ اعلم **ف** پیغمبر علیہ السلام عید فطر کو پہلے تین یا پانچ خرمے کہا کر نماز کو جاتی تہی اور عید اضحی کو سنت ہی کہ کچہہ نہ کہاوی جب تک نماز نہ ہو چکی واللہ اعلم **ف** علما کی نزدیک اگر کوئی کسی میت کی طرف سی قربانی کری تو درست ہی واللہ اعلم **ف** مسلمانوں کا مکرا یا اوپر کا ماسیح سدو کا یا دریا کا کہ جسکو ذبح واسطے تعظیم غیر اللہ تعالی کی کرتی ہیں حرام ہی نعوذ باللہ **ف** جو کوئی کسی آدمی کو یا جانور کو نامدہ کی تیر اندازی وغیرہ کری اوسپر حدیث میں لعنت آئی ہی اور اسی طرح مارا ہوا نہیں یا داغا ہوا اوس جانور کی حرام ہی **ف** اگر کوئی مشرک یعنی بت پرست اگرچہ بسم اللہ اللہ اکبر کر کی ذبح کری جب بہی حرام ہی اوس جانور کا گوشت اور بسم اللہ اللہ اکبر وقت ذبح کی فرض ہی اگر قصداً نہ کہی تو حرام ہی اور ذبیحہ عورت مسلمان اور لڑکی

مسلمان کا درست ہی بشرطیکہ چار ون رگین بسم اللہ اللہ اکبر کہکی قطع کرین واللہ اعلم

ف جادو کرنا یا اور کسی سی کروانا حرام ہی اور کفر ہی اور جادو اوس کو

کہتی ہین کہ شیطانون یا جنون کی نام لینا اور اُنسی پناہ مانگنا یا شیطان اور بہوت کی

نام زرو غن آگ مین جلوانا یا بکرا اور جانور اونکی نام پر ذبح کرنا یا دینا ان افعال سی آدمی

کافر ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا واللہ اعلم **ف** اعتماد کرنا علم نجوم کا اور شگون بد لینا

اور سعد ونحس کا اعتبار کرنا رسوم کفر سی ہی **ف** زر وسیم مین زکوۃ واجب ہی

اور زکوۃ ندیوی تو سارا مال ہلاک ہوتا ہی پس ہر مسلمان آزاد پر فرض ہی زکوۃ دینا

دو سو روپیہ مین پانچ روپیہ اسی طرح مال سوداگری مین اور زیور مین بہی فرض ہی اس

حساب سی سال بسال زکوۃ دینا اسکی تفصیل فقہ مین ہی **ف** نذر کرنا سوائے

خدائتعالی کی کسی کی درست نہین مگر کسی بزرگ کا فاتحہ کرنا یعنی کوئی چیز اون کی

طرف سی خدائتعالی کی راہ مین دینا کہ اس کا ثواب اونکو ہو تو بیشک درست ہی

واللہ اعلم **ف** کافر ونپر بہی ظلم کرنا حرام ہی واللہ اعلم **ف** ظلم کرنا

غلام لونڈی پر ہرگز درست نہین اور اگر قصور کرین معاف کری اور اگر موافق قصور

کی ادب دیوی تو درست ہی لیکن کہانی پہننی کی خبر لینا فرض ہی واللہ اعلم **ف**

سجدہ کرنا کسی کو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین درست نہین اگر کوئی کسی کی قبر کا

سجدہ کری تو وہ گنہگار ہوتا ہی اور کسی کی فعل کا اعتبار نہین جو مخالف شریعت آنحضرت صلعم

کی ہو اگرچہ وہ شخص صاحب کرامات ہو یا عالم ہو جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے

وہی حق ہی اور باقی ناحق واللہ اعلم بالصواب **ف** جسکی سفارش کری اُس سے کچھ لیوی جو سفارش کا لینا ممنوع ہی واللہ اعلم **ف** رشوت کہتی ہیں اُس مال کو کہ حق کو ناحق کر دی حاکم یا قاضی مال لیکر اور اگر حاکم یا قاضی حق کو حق کرکے مال لیوی جب بھی درست نہیں ہی اور حرام ہی واللہ اعلم **ف** بادشاہ عادل جو موافق شرع محمدی کی عمل کری وہ داخل بہشت ہو **ف** کسی کی بات کسی سی لگانا کہ اُس بات کی سبب سی فساد ہو حرام ہی اور ایسی شخص کو نمام یعنی چغل بھی کہتی ہیں واللہ اعلم **ف** دروغ کہنی سی بدبو آتی ہی کہ فرشتوں کو ایذا ہوتی ہی اس سبب سی دور بھاگتی ہیں دروغ کہنا واسطی صلح اور فساد دفع کرنی کی درست ہی اور باقی حرام واللہ اعلم **ف** جن شخصوں کا طریقہ ہی کہ جسکی پاس جاویں اُنہیں کی مزاج کی موافق باتیں کریں خواہ وہ باتیں ناحق ہوں پھر دوسری کی پاس جاویں اسی طرح موافق دیکھی کہیں ایسی لوگ بد ہیں اور عذاب میں گرفتار ہونگی واللہ اعلم **ف** تعریف نیک لوگوں کی کرنا چاہئی اور بدکار کہ شرابی اور چور اور زناکار اور ظالم ہوں اونکی مدح حرام ہی **ف** جو شخص قوم کی طرفداری کری ناحق کام میں وہ شخص دین محمدی سی خارج ہی پس چاہئی کہ اپنی قوم کو دوست رکھی اور اونکی طرف داری حق کاموں میں کری اور ناحق بات میں اونسی بچی اگر نصیحت نمانیں واللہ اعلم **ف** آدمی کو لازم ہی کہ جس مکان میں خطرہ ہو کہ رات کو پانوں کو گر پڑیگا یا دب جاویگا یا اور طرح ہلاکت کا گمان جو

تو ہرگز نہی کہ گنہگار ہو ویگا آدمی کو جان کی حفاظت واجب ہی واللہ اعلم **ف**
غدر سی بیچ حلقہ کی بیٹھنا حرام ہی اور اسی طرح سی کسی کی طرف پشت دیکر بیٹھنا ممنوع
ہی مگر بضرورت اور اسی طرح کسی کی طرف قدم کرنا بہی مکروہ ہی واللہ اعلم **ف**
عیب پوشی بہت بہتر ہی واللہ اعلم **ف** دادرسی مظلوم کی حاکمونپر فرض ہی
اور سعی اور سفارش کرنیوالیکو کہ واسطی خدائتعالی کی کسی کی سفارش کرے بڑا ثواب
اور اجر ہوتا ہی **ف** ہمسایہ اگر مفلس ہو بقدر مقدور کی خبر لینا واجب ہی
ف اگر کوئی طفل دو سال کی اندر کسی عورت کا شیر نوش کرے اگرچہ ایک
گہونٹ ہو تو وہ عورت اُس طفل کی ما ہو جاتی ہی اور اولاد اوسکی بہائی بہن مثل سگی
بہائی بہن کی ہو جاتی ہین اور اصول یعنی ما باپ دادا دادی اور خالہ پہوپہی اوس
عورت کی اس طفل پر حرام ہوتی ہین واللہ اعلم **ف** بی بلائی دعوت کہانی
کو جانا حرام ہی اور بی اجازت کسو کی چیز مثل تناکو یا پان وغیرہ کی لینا حرام ہی اکثر
یہ عادت نالائق مردون اور عورتون کی ہوتی ہی نعوذ باللہ منہا پس بی خوشی دل کی
کسوسی کچہہ لینا ہرگز درست نہین واللہ اعلم بالصواب **ف** دعوت قبول کرنا
نکاح کی کہانی کی واجب ہی بشرطیکہ اوسمین حرام کا کہانا نہو یعنی پیسہ ظلم کا اور سود کا
اور پیسہ حرام کا مثل تصویر بنانی کی یا نجوم بتلانی کی اوس طعام مین نہ لگا ہو اور
دعوت سوای شادی کی بہی قبول کرنا ضرور ہی واللہ اعلم **ف** جو طعام نام
کی واسطی ہوتا ہی اسمین کراہت ہی **ف** مرد کو حال لوسہ اور مساس عورت

کانا عورت کو حال بوسہ اور مساس مرد کا کہنا کسی سے درست نہیں کہ قیامت کو بسبب
اس بیحیائی کی کہ حال جماع کا ظاہر کیا بہت عذاب پاویگی واللہ اعلم **ف**
جب مسلمانوں میں فساد ہووے صلح کرانا بڑا ثواب ہے اور مسلمانوں میں فساد کرانا بڑا
عذاب کہ فسادی دوزخی ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** بیچ اور شرابوں کی اور مردار
کی اور قیمت اوسکی کہنا حرام ہے اور بیچ بلی اور سگ کی حنفی مذہب میں حرام نہیں ہے
مگر بیچ عقور کی منع ہے اور اجرت زنا کی حرام ہے اور سود خور وغیرہ پر اور میلا گوندا بیوالی
وغیرہ پر اور مصور پر لعنت ہوتی ہے اور جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اوسمیں فرشتہ رحمت
کا نہیں آتا ہے اور اسی طرح حرام ہے بیچ شراب کی لیکن نشہ کی چیز کی سوداگری حرام
ہے اور اسی طرح جو جانور بے ذبح کئی مر جاوے یا کوئی بت پرست ذبح کرے اوس کی
قیمت لینا بھی حرام ہے اور اسی طرح سوداگری خوک اور بتوں کی حرام ہے نعوذ باللہ
منہا اور چربی جانور مردار کی ناپاک ہے اور قیمت اوسکی لینا نا درست اور اسیطرح
کسب اور پیشہ گانی بجانی کا حرام ہے اور اجرت کتابت کلام اللہ کی لینا درست ہے
ف ایک درم بیاز کہنا جانکر چھتیس زنا سے سخت ہے گناہ میں نعوذ باللہ
زنا کہتے ہیں زیادہ لینے کو ایک جنس کی بیچ میں مثلاً سونا اگر سونے سے بیچ یا تبادلہ کرے
تو برابر لیوے اور برابر دیوے اُسی وقت ورا دیر کرنا حرام ہے اسی طرح چاندی چاندی
سے اگرچہ ایک سونا جید ہو اور دوسرا کھوٹا اسی طرح سے چاندی میں ہے زیادہ
لینا یا دینا حرام ہے مثلاً ایک روپیہ لکھنو کا ہو دوسرا گوالیار کا اور وزن میں دونوں

برابر ہون بٹہ لینا اُسمین حرام ہی اور لینی والا ملعون ہوتا ہی اسی طرح گندم بگندم اور
اسی طرح جو بجو یعنی اگر ایک طرح کی گیہون بری ہون اور دوسری بہتر ہون برابر لیوی
اور برابر دیوی اسی طرح خرما بخرما برابر لینا دست بدست چاہیئی اور اسی طرح نمک
مین بہی قیاس کیا چاہیئی اور اگر سونی سی چاندی یا گندم سی جو لیوی تو زیادہ لینا
درست ہی بشرطیکہ ایک ہاتہہ سی لیوی اور دوسری سی دیوی مگر قرض لینا گندم
کا یا روپیہ کا درست ہی جب میسر ہو تب ادا کری لیکن اگر قرضدار اپنی خوشی سی بعد
ادای قرض کی ایک روپیہ کی بدلی دو روپیہ دی تو درست ہی بیشک کہ حضرت
نی بعد ادا قرض کی زیادہ قرض سی دیا ہی واللہ اعلم **ف** جو کوئی جسکی اولاد
مین ہو وی اوسکی قوم کا نام لیوی اگر اپنی باپ کو چہوڑ کر غیر کو باپ اپنا کہی بہشت
اوسپر حرام ہی نعوذ باللہ **ف** حدیث مین آیا ہی جو عورت مرد سی طلاق مانگی
بی ضرورت اوسپر بہشت کی بو حرام ہی واللہ اعلم اور عورت کو ماہن کہنا حرام ہی
اسی طرح جس سی کہ نکاح حرام ہو مثلاً عورت اپنی کو ساس یا بیٹی وغیرہ نکہی نعوذ باللہ
منہا **ف** عورت کو نامحرم مرد کی پاس تنہائی مین خلوت کرنا حرام ہی کہ
شبہہ ہوتا ہی کہ زنا نہو جاوی اسی طرح مرد کو لڑکی کی پاس بیٹہنا حرام ہی کہ شاید
اغلام نہو جاوی نعوذ باللہ منہا **ف** کسی حال مین ناف کی نیچی سی زانو تک کہولنا
اور ظاہر کرنا درست نہین مگر عورت یا کنیز اپنی سی حجاب کرنا ضرور نہین اور حالت
غسل مین برہنہ ہونا درست ہی بشرطیکہ کوئی آدمی غسل کرنیوالے کا ستر نہ دیکہی واللہ اعلم

بالصواب **ف** نکاح کرنا سنت ہی اور اگر شہوت بہت ہو تو واجب
ہی اور نکاح یوں کیا جاہئی کہ عورت کہی روبرو دو گواہ مسلمان کی یا عورت کا وکیل
کہی بسم اللہ الحمد للہ فلان عورت کو تیری نکاح میں منی دیا بعوض مہر دہ درم کی بار بانچ
اس سی بہر مرد کہی کہ بسم اللہ الحمد للہ قبول کیا اور نکاح میں لیا میں فلان عورت کو بعوض
اسی مہر کی نکاح ہو گیا اور تین بار ایجاب قبول کرنا بہتر ہی واللہ اعلم **ف**
شکر گزاری احسان کرنیوالی کی ساتھہ واجب ہی اور اگر ہو سکی تو اوسکا بدلا کری
والا اوسکی حق میں دعا کری **ف** اجرت دینی میں درنگ کرنا بڑا حرام
ہی واللہ اعلم **ف** جو چیز بیچ کری اوسکا عیب ظاہر کر دی اگر مشتری کی
خوشی ہو تو لیوی والا پہیر دیوی اور دغا کرنا اسلام میں ہرگز درست نہیں کہ دغا باز
ملعون ہوتا ہی واللہ اعلم **ف** دیکر کوئی چیز پہیری کہ منع ہی مگر اگر بخاطر
دی ہو تو پہیر لی کہ جائز ہی واللہ اعلم **ف** بیع کرنا نہ پایا میوہ وغیرہ کا جب
تک قابل کہانی کی نہو دیں ممنوع ہی اسی طرح جو چیز اپنی پاس نہو اوسکی بیع کرنا
منع ہی **ف** مزدوری پر کوڈالی کی اوپر بادہ کی مکروہ ہی مگر اگر لی شرط کچہہ
دیوی تو لیتا درست ہی اور منع کیا اس سی کہ ایک شخص کا پانی ہو اور زمین اور
دوسرا کہیت کری اور تہائی یا چوتہائی زمین والی کو دی واللہ اعلم **ف**
جو چیز کسی کی پڑی پاوی مالک کو تلاش کر کی حوالہ کری اور اگر مالک نہ ملی تو محتاج
مسلمان کو دی اور تفصیل اسکی فقہ میں ہی واللہ اعلم **ف** عورت کو خلوت

کرنا اس مرد سی کہ اوسکی سات نکاح درست ہو حرام ہی اور اگر باپ اور بہائی اور
چچا اور ماموں وغیرہ محارم کو خیالات بد آوین اونکو بہی بچنا چاہیی اور عورت کو
بی محرم سفر کرنا منع ہی واسطی خوف فتنہ کی اسواسطی کہ غیر مرد کو ہاتہ لگانا غیر عورت
کو درست نہیں اور راہ مین حاجت ہاتہہ لگانی کی ہوتی ہی واللہ اعلم **ف**
بندگی اور مجرا کرنا کہ رائج ہی محض بدعت ہی ترک کرنا چاہیی **ف** برتن
چاندی سونی کا استعمال حرام ہی اگرچہ سرمہ دانی ہو وی واللہ اعلم **ف**
چہوٹون پر رحم کرنا واجب ہی اور ماباپ او ر بڑی بہائی اور جو آپ سی بڑا ہو
بشرطیکہ مسلمان ہو اوسکی تعظیم اور آداب واجب ہی خصوصا حاکمون کی اور
عالمون اور حافظون کے کہ نیک کار اور باعمل ہون **ف** دوستی کرنا
اچہی لوگون سی فرض ہی اور اونکی دیکہنی کو جانا بڑا اجر ہی اور بدون سی بغض
رکہنا فرض ہی اور اونسی دور رہنا ضرور مگر بہ ناچاری واللہ اعلم

اللهم انی اسئلك ان تغفر لی خطیئتی یوم الدین واملاء
صدری من محبتك ومحبة من تحبهم فی كل حین واحشرنی
فی زمرة اولیائك المحبوبین آمین اللهم صل علی سیدنا محمد
واخوته من النبیین وعلی جمیع المومنین الی یوم الدین آمین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلاۃ والسلام علی احمد المجتبیٰ رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ **اما بعد** واضح ہو کہ یہ **ذکر خیر** مشتمل ہے نقل اجازت نامہ و شجرۂ منظوم نقشبندیہ و شجرۂ خاندان قادریہ ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم نقل اجازت نامہ اعلیحضرت شاہ آفاق رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت مولانا صاحب مدظلہ الاعلیٰ مع مہر



محب الفقیر المخلص الفضلا مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند

بعد دعوات مرضیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند بحمد اللہ بفضل پروردگار خیریت و صحت و عافیت آں محب الفقیر ایدام مطلوب دیرینہ کہ از حالات خیریت آیات آں محب الفقیر اطلاع مدار دارس باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست آیندگان ایں سمت از ساعات خیریت آیات دل را خورم میکردہ باشند شمارا اجازتست کہ ہر کہ در طریقہ علیہ نقشبندیہ و قادریہ داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجہ یاراں باشند و محب علی را توجہ میدادہ باشند و ہمیشہ توسان حالات باشند زیادہ نور چشمان دراز عمر و حیات خوانند و جمیع یاراں و مخلصان فقیر و یاراں خود را دعا رسانند از میاں عزیز احمد دعا محمد و عبد الاحد از جمیع صوفیان خانقاہ سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند از اندروں دعوات خوانند —

شجرهٔ پیران نقشبندیه رضی الله عنهم

خداوندا بحق سرور ما	محمد مصطفی پیغمبر ما	بحق حضرت صدیق اکبر
وفا پروردهٔ ضمن پیمبر	بحق بحر علم و کان احسان	چراغ محفل اصحاب سلمان
بحق قاسم انوار صدیق	حقیقت محرم اسرار صدیق	بحق وارث صدیق و حیدر
خطابش صادق و نامست جعفر	بحق بایزید آن غوث بسطام	ز انوارش منور روم تا شوم
بحق بوالحسن آن قطب عالم	سمی مرتضی شیخ مکرم	بحق بوعلی پیر طریقت
بهار فقر و عرفان و حقیقت	بحق شیخ ابو یعقوب یوسف	جمال افزای ارباب تصوف
بحق خواجه عبد الخالق ما	کلید گنج حکمت کان معنی	بحق خواجه کو عارف آمد
ز سر کنت کنز او واقف آمد	بحق خواجهٔ محمود نامی	ولایت منصبی والا مقامی
بحق کاشف انوار عرفان	علی رامتنی خواجه عزیزان	بحق خواجهٔ بابا محمد
مشیخت پایهٔ ارشاد مسند	بحق آنکه نام او امیر است	مکمل عارف و کامل فقیر است
بحق خواجهٔ حق آشنائی	بهاء الدین طریقت پیشوائی	بحق قطب ارشاد زمانه
علاء الدین حقیقت آشیانه	بحق آنکه یعقوب است نامش	فروغ دیدهٔ عرفان مقامش
بحق ناصر الدین خواجه احرار	عبید الله نور چشم اخیار	بحق آنکه زاهد نام دارد
شراب معرفت در جام دارد	بحق شاه معنی خواجه درویش	بحق پیوسته وارسته از خویش
بحق خواجگی کو حق نشان بود	بعالم یادگار خواجگان بود	بحق خواجه عبد الباقی ما

نگاہ حق نمایش ساقی ما	بحق حضرت شیخ محمد د	سمی مصطفی عالی محامد
بحق خواجہ مجدالدین معصوم	کہ شہرت یافتہ از شہر یار دم	بحق مقصد آں محمد اللہ
ابوالقاسم علیہ رحمۃ اللہ	بحق آں روی مقرد ارشاد	رسر آں قبلہ اقطاب و افراد
بحق مشرق صبح ولایت	صار اللہ سرنا ہدایت	بحق خواجہ ما شاہ آفاق
بعقر اندر علم در معرفت طاق	بحق وصل رحمن قبلہ جاں	کہ نامش سیف الدین نور ایماں
بحق سرو مرشد احمد پاک	کہ آمد وارث سلطان لولاک	بامدادش خود آزاد گرداں
گرفتار خودم کن شاد گرداں	شہود خویش کن یارا کرامت	بحال ما فگن چشم عنایت

الٰہی ظل او ممدود تر باد	شاہ او جہاں راست تر باد	

شجرہ خاندان قادریہ

الٰہی بحرمت حضرت سرور عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ السلام الٰہی بحرمت حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد اللہ محض رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید داؤد مورث رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ مورث رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید ابو صالح رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت

سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد الرزاق رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
عبد الوہاب رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت
حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین صحرائی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمن رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف
رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمن ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
فضیل رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت
شاہ سکندر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی محبوب صمدانی حضرت شیخ احمد مجدد
الف ثانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ایشان عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم
خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت قطب الاقطاب مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمن مدظلہ الاعلیٰ
الٰہی بحرمت محبوب الٰہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناقب مولانا و مرشدنا حضرت
سید احمد میاں صاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اما بعد** یہ رسالہ راقم کا
موسوم بہ **جلوۂ وحدت** متضمن اکثر اسرار سلوک وتصوف ہے **تتمہ**
قطب الاقطاب عبارت ہے اس فرد کامل سے جو منصب قطب مدار و قطب ارشاد
کا جامع ہو اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ ہے کہ ان اللہ یبعث فی
ھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا امر دینہا تو آثار وانوار اس منصب
کے ہماری حضرت سے واضح ولائح ہیں کما لا یخفی علی اہل النظر **تتمہ**
میاں کرم علی صاحب مرید خاص نے حضرت مہر علی شاہ صاحب کے ایک
مصرع پر مخمس کہا تھا ایک بند اوسکا تحریر ہوتا ہے **بند** رہ رہ
ریاضت میں رہے اور آہ کا نعرہ کرے ؛ ضربوں سے ذکر وشغل کے دل اور
جگر پارہ کرے ؛ لے عشق کچھ حاصل ہو ہرچند سر مارا کرے ؛ تو عاشق جمال یار کا
ہر لحظہ نظارہ کرے ؛ یہ سب تعبر جگاہ ہے ناظر وہے اللہ ہے ؛ **تتمہ**
مقامات عشرہ کا سلوک تفصیل حضرات صوفیہ نے کیا ہے اور بزرگان نقشبندیہ نے
اجمالا اپنے سلوک میں تحریر فرمایا **تتمہ** قرب طہارت اہلبیت کو حاصل
ہوا ہے چنانچہ آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے **تتمہ** لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن
یسعنی قلب عبدی المؤمن یہ بندول نے کیف ہے جو بزرگوں نے فرمایا ہے **تتمہ**
نسبت کو اس سے مفہوم کرو کہ ما فاق ابوبکر بکثرۃ الصلوۃ والصیام ولکن لشئ وقر
فی قلبہ **تتمہ** خدا کا حاضر وناظر جاننا موصل مقام احسان ہے کہ

الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک ﷺ نسبت
علمی وجہلی دو نو طرح پر ہے سلطانجی رضہ نے فرمایا بعض اولیاء اللہ کو اپنے
ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو علم نہین ہوتا فافہم ﷺ دربار مین بہی
حضوری آنحضرت صلعم کی ہوتی ہے ﷺ اس قدر زمین روضہ مبارک
کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلعم کا ہے علمانے اوسکو عرش سے بہی افضل فرمایا
ہے ﷺ فیض افعال عرش سے آتا ہے کیونکہ مجرے تمام احکام کا عرش
عظیم ہے اور افعال کی اصول اسما و صفات اور شیون اور ذات آلہی ہو ﷺ
ایک حدیث مین تمسک قرآن واہل بیت کو فرمایا اور دوسرے مین قرآن اور
سنت کو فرمایا ہے تو اہل بیت آنحضرت صلعم کی سب طریقہ سنت پر تہے ۵

عبارا تنا شتی وحسنک واحد ؎ وکل الی ذاک الجمال یشیر ؎ ﷺ
آنحضرت صلعم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہونگے مگر
نسب میرا اور سبب میرا تو سبب مین اور امت بہی آگئی ﷺ حجاب

ظلمانی و نورانی کا بیان اس حدیث مین ہے کہ ان للہ سبعین الف حجاب
من نور وظلمۃ لو کشفت لاحرق سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ ﷺ

ایمان کامل صدیقین کا ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک

ہم الصدیقون اور شہدا مستغرق انوار ہین کہ والشہداء عند ربہم لہم
اجرہم ونورہم ﷺ اذکار واشغال ومراقبات کو راہ مقربین

اور کثرت صلوٰۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگوں نے فرمایا ہے تتمہ
حضرت صاحب نے ایک عریضہ پر راقم کے یوں تحریر فرمایا اللہ تعالی

بیمار اسپ کامل تحسند آمین تتمہ منجملہ بشارات فرمودہ حضرت
پیر و مرشد کی راقم کو بشارت ہے علم سینہ کی تتمہ بزرگان
نقشبندیہ مراقبہ میں استظہار فیض کو چاہتی ہیں تو مرض میں استظہار
فیض صحت کا اور عسرت میں استظہار فیض کشائش کا وعلی ہذا
القیاس یہ بھی داخل مراقبہ ہی تتمہ ایک صاحب نے
نقل کیا کہ حضرت صاحب نے اون کو مراقبہ اللہ معکم اینما کنتم
تعلیم فرمایا تتمہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بیمار
کو اعلیحضرت شاہ آفاق رح کی خدمت میں لائے آپ نے اوس کا
مرض ایک بکرے پر جو اوس وقت وہاں موجود تھا ڈال دیا وہ بکرا
گر کر مر گیا اور بیمار کو فوراً صحت ہو گئی علو نسبت میں آپ سے ایسا صادر ہوا
تتمہ اصل تعلیم ذکر اور اتباع سلف ہے اور تفصیل اوس کے
مناسب ہر استعداد و وقت و حال کے جداہی موافق تحریر مرشد کامل مکمل کے
تتمہ ایمان تقلیدی عوام کا ہے اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان
شہودی اہل باطن کا اور ایمان بالغیب اخص الخواص کا ہے لہذا اس سالک
عامہ سے باب افادہ و استفادہ مفتوح ہوتا ہے فافہم واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ف از ہر چہ میرود سخن دوست خوشتر است ٭ **اما بعد** یہہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ **نقد وقت** ہی **توضیح** نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتی ہین دریاب کہ مادامیکہ سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعہا مشاہدہ صانع مینماید اورا داخل دائرہ ولایت عامہ میدانند وچون ازانجا ترقی کردہ بسیر انفسی می درآید ونمونہ جمیع آیات آلہی وظہور صفات وتجلیات ذات او سبحانہ درآئینہ ظاہر وباطن خویش معائنہ ومشاہدہ میفرماید آنرا مقام ولایت صغری کہ ولایت اولیاست می خوانند وچون اورا از سیر آفاقی وانفسی نجات دادہ آیات مراتب آلہیات کہ باقیات اند وداخل عالم آخرت اند مشہود ومکشوفش می گردانند مقامش را در مرتبہ ولایت کبری می شناسند کہ ولایت حضرات انبیا است وچون درین ولایت ہم کہ رو بعروج دارد سیرش را بقدر استعدادش کنانیدہ بمرکزش فرود می آرند یعنی کہ از نزول ہم بہرہ بخشیدہ اورا از جمیع حقائق ودقائق واسرار وحکمت مراتب آلہیات وتمام مخلوقات کہ عوالم علوی وسفلی باشند آگاہ وباخبر میگردانند دران زمان اورا بہرہ مند از دولت کمالات نبوت می شناسند اگرچہ منصب نبوت را بر ذات خاتم الرسالۃ صلی اللہ تعالی علیہ وعلی جمیع اخوانہ وسلم ختم شدہ می انگارند واین معاملات عروج ونزول ورا کہ تعلق بولایت کبری وکمالات نبوت دارد ماورای سیر دائرہ آفاق

و بعض بعض دارند وحالا از تحقیق ولایت علیا که ولایت ملاء اعلی است چنان نماید که قرب شان رنگی علیحده دارد با نسبت معیت انبیاء نسبت عینیت اولیاء نسبت خالقیت و مخلوقیت علماء نسبت محتاج و محتاج الیه مومنین وغیره حاکیان هیچ شناسند ندارد **رباعی** بعضی بخیال بعض در آفاق اند ۔ بعضی بطریق علم و فن مشتاق اند آنها که ازین و آن ندارند خبر ۔ آئینه راز عالم اطلاق اند **تنبیه** علم الکتاب میں تحریر فرماتی ہیں **تادب** حضرت قبله کونین دامت برکاته میفرمودند که آداب سلاطین و امراء اعضاء و جوارح است که هر چند نوکران ایشان رو برو دست بسته ایستاده می باشند و بظاهر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوه و شکایت دارند مگر ادب قلبی پیدا نکرده اند و آداب علماء ظاهر همین بر زبان است که چنان کلمه بر زبان نمی آرند که خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل هزار ها شبهات و شکوک دارند و طمینان قلبی نیافته اند و آداب فقراء از قلب است که خلوص و رسوخ و اطمینان تام حاصل است و مخلصان ایشان را اعتقاد دلی در خدمت ایشان می باشد و چون زبان و دیگر اعضاء توابع دل است بظاهر هم آداب از ایشان فوت نمی شود بلکه بکمال خوبی و رعایت لطف سرانجام می یابد که لوح قلبه یخشع جوارحه و تسریت است اگر بطریق سهو یا خطا در ظاهر قصوری در ادب هم واقع شود بی ادبی دلی نیست و از راه حباثت نه بخلاف اهل ظاهر که هر چند تعظیم و تواضع نمایند و کلمه ناگفتنی بر زبان نیارند اما سراسر شرارت و نفاق است ان الله لا ینظر الی صورکم واعمالکم بل ینظر الی

قلوبکم و نیا تکو **ترجیح** قیام اور سجدہ کی ترجیح مین اختلاف ہے
تو سجدہ کو مرتبہ قدم سی مناسبت ہی کہ الساجد لیسجد علی قدمی اللہ تعالی اور قیام کو مرتبہ
وجہ سے شان ما بینہما اور اقرب ما یکون العبد فی السجود بیان اقربیت ہی نہ اظہار عروج
نسبت فافہم واللہ اعلم **توجیہ** ایک بار حضرت نی یہ اشعار پڑہی **سہ**
تر ہوئی باران سی سوکہی زمین ٭ یعنی آئی رحمۃ للعالمین ٭ آس لسمنی پوش کا اس جا
ذکر آگیا ٭ آم ہی بورا گیا اور مہوا چوا ٭ پہر فرمایا کہ آم نہین بورایا بلکہ افسوس
کرتا ہی کہ آنحضرت صلعم کی لب مبارک سی مشرف نہوا اور حضرت پیر و مرشد نی اسکی معنی
یون فرمائی کہ جوش محبت رسول مین آم بورا گیا یعنی دیوانہ ہوگیا **فائدہ** حضرت
پیر و مرشد نی فرمایا کہ ایک بار سلطانجی چلی جاتی تہی ایک لڑکا حسین سامنی آیا آپنی اُسکی
پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہی بعد ازان سب مریدون نی جو ہمراہ تہی
بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہین لیا آگے ایک مقام پر آگ روشن تہی سلطانجی
نے آگ کا ہی بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہی یہان کسی مرید نی بوسہ نہ لیا مگر حضرت
چراغ دہلی نے یہان بوسہ لیلیا **معرفت** راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و
شہدا و صالحین کا منکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات و احادیث کی ہی اور ان
مقامات مصطلحہ کتاب و سنت کو پہلی کسینی اس طرح بیان نہین کیا ہی یہ جدت
از روی بیان کی ظاہر ہے اور از روی حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے
مفہوم مین داخل ہین ایسی ہی نسبت ہر دو کی جدا جدا فیض سی حضرات کی معلوم

ہوئی **ف** گرا محلہ راسعدی السا کند کہ مگر دفتری دیگرا ملا کہ در رب روی علما

نکتہ رساشاہ کا ایک مرید پہر مانگ لکہا ماہر ماہا چنانچہ مراد آباد

مں ہی آکر سدار اسکو لقای دینی لگی اسی کہا ہیں اس اثنا میں حضرت صاحب سجادہ کے

باہر آئی فرمایا کیا حجت کرتے ہو اسی کہا پہر مانگ لکہا ما ہوں حضرت نے فرمایا آؤ ہم

لکہدیں اور یہ تحریر کردیا **ف** وہ دانا ہے کہ سیری نہیں دیتے سے تجہی کو

لذت جود سے پہر مانگ مگایا تجکو کو وہ مرید قدموں پر گرا اور کہا میری سیری

ہو گئی میں تو جانتا تہا کہ ہندوستان خالی ہے مگر نہیں جب وہ اسے سر کے پاس گیا تو

صورت دیکہتے ہی اُنہوں نے کہا کہ مولوی مراد آبادی نے پہر مانگ لکہدیا ہوگا یہ

ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا **لطیفہ** تاسر لطرمں کیا کلام ہے کہ العین حق

تذکرہ مولانا مولوی محمد ملیح احمد نے فرمایا کہ میں اپنی مکان میں ایک شام

پر خواب میں ہما آنحضرت صلعم کو دیکہا مجکو باسہ بچوں کے کنار مبارک میں لیا اور پیشانی

پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اس شام سے خوشبو آیا کی اور مولویصاحب

موصوف نے فرمایا کہ میں اس مسجد میں حضرت مجدد اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما

کو دیکہا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم رہ نے مجکو توجہ دی فقط مولویصاحب

موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہیں **نقل** ہے کہ

اعلیحضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید تہے پنجگانہ نماز کعبہ شریف میں

پڑہا کرتے تہے **تصحیح** رسائل راقم کے جو کر مطبوع ہوئے الفاظ

وعبارت پر کماحقہ نظر نہوئی تہی لہذا ہربار اصلاح عبارت بحذف و زیادتی الفاظ وغیرہ
کرنا پڑے تاکہ ناظرین کو شبہہ واقع نہو اطلاعاً تحریر کیا اور جو رسائل تحریر مین آتی ہین
نظر فیض از حضرت پیر و مرشد سے گزرتے ہین چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ مین جہان
راقم سے غلطی ہوگئی ہی موافق تصحیح فرمانی آنجناب کے مطبوع ہوئی وللہ الحمد **اشارت**
رسائل مؤلفہ راقم مین لفظ اعلیحضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق
رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت اور حضرت صاحب سے مراد اُنکی خلیفہ اعظم مولانا و سیدنا
حضرت فضل رحمن مدظلہ اور لفظ حضرت پیر و مرشد سے مراد اُنکی خلیفہ اور خلف الصدق
حضرت سید احمد میانصاحب دام برکاتہ ہین فافہم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ب ا ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم ؛ الا حدیث دوست کہ تکرار میکنیم ؛
یہہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم بہ **نکات سلوک** ہی **نکتہ** حضرت صاحب
نماز وتر مین یہ قنوت پڑہتے ہین کہ اللہم اہدنی فیمن ہدیت الخ **نکتہ** روپیہ قرض کا
حلال وطیب بلاشبہہ ہے لہذا حضرت صاحب بسبب کمال احتیاط کے ہمیشہ قرض سی کہاتے
ہین **نکتہ** حضرت نی پیغمبر کا ترجمہ فرمایا یعنی سندیسہ لانیوالے اللہ تعالی کی طرف سی
نکتہ ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ لاحول و لاقوۃ الا باللہ پانسو بار اور اول و آخر
درود سو سو بار راقم کو حضرت پیر و مرشد نے فرمایا **نکتہ** صلائی عام جس کتاب کا

خلاصہ ہی وہ کتاب حضرت مولانا صاحب کی سہ بارہ سو چالیس میں لکھی ہی **نکتہ**
حضرت صاحب کی حضرت پیر و مرشد کو علاوہ صحاح ستہ کی موطا اور مشکوٰۃ کا بہی درس فرمایا **نکتہ**
حضرت پیر و مرشد کی واسطی کشف ارواح کی یہ ذکر فرمایا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح
نکتہ حضرت صاحب تہجد میں ربع سپارہ پڑہا کرتی اور حضرت مجددی ہی اسکا
معمول ہی **نکتہ** حضرت صاحب اکثر سورہ اخلاص سو بار پڑہنی کو فرماتی ہیں اس کو
ناخواندہ لوگ بہی پڑہ سکتی ہیں **نکتہ** حضرت صاحب نے فرمایا یہہ وہ مسجد ہے جہاں
حضرت غوث پاک رہ اور حضرت نظام الدین اولیا رہ آئی ہیں **نکتہ** مولانا مولوی
محمد علیم صاحب نقل کیا کہ حضرت صاحب لڑکپن میں یوسف زلیخا پڑہتی ہی اسوقت
آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سی فیض آتا تہا **نکتہ** دوسری بار راقم حاضر
خدمت حضرت کے ہوا اسوقت ارشاد فرمایا تہا سورہ کہف روز جمعہ پڑہنی کو کہ اسمیں
ثواب بہت ہیں اور چار رکعت سنت بعد عشا کی کہ ثواب عبادت شب قدر کا اس میں ہے
اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹہکر اور فضیلت تہجد کی فرمائی اور اوراد کا صبح و شام اور وقت
خواب کی اوراد عمدہ حصن حصین کے اور مطالعہ حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیرو مرشد
کی سو بار کلمہ طیب پڑہنی کو فرمایا **نکتہ** حضرت صاحب بعد ادای فرض جمعہ کے چہہ رکعت
سنت پڑہا کرتے ہیں اول چار پہر دو **نکتہ** حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا
پڑہا کرتے ہیں اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذا الجلال والاکرام **نکتہ**
حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ کسی زمانہ میں حضرت صاحب کی تنخواہ مقرر ہوئی تہی اسکا

اول مصرع یہ ہی ہے ای شہ آفاق شیرین داستان ؛ **نکتہ** حضرت صاحب

نی ایک عریضہ پر راقم کی تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بیخبر دور قرب جانی

قرب مکانی در کار نیست **نکتہ** رسالہ شہرۂ آفاق کو ایک صاحب مسجد شریف مین

دیکھہ رہی تہی حضرت صاحب نی فرمایا یہ کیا دیکھتے ہو انہون نی عرض کیا شہرۂ آفاق

آپنی فرمایا کہ اسکو رکھو ادب سی دیکھا کرو **نکتہ** میخانہ عشق کو حضرت نی بدل پسند

فرمایا اور حضرت پیر و مرشد سی پڑہوا کر سنا **نکتہ** رسالہ شہرۂ آفاق و فیض رحمانی

کو حضرت صاحب نی اپنی زبان مبارک سی من اولہ الی آخرہ پڑہا اور باقی رسائل کو

فرمایا کہ ہمنی سب دیکھہ لئی **نکتہ** یہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع

ہوئے اکثر زبان مبارک سی پڑہتے ہین لہذا تحریر ہوتے ہین ؎

اسکے آنیکا بندھا رہتا ہی دہیان	بیٹھی بٹھلائی اُٹھا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان	ہر کسی سی کب کھلا کرتے ہین ہم
شاعری مد نظر ہمکو نہین ؎	واردات دل لکھا کرتے ہین ہم

نکتہ حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ حضرت شاہ عبد الرزاق بانسوی رحمۃ کعبہ

مین جاکر نماز پڑہا کرتے تہی ایک مرید نی التماس کیا تا کہ آپکی ہمراہ وہ بہی حاضر کعبہ

ہو آپنی فرمایا یا حی یا قی پڑہتا ہوا ہماری ساتہ چلا آوے آپ کی ہمراہ روانہ ہوا سمندر

پر اسکو خیال آیا کہ صحیح پڑہنا چاہئی اُسنی یا حی یا قیوم پڑہا پس ڈوبنی لگا الغرض پہر

اُسی طرح پڑہتا ہوا آپ کی ہمراہ بسلامت پونہچ گیا وہان آپ سی اس کا سبب دریافت

کیا تو آپ نے فرمایا کہ دوست زبان صاف کی اور میں نے من کو صاف کیا **نکتہ** راقم نے یہ رباعیاں اور قطعہ نظم کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں ارسال کیا تھا

رباعی آنکس کہ ز رمز معرفت آگاہ است ٭ از روی تو او در انسوی حق راہ است ٭ چشم تو سواد نقطۂ باء دارد ٭ ابروی کشیدہ مد بسم اللہ است ٭

رباعی آنرا کہ حضور کوچۂ عرفان ست ٭ ہر روی تو اسوار درا ایمانست ٭ آیات الٰہی ست خط رخسارت ٭ روی تو مگر فاتحہ قرآن ست ٭ **قطعہ**

آن حاکم جہان چہ ذات دارد ٭ وان ذات چہا صفات دارد ٭ شک نیست مصحف وجہ دش ٭ بسیار مقطعات دارد ٭ اس نظم پر حضرت نے تحریر فرمایا

از فقیر رحمن سلام علیکم ورحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیرا مرد بار اظلم نمودہ باشید بعد ازاں حضرت پیر و مرشد نے یہ اپنے دستخط سے مزین فرمایا **نکتہ** ایک مجذوب دہلی میں تھا جس کو کوئی نعمت حاصل کر کے ادہر سے گذر جاوے سلب کر لیتا تھا حضرت صاحب دہلی سے آئے تھے وہاں آپ دفعہ گیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ میں سلب کر دونگا آپ نے انکار کیا اسنے نہ مانا آخر کار آپ نے مار اسکو بچھاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور آپ نے حضرت صاحب سے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ راقم کا موسوم بہ

مطلع قرب ہی وارد آیۂ اللہ نور السموات والارض کی نکات واسرار
مکتوبات حضرت ایشان رضہ وعلم الکتاب سی ظاہر وباہر ہین۔ راقم کو جو اشارات نمایان
ہوئی نور احمدی ہین مذکور کئی وارد نالۂ عندلیب مین حقائق بعض معاملات اخروی
مانند حقیقت میزان ویل صراط وغیرہ کی مذکور ہی راقم نی فیض سی حضرات کی حقیقت
کوثر وجنت وغیرہ تحریر کی وللہ الحمد وارد مقامات مکشوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
ولایات ثلثہ وکمالات نبوت ورسالت واولو العزمی وحقائق الٰہیہ یعنی حقیقۃ کعبہ و
حقیقۃ قرآن وحقیقۃ صلوۃ ومعبودیۃ صرفہ وحقائق انبیا یعنی حقیقۃ ابراہیمی وموسوی
ومحمدی واحمدی ہی اور یہ مکاشفۂ اخیر لائقین ہی واللہ اعلم وارد کنت کنزا
مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لہذا حب کو تعین اول فرمایا ہی وارد
بنا تمام اذواق ومواجید واحوال وکیفیات کی علم پر ہی تو جس طرح پر علم رنگین ہو جاتا ہی
اوسی طرح کی آثار مرتب ہوتی ہین وارد حسن معاملت یعنی اچھا برتاؤ وارد
کلام مین ایک آن وادا ہوتی ہی جسکو بجز اہل قرب کی دوسرا مفہوم نہین کرسکتا لہذا فہم
بزرگان دین کا جو آنحضرت صلعم سی اقرب ہین زیادہ تر معتبر ہی وارد استقامت
ظاہر وباطن نشان صریح قرب کا ہی وارد حکمت یعنی ترکیب دینا علم نافع کا مناسب
وقت وحال واستعداد کی واللہ اعلم وارد وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلعم
کا ہر ذیل کی نسبت مین جدا ہی وارد سلوک حرکت علمی کو فرماتی ہین جو مقولۂ
کیف سی ہی واللہ اعلم ف کیف وکم کو دیکھہ اوسی بی کیف وکم کہنی لگے ہ

حسب حدوث اسما کہلار قدم کہی لگی ہو **وارد** صالحین وشہدا وصدیقین رسل
اولیا اللہ ہیں لیکن صدیقین اکابر اولیا ہیں انکو وہ مرتبہ نہیں پہونچی **وارد**
لقای الٰہی بمارس ہی کہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین
یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون **وارد** اہل
نسبت ایک دوسری کی نسبت ادراک کر لیتی ہیں کہ المومن مرآۃ المومن **وارد**
اقسام نسبت مثل نسبت توحید ونسبت محبت ونسبت معاملہ ونسبت معرفت وغیر
بہت سی فروع ہیں جو اہل سلوک کی بیان کئی ہیں **وارد** حضرت خلیل اللہ
علی نبینا وعلیہ السلام کی جو حضرت جبریل سی اسم مبارک اللہ کا ثانی اصغا رہو گئی اور
تمام گہربار وغیرہ دبا ستور کر دیا ہی فنای قلب ہی جو بزرگوں کی فرمائی ہی اور حضرت
اسمعیل کی ذبح کا فرمان صادر ہوا وہ ہی مان لیا یہی فنای نفس ہی بہر اللہ تعالی کی
خدیہ منظر کیا وفدیناہ بذبح عظیم **وارد** جمع اضداد با سکر وصحو
وغیرہ کی جائز ہی جیسی کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سی ہی تاہم **وارد** اہل سلوک
کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری میں زیارت انبیاء وملائکہ واولیاء اللہ کی
ہوتی ہی **وارد** ادراک جوہر عقل ہی لہذا غبی اور بلید الذہن کو کمتر ہوتا ہے
وارد ملائکہ کو اللہ تعالی سی نسبت مالکیت ومملوکیت ہی واللہ اعلم **وارد**
جہل کو کمال معرفت فرمایا ہی کہ ما عرفناک حق معرفتک۔

	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین اما بعد یہہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **قوت ارشاد** ہی ابتدای ارادت سی کچہہ احوال گزشتہ کا بیان منظور ہی کہ آغاز سن شعور سی راقم نی نام حضرات کا سنا اوسی زمانہ سی اشتیاق زیارت دامنگیر دل تہا اور واقفان حال سی اونکا تذکرہ سنا کرتا تہا اور اوسی عرصہ مین اتفاق ارسال عرائض کا بہی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی دستخط خاص سی فرمایا کرتی اور اکثر عالم رویا مین زیارت عالیہ سی مشرف ہوتا تہا چنانچہ ایکبار قبل حضوری خدمت حضرات کی زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سی بہی بہرہ ور ہوا جسکا سمان اب تک آنکہون مین ہی اوسی ذوق شوق مین ایک غزل بہی موزون کیے تہی

فدای شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او	ورای انفس و آفاق می تازد سمند او
ہزاران بحر بی پایان بکام جان او ریزان	زبانش العطش گویان زہی ظرف بلند او
خدا جویند گانرا بی تکلف میکشد بالا	رسا افتادہ بر بام شہود حق کمند او

یہہ اشعار اوسی غزل کی ہین سخن مختصر پانچ برس کی قریب اسی اشتیاق مین صرف ہوئی اور اتفاقات زمانہ سی اودہر جانا نہ ہوا حتی کہ بمقتضای من جد وجد ایسے اسباب واقع ہوئی کہ عقد راقم کا اطراف اودمین قرار پایا حضرت پیر ومرشد کی خدمت مین بہی اطلاع کی از روی کمال نوازش وذرہ پروری آپ خود تقریب عقد مین آئی بعد ادای رسم نکاح تین روز وہان رہکر آپ کی ہمراہ روانہ مراد آباد ہوا سند بلہ

کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب مرادآباد میں پہونچکر مسجد شریف میں ہم حاضر ہوئے
حضرت پیر و مرشد نے گھر میں جاکر آپ کو خبر کی اول پیر جی جو اوس وقت موجود تھے
آئے ہمکو بھی تبرکاً اونکو بھی کہلایا اوس کے بعد آپ گھر میں سے آکر حجرہ شریف میں
جو متصل مکان اور مسجد کی داہنی طرف ہے رونق افروز ہوئے راقم ہمراہ حضرت
پیر و مرشد کی دیدار پر انوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام عرض کیا اور وے الطاف
و بندہ پروری آئے اوٹھکر معانقہ سے سرفراز فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی تجھکو اپنی محبت
اور اتباع سنت دے پھر حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں ٹھہرنے کو ارشاد فرمایا آپکی
توجہات باطن سے بھی مشرف ہوا سلطان الذکر پر توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے
محسوس ہوتا تھا الغرض ایک شب دو روز رہکر رخصت کی نوبت آئی اثنائے راہ
میں بیخودی کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہوگیا اشتغا
عاشقانہ موجب ترقی ذوق شوق ہوتی ہے مکان پر آکر صبح و شام آپ کی طرف
متوجہ ہوکر فیضیاب ہوتا تھا اور شب و روز آپ کی صورت پیش نظر رہا کرتی ہے
اور آگاہی کو اس سے کمال قوت پہونچتی ہے ایک عرصہ اسی طرح گزر گیا پھر ملنے اشتیاق
سے بے اختیار ہوا اور بحسن تدبیر اجازت حاصل کرکے حاضر مرادآباد ہوکر مسجد میں
ہوا حضرت صاحب مسجد کے کنارہ تشریف رکھتے تھے حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے
تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ بھی تشریف لائے زیارت دونو حضرات کی یکجا
حاصل ہوئی بادہ و عشوہ ساقی شدہ یکجا ہر دو زہے دستی رہا کہ برد

یارب از ینہا بر دوش اسکی بعد حضرت صاحب صحن مسجد مین تشریف فرما ہوی اور مراقبہ اور
توجہ خاص فرمائی راقم حضرت پیر و مرشد کی ساتہہ آپکی توجہ باطن سی سرافراز ہوا سینہ
برکات اور فیض سی معمور ہوگیا پہر الحمد للہ کہکر آپنی آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت ہوئے اسکے بعد
توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد سی بہی مشرف ہوا اور بشارت مقامات بہی فرمائی کہ سب
طی ہوجائینگے اور بہت سی ملفوظات اور فیض ارشاد سے حضرت کی بہرہ ور ہوا چنانچہ کسی قدر
رسائل مین بیان کئی ہین الغرض جب وہان سی رخصت ہوکر مکانپر آیا حالات انشراح
وجمعیت وحضور شامل حال رہتی تہی اور موافق ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و
اعمال ظاہر بجا لاتا تہا ایک درود فرمایا تہا اسکی برکت سی وقت خواب دربار بہی دیکہا
جسمین مجمع کثیر تہا دوسری بار خواب مین روضہ مبارک جناب رسالت پناہ صللم کا
دیکہا اور حضوری جمال پاک وزیارت شیخین رضی اللہ عنہما سی بہی مشرف ہوا جو سرور اور
احوال اسوقت طاری تہا بیان اسکا کس زبان سی کرے بالجملہ ایک عرصہ اسی طرح
اشغال واعمال سی معمور گزر گیا بمقتضای استعداد عبارات وتذکرہ مقامات سلوک کے
دیکہنے کا بہی شوق تہا اور زبان پر بہی یہی گفتگو رہا کرتے تہے حال وقال مین بسر
ہوتی تہی لیکن کوئی وجدان منجر بعیان نہوتا تہا حسن اتفاق سی ایسی اسباب پیدا ہوی کہ
بحسب التماس راقم کے حضرت پیر و مرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوی اور اپنے
قدوم میمنت لزوم سے مالامال فرمایا توجہات وعنایات خاصہ مبذول کی بشارت
مقامات بہی مکرر فرمائی کہ ہمنی تجکو سب دی لیکن رو برو آپ کی اسوقت تک کوئی

انکشاف ہوا تہا التماس خدمت کیا تو فرمایا ہماری صحبت میں سب کہلجائیگا الحق کہ صحبت
حجاب حضوری آپ سی واقع ہوا مراقبات ہی حسب معمول کیا کرتا تہا اور رابطہ باطنی
بہی بہت عالی تہا چند ایام گذری کہ وجدان درجۂ عیان تک ہو گیا اول تمام مقامات
سلوک طریقہ حضرات پیران کبار کے جسکا معلوم اولو الابصار ہی منکشف ہوئی
اُسکی بعد اسقدر حقائق اور معارف اور اسرار کہلی کہ اُسکی تفصیل کو ایک دفتر
چاہئی **ہ** گر بر تن من زبان شود ہر موئی ؎ یک شکر تو از ہزار
نتوانم کرد ؎ انکشاف و حالات روز روزانہ بذریعہ عرائض کی ارسال خدمت حضرت
پیرو مرشد کرتا تہا آپ حضرت صاحب کو بہی دکہلاتی ہی اور علاوہ انکشاف مذکور
کی حضوری آنحضرت صلعم و زیارت اکابر بہی بطور عیاں حاصل ہوئی جسکی بیان
کے لئے فرصت درکار ہے این زمان بگذار تا وقت دگر یعنی مختصر الی الآن تمام
کمالات حاصل ہو ئیکا خدمت حضرات میں دس بار ہوا اور دو بار حضرت
پیرو مرشد بہی یہاں تشریف لائے فالحمد للہ علی آلائہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **نغمۂ شہود** مشتمل ہے انواع بیا سر
الحمد للہ الذی نور العالم بنور ہ والصلوٰۃ والسلام
علی حبیبہ الذی اظہر کمالاتہ بظہور ہ و علی آلہ و اصحابہ

واتباعہ واجابہ **اجازت نامہ** پیری و مریدی۔

اجازت دادم

فضل رحمن



عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زاد اللہ عنایتکم

جناب اعلیحضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہذا بطور سند

مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقۂ عالیہ نقشبندیہ و قادریہ اجازت است

بدین طور مرید کنند یعنی در طریقہ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ

دادہ باشند اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم۔

احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی بقلم خود

طریقہ چشتیہ مین بہی لوگ حضرت سی مرید ہوتی ہین **صالحین** واصلان جنت

ہین جیسا کہ قرآن شریف مین ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اعددت لعبادی

الصالحین مالا عین رات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر **محبت**

خالص کا بیان یہہ قول حضرت صدیق اکبر رض کا ہے کہ من ذاق خالص حب اللہ

استوحش عما سواہ توحت اور حور و قصور ہی ماسوا میں ہی **فوق** حت عرش رحمن ہے
اور ارواح سہدا قنادیل عرش میں رہتی ہیں لہذا عروج انکا بہت ہی جیسا کہ مناسب
صدیقین کی پرواز ہی لہذا رد تخلق ہوتی ہیں **اہل** عرفان پر حقیقہ کلمہ وحقیقۃ صلوۃ
وحقیقہ صوم وحقیقہ حج وحقیقہ زکوۃ ہی کھل جاتی ہی **حقیقۃ** نوحی وحقیقۃ
عیسوی ہی حقائق اسماء منکشف ہوتی ہے **ہر ظل** اپنے اصل سی مستفیض ہے
اور اصل اصل الاصل سے **منتہائی** مراتب کونی ذاتِ الٰہی ذات رب العلمین ہے
کہاں الی ربک المنتہیٰ **وسائل** لازم عالم اسباب ہیں **لطائف** حمیدہ
اصول استعداد نوع انسان ہیں تاہم **ذکر** لطائف مفید یادداشت اور وسیلہ
آگاہی ہی **کثرت** مراقبہ سی انکشاف ملک وملکوت ہوتا ہی کما تقریر کیمیائی سی
اکثر دستیاب ہوجاتی ہیں لیکن حصول تقدیر سے ہوتا ہے **ب** قومی بجد و جہد
گر قصد وصل دوست ؛ قومی دگر حوالہ تقدیر می کنند ؛ **اولیاء اللہ** کو تہذا
کا مقام زندگی میں حاصل ہوجاتا ہی موعود مومنین انکا نقد وقت ہے **قیومیت**
اسم القیوم کی نسبت ہی تاہم **سلطانجی** نے فرمایا محبت صفاتی ہے اور محبت ذاتی
محبت صفاتی میں کسب کا دخل ہے اور محبت ذاتی محض وہبی ہے **سلطانجی**
نی فرمایا ولایت ایمانی وعرفانی کو زوال جائز ہے ولایت احسانی کو زوال نہیں
ب سیدہ کی نبود مانند دیدہ ؛ **سلطانجی** نی فرمایا عشق اولیا
کا انکی عقل پر غالب ہوتا ہی **حضرت** خواجہ نقشبند رح نی فرمایا کہ ہممے

جو کچھہ پایا فضل آلہی سی اور برکت سی عمل کرنیکی آیات و احادیث پر اور اقتدای صحابہ کرام سے پایا اور فرمایا کہ ہمنی جو کچھہ پایا علو ہمت سی پایا اور حضرت مجدد رضہ فی فرمایا کہ ہمنی جو کچھہ پایا بقدر اتباع سنت پایا اور بعض اکابر نی فرمایا کہ ہمنی جو کچھہ پایا بدولت درود اور توجہ مجرد کے پایا اور حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچھہ پایا غلبہ محبت پیران کبار سے پایا بالجملہ اذا اراد اللہ شیئا ہیا اسبابہ **حضرت** خواجہ ناصر رضہ والدہ ماجدہ کی طرف سی اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین اور آباؤ اجداد کی طرف سی نسب حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے **رسالہ** واردات در دمین فرماتی ہین۔ سخن است کہ باب ہدایت کشودہ ؛ وسخن است کہ فوائد خموشی بیان نمودہ ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم **اما بعد** یہہ رسالہ راقم کا موسوم **شاہد غیب** ہی قال اللہ تعالی فی ذکر سلیمان علیہ السلام وکان نبیا ذا الملک والجبروت وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الہدہد ام کان من الغائبین لاعذبنہ عذابا شدیدا او لاذبحنہ او لیاتینی بسلطان مبین اقول واللہ اعلم ان فی کل آیۃ من آیات اللہ اسرار العجیبۃ کما ورد فی الحدیث وانما تظہر علی اہل الباطن فیرون بنور الفراستہ مالا تدرک بالابصار الا ببصیرۃ القلب وانا اشیر الی نبذ منہا مما

علمی بامه سبحانه لطیل حسیه مطلم تمکث غیر بعید فقال احطت مالم تحط به وجئتک من سبأ
بنبأ یقین فہکذا طلب الطالب للطیر الی عالم القدس بجناحی العلم والعمل فیعقده السالک
ان ہو وارجح من مقام العروج منبئ عن الساالنقس باعاس جاالی وجدت
امراة تملکهم واوتیت من کل شئی ولها عرش عظیم کانت المراة بلقیس اوتیت من المال والجمال
حظا وافرا وجدتها وقومها یسجدون للشمس من دون الله وزین لهم الشیطان اعمالهم
فصدهم عن السبیل فهم لا یهتدون الا یسجدوا لله الذی یخرج الخبء فی السموات
والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون الله لا اله الا هو رب العرش العظیم ہکذا یشاهد القلب
ملکوت السموات والارض ومن آیاته سبحانه الشمس والقمر فاہل الحضور لا یلتفتون
الیهما ولا یحبون الآفلین ویطلبون الله تعالی خالصا مخلصا الذی فطر السموات
والارض ویومنون بالغیب قال سننظر اصدقت ام کنت من الکاذبین اذهب بکتابی
هذا فالقه الیهم ثم تول عنهم فانظر ماذا یرجعون فہکذا یذهبون الملائکة بصحف
الاعمال الی حضرة القدس قالت یا ایها الملؤا انی القی الی کتاب کریم وہکذا
یلاحظ الصحف وفیها ما صدر من الاذکار والاعمال فی اشتیاق لقائه سبحانه
انه من سلیمان وانه بسم الله الرحمن الرحیم الا تعلوا علی واتونی مسلمین وهکذا
نزل القرآن العظیم وعنوانه البسملة الا تعلوا علی الله بالنفس الامارة وکونوا مسلمین
بالاسلام الحقیقی وهو صلاح التلث والاطمینان النفس قالت یا ایها الملؤا افتونی فی امری
ما کنت قاطعة امرا حتی تشهدون قالوا نحن اولوا قوة واولوا باس شدید والامر الیک

فانظر الی ما ذا تامرین ولا حرج فیما نذکر معاملة الله بالعباد ومعاملة العباد بالله بالیشابق
بہذہ الآیات وما ذلک الا تشبیہ المعاملات لا تشبیہ اہل المعاملة تعالی الله عما یقول الظالمون
علوا کبیرا انما یناسب ہذا المقام ان الملأ الاعلی ممن یشہدون ویقطع الامر علی رؤسہم
وہکذا من عبادہ سبحانہ وتعالی قوم یشابہونہم بنفوسہم القدسیة وبتطہیرہ تعالی
ایاہم عن الرذائل البشریة فہم ینزلون منازلہم ویعامل بہم ما یعامل بالخواص من
الملائکة والقول فی ذلک لہ موضع آخر قالت ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوہا وجعلوا
اعزة اہلہا اذلة وکذلک یفعلون ہکذا سلطان المحبة اذا دخل فی القلب والقالب
جعل النفس الامارة بالسوء ذلیلا فی نظر المحب ویزکیہا بالانجذاب الی المحبوب وانی
مرسلة الیہم بہدیة فناظرة بم یرجع المرسلون قالت لامتحان سلیمان علیہ السلام
فارسلت الیہ المال واسباب الجمال فلما جاء سلیمن قال اتمدونن بمال فما اتانی الله
خیر مما اتاکم بل انتم بہدیتکم تفرحون ورد فی الحدیث الغنا غنا النفس والمحب یستغنی بالمحبوب
عما سواہ ولا یلتفت الی الدنیا ولا یطلب الآخرة ایضا الا شوق لقائہ تعالی فقال
سلیمان ع ارجع الیہم فلناتینہم بجنود لا قبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلة وہم صاغرون قال
ذلک بتائیدہ تعالی ایاہ وہکذا یتفاخرون اہل الولایة بسلطانہ تعالی وسبحانہ ولا یعلم
جنود ربک الا ہو قال یا ایہا الملؤا ایکم یاتینی بعرشہا قبل ان یاتونی مسلمین قال
عفریت من الجن انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی علیہ لقوی امین کان الجن
تابعا لہ وکثیر من خلق الله واعطاہ الله الملک لا ینبغی لاحد من بعدہ قال الذی

بعده علم من الكتاب انا اتيك به قبل ان يرتد اليك طرفك كان هذا الرجل اسمه آصف بن برخيا
سليمان كان عالما باسماء الله وتاثير كلامه فلما رآه مستقرا عنده قال هذا من فضل ربي ليبلوني أأشكر
ام اكفر ومن شكر فانما يشكر لنفسه ومن كفر فان ربي غني كريم لا ينقص ملكه بالعصيان ولا يزيد
بالطاعة انما يرجع ما صدر من الانسان عليه فان شكر الله بالطاعة باتباع رسوله صلعم فانما يرجع ذلك
اليه فيتقرب الى الله وبآله الجنات النعيم وان لم يشكر فانما يرجع اليه فيكون بعيدا من الله
ويدخل النار نعوذ بالله منها قال نكروا لها عرشها ننظر اتهتدي ام تكون من الذين
لا يهتدون فان ذلك لامتحان العقل فان العقل نور في الانسان يعني به سبيل الهداية
فلما جاءت قيل اهكذا عرشك قالت كأنه هو واوتينا العلم من قبلها وكنا مسلمين كذا
يشاهدون اهل النشأة انوار العرش ولا سبيل الى ذلك الا بالعلم النافع وهو
علم القلب، هذا عام العالم بالله والسمع والبصر من آلات العلم وصدها ما كانت
تعبد من دون الله انها كانت من قوم كافرين هذا حاصل مقام النبوة وهو الدعوة
الى الله وتوحيده قيل لها ادخلي الصرح فلما رأته حسبته لجة وكشفت عن ساقيها قال
انه صرح ممرد من قوارير قالت رب اني ظلمت نفسي واسلمت مع سليمن لله رب العلمين
وهذا ايضا كان لامتحانها فعجزت عن الادراك واقرب لقولها اسلمت انتهى ما اردنا
من الاشارات والقرآن بحر عظيم لا انفصام لاسراره سرها الله ايا كم لفهم رموزه
ومشاهدة انواره وهذا الموذج ما ورد في قلبي من بركات شيوخنا السادات واماما
في الطريقة شيخ المشائخ غوث الزمان محبوب خلاق حضرة الشاه محمد آفاق الدهلوي

رضی اللہ تعالی عنہ وخلیفۃ الاعظم فی ہذا الاوان قطب الاقطاب ملاذ الشیخ والشاب سیدنا
ومولانا فضل الرحمن مد اللہ ظلہ الاعلی وخلفہ الصدق الذی ہو وارث بجمیع کمالاتہ
وحامل لواء فضلہ وبرکاتہ مولانا ومرشدنا احمد ادام اللہ فیوضہ علینا وانا الفقیر الاثم
نور الحسن کان اللہ لہ حررتہ فی جلسۃ واحدۃ لیلۃ ثمانیۃ عشرین فی شہر رمضان ۱۳۰۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اما بعد** یہ رسالہ
راقم کا موسوم بہ **حاصل کلام** ہی واضح ہو کہ راقم کی نظر سی جو کتب تصوف
گزرین اور کوائف مندرجہ ذیل جو مفہوم ہوئی کسیقدر تحریر کرتا ہی کہ منجملہ اون کی
احیاء العلوم وکیمیای سعادت تصنیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر مقام نظر سی
گزری اپنی باب مین ایک دستور العمل اور روانی بیان مین ضرب المثل ہی لیکن طرز
سلوک مناسب طریقہ قدما کی ہی اور منجملہ اون کی قوت القلوب تصنیف ابو طالب مکی
رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہی اُس کی بھی چند مقام سرسری طور پر کسی
عرصہ مین دیکھی تھی **تذییل** قدما کا طریقہ منتظم نہ تھا سید الطائفہ حضرت جنید
بغدادی رضی اللہ عنہ اول مقنن قوانین طریقت ہوئی اور ابعد اون کی اکثر صوفیہ کرام نی
اونکا اتباع کیا ہی انتہی اور منجملہ اون کی فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رحمہ
کی اپنی باب مین بی نظیر ہی اوس کی بھی بعض مقام نظر سی گزری بی مناسبت کاملہ کی

اُسکا فہم دشوار ہی اور بدون علم رسمی سی حل کرنا لاحاصل اور تفصیل احوال توحید کی حال توحید
اشعار سی ساقط ہی اور منجملہ اونکی گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمہ اللہ کی مقبول
عام فہم خاص پسند ہی بوستان میں ای مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتی ہیں شعر
مرا شیخ دانای مرشد شہاب ، دو اندرز فرمود بر روی آب ؛ یکی آنکہ بر خویش خود بین مباش
مباش ؛ دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش ؛ اور منجملہ اونکی تصنیفات حضرت مولانا جامی
علیہ الرحمہ کی خصوصاً نفحات الانس جو تذکرۂ مشائخ میں ہی اگرچہ بیان مجمل ہی لیکن بہت
معتبر ہی ذکر پیران طریقہ نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی رح تا حضرت خواجہ
عبید اللہ احرار رح جو اونکی پیر صحبت ہیں بیان کیا ہی اور منجملہ اونکی تذکرۃ الاولیا
تالیف حضرت فرید الدین عطار رح کی ہی مولانا روم رح فرماتی ہیں شعر
ہفت شہر عشق را عطار دید ؛ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم ؛ اور منجملہ اونکی مثنوی حضرت
مولانا روم قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و عام ہی عیاں را چہ بیان اوسکو ہی جابجا
سی مطالعہ کیا اسکی شروح اور حل اشعار ہی اہل علم کی تحریر کئی ہیں مگر یہ ضرور نہیں
کہ وہی مراد متکلم ہو ہاں موافق اپنی لیاقت و مناسبت کی ہر ایک نی بیان کیا ہی اور منجملہ
اونکی رسائل طریقہ نقشبندیہ میں رسالہ قدسیہ ہی نظر سی گزرا حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ
حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نی آپ کی ملفوظات کی شرح فرمائی ہی اور فصل الخطاب
ہی نظر سی گزری جسکا حوالہ مکتوبات امام ربانی رح میں دیکھا گیا اور منجملہ اونکی مکتوبات
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ و مکتوبات حضرت ایشان قدس اللہ سرہ

آیت بینہ اونکی فضل وکمال پر ہی اور منجملہ اونکی کتب مستندہ طریقہ مجددیہ مین سے
حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنی برکات احمدیہ تالیف خلفای حضرت مجدد
رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی صاحب رضہ نی خلاصہ ان دونو کتاب
کا فرمایا ہی اور منجملہ اونکی روضۃ القیومیت کتاب مبسوط تالیف خلیفہ حضرت قبلہ
رضی اللہ عنہ کی ہی ذکر مشائخ مجددیہ تا حضرت قبلۂ عالم وخلفائی آنجناب ہی لیکن
بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفائی حضرت مجدد رضہ نقل فرماتی ہین یہ بزرگ اون کو
بزیادتی صریح اور دعوی افضلیت حضرات موصوف کا تمام مشائخ سلف وخلف پر
روایت کرتی ہین اگرچہ اکابر مجددیہ نی اظہار کمالات موہوبہ ومعاملات مخصوصہ اپنا
بہت کچہہ فرمایا ہی لیکن دعوی افضلیت کا تمام قدما ومتاخرین پر ثابت نہین باوجود
اسکی ہم کہہ سکتی ہین کہ بمقتضای فرط محبت اونکو معذور رکہنا چاہیئی لیلی را از دریچہ
چشم مجنون باید دید اور فہم بہی ہر ایک کا مختلف ہوتا ہی خصوصاً معاملات باطنا ذکر
ہین جسمین اکثر خواص حکم عوام رکہتی ہین اور یہ عذر صحیح بہی ہم کر سکتی ہین کہ اکثر صلحا
مقتضای المرء یقیس علی نفسہ وبحکم ظنوا المومنین خیرا عمل رکہتی ہین تو جائز ہی کہ ناقلان
اخبار کو ایسا ہی جانکر حکایات طولانی کو تحریر کیا واللہ اعلم اور منجملہ اونکی رشحات عین الحیات
تذکرہ معتبر بزرگان نقشبندیہ کا ہی لیکن بعض روایت پر اوسکے حضرت مجدد
رضی اللہ عنہ نی کلام کیا ہی اور منجملہ اونکی رسائل طریقہ مظہریہ مانند رسائل سبعہ حضرت
شاہ غلام علی صاحب رضہ ومقامات مظہریہ نظر سے گذری اور معمولات مظہریہ انفاس الاکابر

وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحب رہ اور ارشاد الطالبین وغیرہ تصانیف حضرت
قاضی ثناء اللہ پانی پتی رہ اور رسالہ کلمۃ الحق مولوی غلام یحیی صاحب رہ کا توحید
وجودی و شہودی کی اعتقاد و مطابقت کی بات میں مع تقریظ حضرت مرزا صاحب رہ نظر
سی گزرا اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ ابو سعید صاحب رہ کا جو انکشاف
مقامات سیر و سلوک میں تحریر فرمایا ہی اور منجملہ اونکی نالۂ عندلیب تصنیف حضرت
خواجہ محمد ناصر رہ کرامت عظیم الشان مصنف کی ہی بجز اس کتاب کی اور کوئی
کتاب مبسوط تصوف کی بالاستیعاب اول سی آخر تک راقم کی مطالعہ میں نہیں آئی
اور عالم تحقیق میں اوسکی سیر سی بہت نفع ہو بحا جزاہ اللہ تعالی عنا خیر الجزا اور
تصانیف حضرت خواجہ میر درد میں سی علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارات
سادہ و پر کار کا شان سی افزوں ہی جیسی کہ حضرت الشان رہ کی تحریر مؤیدیان حضرت
مجدد قدس اللہ روحہ کی ہی ایسا ہی تصانیف حضرت خواجہ کی تائید کلام اون کی
والد ماجد کا کرتی ہی کہ الولد سر لابیہ اور منجملہ اونکی تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ
علیہ الرحمۃ مثل حجۃ اللہ البالغہ و فیوض الحرمین و تفہیمات و ہمعات و الطاف القدس
و دلائل الحمل وغیرہ نظر سی گزری شان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہی علاوہ انکی
اور بہی کتب جا بجا سی مطالعہ میں آئیں اسوقت جو حاضر ذہن تہا تحریر کیا
بالجملہ فیض الہی الانقطاع مدیر نہیں اور بہو رسل فیض کوئی کی فیض ارشاد ہی سہل
ہی سـ٥ در پس آئنہ طوطی صفتم داشتہ اند آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیار بادۂ کوثر کہ در سخن رانی
بزیر سایۂ دامان احمد مختار
اگر بسلسلۂ زلف یار دل بستیم

دہیم لفحۂ گلہای باغ رضوانی
رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی
کہ بی سبب نبود انجذاب ایمانی

امابعد چند اوراق نظم فارسی راقم کی جو پیش نظر ہین اونسی یہہ اشعار انتخاب کر کی نام اس رسالہ کا **عالم خیال** رکھا امید کہ ناظرین مضامین کو اون کی محل مناسب پر محمول فرمائین ع والعذر عند کرام الناس مقبول

حسن بتان ہوش ربا میکشد مرا
نیرنگ دلربائی اورا نگہ کنید
آوارہ ام ز دست دل بیقرار خویش
در خانقاہ و میکدہ بریک طریقہ ام

بی اختیار سوئی خدامی کشد مرا
گاہی بناز و گہ بادامی کشد مرا
در کوچہ ہای زلف دوتا میکشد مرا
او لبسکہ سوی خود ہمہ جا میکشد مرا

لبسکہ دیوانگیم راہ بجاے دارد
عقل ہم رشک برد بر دل دیوانۂ ما

فرصت گوشہ نشستن نہ ہد زاہد را
دل وارستہ درین باغ بہاری دارد

آنقدر تند بود گردش پیمانۂ ما
نیست پامال خزان سبزۂ بیگانۂ ما

طاهرا خاک نسیم رسالای کسی — بر خاک هست دماغ دل دیوانه ما

نشو ترانهٔ دل را اضطراب را
انگشت بحاک رلداو عود درباب را

هر موی من رشتهٔ عشق تو سرخوش است — از دل برود تتم تو ذوق شراب را
بر ما هرا بحرف برور فراق تو — آسان نمود هجر نبود حساب را
بیدار معافی احدیث عشق اوست — یکسو نهید بحث خطا و صواب را
بر روی دل کسو جمال تو عالمی — هیچ آرزو نماند جهان خراب را
رعنائی جمال تو در صلح آورد — رند خراب و صوفی عالی جناب را

مخمس بر غزل حضرت مظهر رح

بر آب چون سعد رواست بخت ما — شد برق سره دگل شاخ درخت ما
از راه حشم شد جگر بخت بخت ما — آی برد مروی گران خواب بخت ما

ما آنکه گریه داد لب لاب رحمت ما

ما را که سوز عشق در آغوش بر ورد — زاهد بحال سوختگی ما عجب برد
بیرنگ برتن تماشا چه بیخبرد — ما ما ریر ورتیب و تا نیم می خورد

چون گل شعله آب ر آتش درحسب ما

چون سلسلان درمدار بهر اقلیم — در راه دفتر گوشه نشین ما عقیم

پیوسته در سفر بوطن با فراغتیم | ما و الی قلمرو سیر و سیاحتیم
هر نقش پای خویش بود پای تخت ما

کس در لباس عشق چنین ماجرا نکرد | با عشق جمع نازکی طبع را نکرد
جمعیتی بتفرقه زنیسان بپا نکرد | مظهر زنار سید و دگر یاد ما نکرد
دیوانه خوش نبود ز وضع کرخت ما

ندانی زاهدا وضع بلانوشان الفت را | ایضا | شناسد اهل دل در پردهٔ ایلام نعمت را
دل خاصان درگاه هست مخصوص این جراحت را | ازان پهلوی خود جا میدهیم این عجز و محنت را
که غیر از من پناهی نیست در عالم مصیبت را

محبت چون بدل جا کرد کی انجام میگیرد | هزاران کار از یک عاشق ناکام میگیرد
پس از مردن شهید او کجا آرام میگیرد | وصا از مشهد ما مست خونی وام میگیرد
که تا رنگین کند هنگامهٔ روز قیامت را

نهادن سر بزیر تیغ و محو شکر گردیدن | شدن ممنون احسان و ز قاتل چشم پوشیدن
تحمل بر ستمها کردن و هرگز نه رنجیدن | بنا کردند خوش رسمی بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

توانی یافتن این نکته را گر محرم رازی | بود آئینه دار حسن او هر هندی تازی
بخوبان جهان حیف است گر چشمی نیندازی | نگیرد باطن اهل صفا زنگ از نظر بازی
تصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را

دلی دارم که رهد چشک سوی ساق میگردد
کسی این سرمی فهد که از عشاق میگردد

سوی محراب می آید گرد شاق میگردد
و ملع دل دریجا گاه گاهی جاق میگردد

حدا آباد ترسار دحسرا مات محبت را

ل دیوانه را اربدی اجا لمی بیسم
عمس حی ن بیحسار حسم سن داماں نگیسم

سه بهاد حستم وار بحر ادتلخ ست تیر میم
ملب کرده ست این دل حق جعلتها دیریم

سرم حود بحواهی داد حاایں سمروت را

رحدت دل ریک یار عاسق مصسح گردد
ملاگرداں حس اوست آحرستوکتی دارد

اگر تکریم فرمایدان دیوانه را شاید
بحای سنگ طفلاں یار ها شیشه باید رد

جو مطہر سیر زاد بوانہ مارک طبیب را

در حلوت سرن در سر بار طلب
ایکه آزاده گلگسب جمیں حی تارسی
حصرت میکده عسق ادب سطلمد
نه سرم ز دیدیانه حال عقلے

ہر کجا بار فروشد کرم بار طلب
عزت ار نالۂ مرغاں گرفتار طلب
دل آگاه بحو دیدۂ سدار طلب
ار عدم کردمرا تردۂ دیدار طلب

آنجا نہ زمان نی اثر کون و مکان ست
میخانۂ عشق تو ورای دو جہاں ست

در کسوت عصیاں کرم دوست نہاں ست
دردست نه تیر ست نه در دست کماں ست

زاہد خط سمانۂ ما حظ اماں ست
اس سادگی وسعه که سل دو جہاں ست

در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت
در میکده از مستی چشم تو نشان است

دریاب که در یک نظر پیر خرابات
نور شب قدر و برکات رمضان است

هیو جه بسرخی نزند گوشه چشمت
والله که این مشهد صاحب نظران است

بغازه نیست رخ دلفریب او محتاج
بهار حسن نیامد برنگ و بو محتاج

نگار من به نگاهی اداتوانند کرد
هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج

اگر بخاک نشستم چه شد که عزت عشق
نه عزتیست که باشد بکاخ و کو محتاج

بشوق روی تو صدگل شنیده ام بچمن
بذوق چشم تو گشتم بصد سبو محتاج

بکنج میکده شد هر که راه عشق گرفت
نرفت گه بدر شیخ مرده شو محتاج

در چار سوی زهد نیابی دکان صلح
زاهد بیا به میکده بنگر جهان صلح

در هر ادای دوست برم پی بلطف خاص
من نکته فهم نازم و اندازه دان صلح

ای من فدای سادگی تو که در عتاب
پیداست از نگاه تو صد ره نشان صلح

این مشرب عجیب به میخانه یافتم
رنجی برنگ شادی و جنگی بسان صلح

ز جذب شوق بکویش روم چنان گستاخ
که باد تند در آید به گلستان گستاخ

یکی ز شیوهٔ نمکین یار من این است
که خنده نیست بلعل شکرفشان گستاخ

رنگ نام گر شم لشوق محل تو ز
نعال رحوش سای کہ درادب گہ ددست

کہ بار قیب مدیم سہ یاسان گستاح
ہمہ چموس لتسسد دمس ہماں گسلاح

صد قافلہ اندر خلل زلف ولب او
ارشام سروں آمد وار طرف یمن شد

صد بار رو دار جو دوار جامی بہ صد
دیوانۂ عسق تو مسافر وطن شد

علو جاکساراں جہاں سوختن سگر
کہ ر دوش صیاحاکستر پروانہ می آید

بہ رسر وہای عسق ساماں سوزش
رہ ہر کساب رسم دراہ عسق مش مس

ناس بار کہ مراجی ارمن دیوانہ می آید
سحر گہ بلبل وہنگام سسد پروانہ می آید

ہزار میکدہ در چمن نرگس شہلاست
ہنوز از نگہت صد خمار می جیسر د

سہر سیں کہ ہی مای باریں در د ی
گردہ ایم اریں حاکاک افتادں
تسرر رشتہ صد ساعر شراب طہور

ردرہ درہ آں اسطار می جیسر د
ادب سایۂ دیوار یار می جیسر د
رگردش نگہ چشم یار می حیسر د

عاشقا مرا سیر کوئی یار می باشد لذید
دیدن بام و در و دیوار می باشد لذید

مسں بار بار نرگس دلدار می باشد لذید
ایں تصرفہا ازیں بیمار می باشد لذید

ساغری از چشم جانان میبرد از خود مرا		بادهٔ میخانهٔ دلدار می باشد لذیذ
در ادای پیشوم خوش حاجت گفتار نیست		اندکی جنبش ز لعل یار می باشد لذیذ
حور و غلمان ارم جز میزبانی بیش نیست		این تکلفهای دیدار می باشد لذیذ
در جنون عشق ہم ترک ادب منظور نیست		ناله کردن از پس دیوار میباشد لذیذ

ہمچو شیخ سبحه گردان یا برہمن وار باش
ہرچه باشی باش لیکن بندهٔ دلدار باش

آشنای دوست اندر کسوت اغیار باش		در ادبگاه محبت اندکی ہشیار باش
در طریق عشق بیکار است کوشش بی کشش		جذبه کن او راه دبر سر رفتار باش
زلف جانان جمله آزادان گرفتار تو اند		سایه گستر بر جهان ای خواجه احرار باش
سرمهٔ چشم سیه مستش تماشاکن مدام	وله	فیضیاب از خاک راه خانهٔ خمار باش

این طرفه رسم میکدهٔ اہل الفت است		ساقی نگار و بادهٔ عشق و سبوی دل
گر جذب صادق ست دوئی را مجال نیست		ما ناکشان کشان شده خوی تو خوی دل
زاہد طریق عشق ورای تورع است		خلقی بکعبه مائل و میلم بسوی دل

ز سوز عشق نشانی که داشتم دارم
دل برشته و جانی که داشتم دارم

خزان رسید بهار بتان عالم را		نگاه خویش بآنی که داشتم دارم
ز دست شاہسواری که رفت از نظرم		عنان گسسته فغانی که داشتم دارم

ای در هوای نکهت زلف دوتای تو
آواره بوی مشک زتاتار آمده

ای ترجمان حسن لبهای لعل تو
ای دل جنگ ساز که اندر جهان عشق
بانگ رباب زمزمهٔ یار آمده
سوز دگداز گرمی بازار آمده

لباس عشق بر شوخ وگلعذار آمد تو
که بیقرار نماید بیقرار آمده ور

ز عشوه های نهان در صورت زیبا
اگر نه بزم کشید غیرت تمعد
مرس رسم ورزه سرپیچ روش ای سخ
جمال تو ساسد زجوش بیگانه
سکون رسیده از ساعت عشق تو ان حست
نهان ما همه پنهان و آشکار آمد
دگر ساع در آید تو بهار آمد
که زاهدان همه آنجا گناهگار آمد
تعالی که لوئی جمله دوستدار آمد
که یار در دل و مدهوش اضطرار آمد

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ ساقی جذب ہی حد تہ مں حدمات اسد
حرمں عماد دالسلس فیض رباعی للراقم سے آراکرہی بحضر

ریحان است ؛ دریاب کہ زیر سایۂ احسان است ؛ سرمایۂ او زفیض کوثر دائم ؛ علم و عمل و محبت و ایمان است ؛ کوثر یعنی خیر کثیر **فیض** آغاز سلوک علم ہی یعنی آگاہی بنہج دوام جاہیئی اور اذکار جنانی مفید علم ہین بعد حصول ملکۂ آگاہی عمل سی اقربیت پیدا ہوتی ہی چنانچہ مفہوم آیات و احادیث بالتصریح اور بعد حصول اقربیت کی جذبات محبت منجذب بفوق کرتی ہین اور واسطی حصول جذبات فوقانی کی تلاوت کلام اللہ سی بہتر کوئی سبب نہین **فیض** رابطہ استقامت جامع اصول اربعہ ہی لیکن بمقتضای ترکیب انسانی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سی پیدا ہوتا ہی مثلاً بعض مین غلبہ علم باللہ کا اور بعض مین غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض مین غلبہ محبت خالص کا اور بعض مین غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم **فیض** آنحضرت صلعم نی فرمایا اگر تولا جاوے ایمان ابی بکر کا تو ساری امت کی ایمان پر راجح آجاوی لہذا فیض ایمانی نسبت نقشبندیہ مین غالب ہی حضرت باقی باللہ رح نی طریقہ نقشبندیہ کو انجذاب ایمان سی تعبیر فرمایا ہی **فیض** الرفیق ثم الطریق لہذا وسیلہ مرشد اہل طریقت کو ضرور ہی کیونکہ نفس و شیطان سد راہ ہین کہ ان الشیطان للانسان عدو مبین اور یہہ نفس کا بیان ہی کہ ما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء **فیض** تفصیل اعمال صالحہ فرائض اور واجبات اور سنن و مستحبات ہین اور دائرہ اباحت ان سب کا حاوی ہی **فیض** معاملات وصول و قرب آنحضرت صلعم کی بی شمار ہین لہذا

اونکی اصول وہی اصول اربعہ نسب کی ہیں کہ بمقتضائی نسب معاملات ترب آتش

طرریر پیدا ہوتی ہیں **فیض** شروع سیر عالم امر سی یا عارکا بعالم خلق

سی معاملہ الٰہی دو طرح پر ہی **فیض** مراقبہ صبح وشام معمول ہماری حضرات

کا ہی **فیض** موافق حوصلہ اور ہمت کی خیالات بہی پست وبلند ہوتے

ہیں **فیض** شکایت عاشقانہ شکر نعمی سی بہتر ہی **ب** در سرم

وصال توہنگام تماشا ؎ نظارہ رخسیدن مژگان گلہ دارد ؎ **فیض**

مرتبہ ظلال اسما وصفات کو بالذات عندلیب من مقتضیات اسما وصفات سی تعبیر

کیا ہی اور مرتبہ وجود پر علم الکتاب میں نور کا اطلاق فرماتی **ب**

اصطلاح عشق بسیار است ومن دیوانہ ام **فیض** عرش وجود عرش

سی فرش تک سب میں ساری ہی اور تمام کائنات نور وجود الٰہی سی درخشاں ہی

ب رمز ہای عشق است این کہ سہار سرکوبش ؎ نگاہ نام ودر را

لذت دیداری باشد ؎ **فیض** فیض رحمت کا اکتساب بواسطۂ اعمال

مسنونہ کی موجب قربیت ہی اور وصول حق بی توسل اس فیض کی محال ہی

فیض اہل ظاہر اہل باطن کی رموز سی واقف نہیں ہوتی کہ اہل الحسہ بلہ

فیض فیض اعمال کا مشاہدہ بجسم ظاہر ہر متفکر برعیاں ہی اور صدور یہ

اعمال بمقتضای اسما وصفات وشیون الٰہی لاریب فیہ ہی کل یوم ہو فی شان

اوس سی مستفر ہی اور ذات بحت میں جو نکہ اعتبارات ذاتی ثابت ہیں لہذا

حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نی علاوہ کمالات نبوت کی جو مقام تجلی ذاتی دائمی ہے
اور بھی مقامات عالیہ فرمائی ہین **فیض** فیض اسرار کہ ایاک نعبد و ایاک
نستعین سی مستفاد ہی کاشف رموز عبدیت ہی چنانچہ حضرت امام ربانی و حضرت
خواجہ میر درد کمال انسانی مقام عبدیت کو فرماتی ہین اور عشق و محبت کو زینہ
وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہی **فیض** راقم دوسرے بار حاضر مراد آباد
شریف ہوا تھا اوسوقت حضرت پیر و مرشد نی فرمایا تھا کہ اللہ تعالی نی ہمکو معاملات
حشر و نشر وغیرہ سب دکھلائے **فیض** ابتدا مین تصحیح خیال ضرور ہی کہ شاہراہ
وصول الی اللہ ہی اور خواب آئینہ دار حالات باطن ہی کہ اس فوٹوگراف سی تمام
حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان ہوتا ہی **فیض** جب معاملہ خواب و
خیال سی تجاوز کری اور بیداری مین حاجت مراقبہ نہ ہی تو اسکو کشف عیانی سی
تعبیر کرتی ہین **فیض** ایک بزرگ فرماتی تھی کہ جو کوئی مجکو دنیا مین متوجہ
کردی اوسکو جنت دیتا ہون یہہ ذکر حضرت پیر و مرشد سی سنا **فیض** حضرت
پیر و مرشد نی ایک بار راقم سی رسالہ شہرۂ آفاق و فیض رحمانی و چند صفحہ
نور احمدی کی پڑھوا کر سُنی **فیض** موافق سنت نبوی کی ایسا فیض بھی وارد
ہوتا ہی جس سی تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہی چنانچہ راقم بارہا اُس سی مشرف
ہوا خصوصاً وقت حضوری خاص کی **فیض** عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و
مرشد نی از رہ نوازش ایک معاملہ خاص سی مطلع فرمایا تھا مجملاً یہہ ہی کہ تاریخ

نسبت ۲۷ ماہ رمضان کی ہی آسی حضرت صاحب قبلہ کا مقام رفیع الشان ملاحظہ کیا دیر تک مدہوش پڑی رہی حالت موسوی کا ظہور تہا اوس جلسہ میں راقم کو اسی عقب میں دیکہا کہ طالب بطریق اترے آپ ہے اوسوقت راقم سی وعدہ فرمایا **فیض** حضرت بی میر نعمان اکبرآبادی و حضرت ابو العلا کو فرمایا کہ نسبت عالی رکہتی ہی **فیض** حضرت پیر و مرشدی مولوی نثار اللہ سہلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب کی نسبت حضرت سی نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکہتی تہی **فیض** حضرت پیر و مرشدی حضرت سی نقل فرمایا کہ حضرت مولوی مراد اللہ صاحب رح پیر و مرشد حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ کی نسبت بہت عالی رکہتی تہی **فیض** حضرت پیر و مرشدی نقل فرمایا کہ ریتا شاہ سی کسی نی ایسا مطلب عرض کیا کہا یہہ پڑہا کرو ظلم تم جیتو و ہمری اور
اُسکا مطلب حاصل ہوگیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ تجوید دستخط خاص حضرت صاحب کا لکہا ہوا جو راقم کی نزدیک ہی نافع قاریان کلام اللہ ہی لہذا موسوم بہ **طریقہ تلاوت** کر کی شائع کیا جاتا ہی اور اس کی جو اسی ہی آپ کی لکہی ہوئی ہیں وہ بہی نقل کیگئی فقط۔

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد

وعلى آله واصحابه اجمعين وبعد فهذه رسالة تتعلق بالتجويد **فصل** في الاظهار
اعلم ان النون الساكنة والتنوين اذا لقيا حروف الحلق يظهران وهى الهمزة والهاء
والعين المهملة والغين والخاء المعجمتين مثل من امر ورسول امين ومن هاد وسلام
هي ومن علم وسميع عليم وخان حكمت وغفور حليم ومن غل وعزيز غفور ومن خير و
قردة خاسئين **فصل** في الاخفاء وتخفى النون الساكنة والتنوين مع غنة
عند هذه الحروف التاء الثاء الجيم الدال الذال الزاء السين الشين الصاد الضاد
الطاء الظاء الفاء القاف الكاف مثل لن تنالوا وجنات تجرى ومن ثلثي الليل
وماء ثجاجا ومن جاء وغساقا جزاء ومن دون الله ودكا دكا ومنذر وصوابا ذلك
دينزل ويومئذ زرقا ومن سوء وبشرا سويا ومن شئ ولنفس شيئا ومن صيامهم
ورجال صدقوا ولمن ضره وقوما ضالين ومن طهور وقوما ظالمين ومن فئة وكتابا
فذوقوا ومن قرار وشاعر قليلا ومن كان وفي يوم كان **فصل** في الاقلاب
واذا لقيت النون الساكنة او التنوين باء تقلب ميما مخفاة مع غنة مثل من بعد
واليم بما كانوا وسميع بصير وينبئي وانبئهم **فصل** اذا لقيت الميم الساكنة الباء
فيجوز اخفاءها ويجوز اظهارها والاخفاء اولى مثل وما هم بمؤمنين واذا لقيت الميم
الساكنة ميما لزم الادغام بغنة مثل في قلوبهم مرض واذا لقيت غير الباء والميم اظهرت خصوصا
عند الواو والفاء مثل عليهم ولا الضالين ولهم فيها **فصل** في الادغام
مع الغنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الياء التحتية والنون والميم والواو

فاسما تدغمان فيها مع الغنة مثل ان يضرب يومئذ يصدر الناس من لستار جنة لعمركم من مال سراطا مستقيما من واق جنات وعيون وما اشبه ذلك الا في صنوان وقنيان ودنيا وقنوان وتجب الغنة في الميم والنون اذا كانتا مشددتين مثل ثم وعم وان الجنة وما اشبه ذلك

فصل في الادغام بلا غنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الراء واللام تدغمان فيهما بلا غنة مثل من ربهم غفور رحيم من لدنه هدى للمتقين

فصل في الادغام المثلين يدغم كل حرف ساكن في مثله مثل فما ربحت تجارتهم ان اضرب بعصاك الحجر فاليه هلك وذلك بما عصوا وكانوا اذا ما يوجهه وما اشبه ذلك الا في مثل آمنوا وعملوا الصالحات وفي يوم كيلا تزول المدة فانه لا يجوز الادغام في مثل ذلك

فصل في ادغام المتقاربين تدغم التاء في الطاء مثل وقالت طائفة والدال في التاء مثل ما عبدتم وكدت والدال في الظاء مثل اذ ظلمتم واللام في الراء مثل وقل رب وبل ران وما اشبه ذلك وتظهر في بل ران وفي قيل من راق في رواية حفص وتدغم التاء في الميم والتاء في الدال مثل يا بني اركب معنا ويلهث ذلك عند عاصم لا غير

فصل في تفخيم الراء وترقيقها ان الراء تفخم اذا كانت مفتوحة او مضمومة مثل رب ربوا وترى اذا كانت مكسورة مثل رجال ورجالا اذا كانت متحركة واما اذا كانت ساكنة فان كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل قرية وقربانا فخمت وان كان ما قبلها مكسورا رققت مثل فرعون ومرية الا اذا كانت الكسرة عارضة فانها تفخم مثل ان ارتبتم ام ارتابوا واذا وقعت الراء قبل حرف

من حروف الاستعلاء وہی خص ضغط قظ فانہا تفخم کذلک مثل قرطاس ومرصاد و
فرقہ واختلف فی رای فرق وانکان ماقبلہا یاساکنۃ ترقق فی الوقف مثل خیر وسیر
وان لم یکن ماقبلہا یا بل ساکن آخر وکان ماقبلہ مفتوحا او مضموما فخمت مثل القدر
والیہ ترجع الامور فانکان مکسورا رققت مثل ذکر وشعر وغیرہما

فصل

اللام ترقق فی جمیع المواضع الا فی لفظۃ اللہ واللہم فانہا تفخم اذا کان ماقبلہا مفتوحا
او مضموما مثل واللہ یحب المحسنین وختم اللہ وعبد اللہ وقال اللہ ویفعل اللہ
وما اشبہ ذلک وانکان ماقبلہا مکسورا ترقق سواء کانت من نفس الکلمۃ او غیرہا
مثل بسم اللہ وباللہ وللہ وآیات اللہ وغیر ذلک

فصل فی ہاء الضمیر اعلم

ان القراء یصلون الہاء اذا کان ماقبلہا وما بعدہا متحرکا وحقیقۃ الصلۃ زیادۃ یاء
او واو مدیۃ مثل لہ وبہ فانکان ماقبلہا ساکنا لا یوصل مثل علیہ وفیہ ومنہ الا ابن کثیر
فانہ یوصل وحفص معہ فی فیہ مہانا فقط ولا توصل فی یرضہ لکم الا عند البعض والبعض
یسکنونہا وتوصل فی مثل نؤتہ دیؤدہ ونولہ ونصلہ وما اشبہ ذلک

فصل فی

تفخیم حروف الاستعلاء السبعۃ والمطبقۃ خصت بالتفخیم اشد وہی الخاء المعجمۃ والصاد
المہملۃ والضاد المعجمۃ والغین المعجمۃ والطاء المہملۃ والقاف والظاء المعجمۃ

فصل

فی المد حروف المد وہی الالف والواو والیاء الساکنان المجانس لہما حرکۃ ماقبلہا
فانہا اذا لقیت ہمزۃ فی کلمۃ واحدۃ تمد ویسمی مدا متصلا وواجبا مثل اولئک وملئکۃ
وجاء وشاء وسوء وجیئ وما اشبہ ذلک وانکانت الہمزۃ فی کلمۃ وحروف المد فی کلمۃ اخری

ویسمی مدا منفصلا فیجوز فیہ وقصرہ مثل بما انزل ویا ایہا الناس وقالوا آمنا وفی انفسہا
وما اشبہ ذلک واذا القیت حرفا ساکنا وقفا ووصلا تمد ساکنہ مدا لازما مثل آلآن و
حل آلذکرین واذا کانت ساکنۃ بعضہا یسمی مدا لازما خفیفا مثل الم طسم ص ق
حمعسق ن وسببہ السکون لا ینفک عنہ وقفا ووصلا واذا القیت حرفا ساکنا وقفا
لا وصلا فانہ یجوز فیہ الطول والتوسط والقصر مثل یعلمون ونستعین وما اشبہ ذلک
ویسمی ذلک المد مدا عارضیا ولیا مد آخر عارضیا مدغم ومظہر ومد بدل ومد تمکین مثل
المد اللازم المظہر کحروف المقطعات وہی الم المص الر کہیعص طسم طس یس ص حم
حمعسق ق ن ومثل المد اللازم المدغم مثل والصافات ولا الضالین وما اشبہ
ذلک مثل المد العارض المدغم الرحیم ملک والصیف فلیعبد واملی قرأۃ ابی عمرو
مثال مد البدل آمن واوتوا ایمانا وما اشبہ ذلک ومثال مد التمکین واذا حییتم بتحیۃ
ومعایرہ والذی یکذب وما اشبہ ذلک وحروف المد یمد وقفا ووصلا مثل
خوف بیت حیف وشیء وما اشبہ ذلک واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **علم نافع** ہی سے علمی کردہ بحق
سماید جہالت ہست **تعلیم** اسحلہ تحریر حضرت کی سام راقم ایک یہہ عبارت
ہی ارسل رحمن میاں نور حسن سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **اما بعد**

الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نمودہ باشند ہمین کافی است **تحقیق** کیمیا سعادت
مین حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکہا ہی اور فوائد الفواد مین ہی کہ ضاد مخصوص رسول
علیہ السلام ہے رسول الضاد ارسل علیہ الضاد و اللہ اعلم **تنقیح** فرقہ ناجی
وہی ہی جو اجماع اہل سنت و جماعت پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دو ملت جو اس
امت مین ہین وہ بہی مستند اپنا قرآن و حدیث کو جانتے ہین اور آیات و احادیث
خلاف مشرب اپنے کے تاویل کرتے ہین تو ہفتاد و دو ملت مین داخل وہی لوگ ہین
جو فہم و قرار داشت صحابہ و تابعین وغیرہ اکابر کو جسپر اجماع ہے پیشوا نہین مانتی
ما انا علیہ و اصحابی سے اجماع کی طرف بہی ایما ہے فافہم **تاویل** دوزخ
ہل من مزید پکاریگی جب اللہ تعالی اپنا قدم رکہیگا بس بس کریگی ظاہر ہے کہ اپنے
دشمنونکو پامال کیا کرتے ہین **نقل** ہی کہ حضرت خواجہ میر درد رح کو ایک فاقہ
مہینہ بہر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تہا آپ فرماتی تہی کہ فقیر ڈیڑہ فاقہ مین فقیر
مشہور ہو گیا **نقل** ہی کہ حضرت خواجہ میر درد رح کی مکان مبارک مین
اجزای صحیح بخاری کی باحتیاط رحلون پر رکہے تہی آپ مطالعہ فرمایا کرتے تہے
کسی نی کوئی مسئلہ بخاری کا دیکہنا چاہا آپنی فرمایا کہ مسئلہ اور کہین جا کر دیکہو فقیر کی
ہان تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے رکہی ہوئی ہی **نقل** ہے
شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت حضرت خواجہ کی ہوا بسبب کسی عارضہ کے
موافق دستور مجلس کے بیٹہہ نسکا چار زانو بیٹہہ گیا آپ مراقب تہی کسی مرید نے آپ کی

آگاہ کیا التماس غلام غوث بادشاہ کے کہڑا تہا آپنے جواب دیا کہ سفر میں اس طرح نماز بہی جائز ہے آپنے فرمایا کہ نماز بس جائز ہے فقیر کے ہاں مستحب ہی ہیں **معمول** نماز اشراق بہی معمول ہماری حضرات کا ہے اور بعد سنت نماز فجر کے تہوڑا لیٹ کر آپ فرض کو ادا فرماتی ہیں **نکتہ** حضرت فاروق اعظم رض کو صفت کلام سی مناسبت خاص تہی اور موافق آپ کی رائے کے بار ہا وحی نازل ہوئی **نقل** ہی کہ ایک بزرگ نی بعد اسہال آپ کے جواب میں دیکہا اسہال کو کئی برس گزرے ہی آپ نی فرمایا کہ میں ان مجاہدے فارغ ہوا ہوں سو یہ بہی وہی مناسبت کلام ہے اور حساب وکتاب بہانہ ہمکلامی تہا درمیان محب ومحبوب کے **بشارت** راقم نے قبل حضوری خدمت کی حضرت صاحب کو ایک عریضہ لکہا تہا اوسیر یوں تحریر فرمایا

کہ ہمت ساکر باشد فقط ہمیں کار است کہ ہمو دن او مرداں مقصد رسیدہ اند لحوتعالیٰ سماہم خواہند رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط **سہ**

اجب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحا **وظیفہ** درود تاج ودرود لکہی حضرت صاحب نے پڑہنے کو عنایت فرمایا تہا واسطے افادۂ عام کی نقل کیا جاتا ہے **درود تاج** اللہم صل علے سیدنا ومولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجم جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت والحرم شمس الضحی بدر الدجی صدر العلے نور الہدی کہف الوری مصباح الظلم

جمیل الشیم شفیع الامم صاحب الجود والکرم واللہ عاصمہ وجبریل خادمہ والبراق مرکبہ والمعراج سفرہ وسدرۃ المنتہی مقامہ وقاب قوسین مطلوبہ والمطلوب مقصودہ و المقصود موجودہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمۃ للعالمین راحۃ العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین مصباح المقربین محب الفقراء والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین وسیلتنا فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین جد الحسن والحسین مولانا ومولی الثقلین ابو القاسم محمد بن عبد اللہ نور من نور اللہ یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ واصحابہ وسلموا تسلیما

درود لکھی

اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رحمۃ اللہ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد فضل اللہ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد خلق اللہ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد علم اللہ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کلمات اللہ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کرم اللہ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حروف کلام اللہ اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد قطرات الامطار اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اوراق الاشجار اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رمل القفار اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی

آل سیدنا محمد بعدد ما خلق فی البحار اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا
محمد بعدد الحبوب والثمار اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد
اللیل والنهار اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما
اظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النهار اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل
سیدنا محمد بعدد من صلی علیہ اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا
محمد بعدد من لم یصل علیہ اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد
بعدد انفاس الخلائق اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد
بعدد نجوم السموات اللهم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد
کل شیئ فی الدنیا والآخرۃ صلوات اللہ تعالی وملائکتہ وانبیائہ ورسلہ وجمیع الخلائق
علی سید المرسلین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین وشفیع المذنبین سیدنا ومولانا
محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ واہل طاعتک اجمعین من
اہل السموات والارضین برحمتک یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین وصلی اللہ
علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما دائما ابدا کثیرا والحمد للہ رب العلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ رسالہ کہ نام کا موسوم ہے **جواہر قدس ہی دل کشا** کہ شیخ
محمد احسان علیہ الرحمۃ کی ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ

عنہا کا دو مقام پر تحریر کیا ہی لہذا نقل کیا جاتا ہی درین سال خواجہ ضیاء اللہ کشمیری
بخدمت آنحضرت مرید شد سبب ارادت او این بود کہ شبی در واقعہ پیغمبر خدا را دید
کہ دست حضرت صدیق اکبر را گرفتہ در مسجد در آمدند دران مسجد حضرت خلیفۃ اللہ
بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بر حضرت خلیفۃ اللہ می نمایند واز نہایت
مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان میدہند بمجرد بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم
رابع وصورت حضرت سید المرسلین یکی شد درین اثنا حضرت ابوبکر خطاب بخواجہ
ضیاء اللہ کردہ فرمودند کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر رفتہ
مرید شوی کہ او قطب جہان وقیوم زمان است روز دیگر خواجہ ضیاء اللہ بخدمت
حضرت خلیفۃ اللہ آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بیغایت بر خواجہ ضیاء اللہ داشتند
دمی فرمودند کہ او فخر کشمیر است اور دوسری مقام پر لکہا ہی کہ از جملہ خلفای حضرت
خلیفۃ اللہ بکمال ورع وتقوی واتباع سنت سنیہ این طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ
موصوف است آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج تحریر است بر خواجہ
داشتند وبشارات عمدہ مثل ولایت صغری وکبری وعلیا وکمالات نبوت
بلکہ تا حقائق ثلثہ وغیرہ بخواجہ عنایت فرمودند بخلافت خود سرافراز ساختہ اند
وکرات ومرات از زبان مبارک آنحضرت در حق خواجہ شنیدہ شدہ است کہ میفرمودند
کہ وی در محبت واعتقاد عدیم المثل است انتہی **معاملہ** تاریخ بست دہشتم ماہ
مبارک رمضان ۱۲۳۰ھ تہی کہ راقم کو بعد عشا کی ایک مقام عالی معاینہ مین آیا

معلوم ہوا ظہور نسبت بارکت حضرت پیرو مرشد ہی وہ کیفیت عیانی اور فیضان معظم تقریر و تحریر سی افزوں ہی بعد ازاں بذریعہ عرضداشت کی آں جناب کو تحریر کیا جواب میں دستخط خاص سی تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی بشارت ہی و للہ الحمد۔

فیض حضرت پیرو مرشد نی فرمایا کہ امام بخاری و مسلم سلطانجی کو نہیں پاتی اور حضرت نی بھی ایسا ہی فرمایا **دعوت** وہ مقام جس کی طرف آنحضرت صلعم نی خاص و عام کو دعوت کی ہی جنت ہی **اختلاف** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات بحت کی قائل ہیں اور حضرت خواجہ میر درد رحمہ تجلی ذات بی حیلولہ اسماء و صفات جائز نہیں رکھتی واللہ اعلم **ف** ذات و صفات میں لاعین ولا غیر قول قدیم ہی **فیض** اہل عبادت ہوں یا اہل ریاضت جنکی معاملات عالی تر اوسی کی نسبت فائق ہی **لطیفہ** ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑھنی سی حجاب حائل ہوتا ہی **تجربہ** پستاق وصول جسقدر بلند ہوگا معاملات بھی عالی ہونگی **معرفت** اتباع سنت ہر دیل کی نسبت میں بحسب معاملہ پیدا ہوتا ہی حسنات الابرار سیّات المقربین

ف جب تک حضوری آنحضرت صلعم کی نہو سلوک ناتمام ہے۔

تحقیق طریقہ احسنیہ کی بیان میں ایک مکتوب شاہ غلام علی صاحب نی سلاسل اولیاء اللہ میں نظر سی گذرا **تفصیل** حضرت شاہ غلام علی صاحب نی طریقہ مظہریہ میں ارشاد مفصل فرمایا لہذا اویسی ہی طریقہ جدید پیدا ہوا چنانچہ آپ کو

الہام بھی ہوا تہا **ف** ہاتف غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے فرمایا کہ
اللہ تعالی اولیاء اللہ سے بخلق صوت کلام کرتا ہے **ف**
نعمای بہشتی کا اس عالم مین آنا قصہ حضرت مریم ع سے ظاہر ہے اور
اولیاء اللہ سے بہی یہہ کرامت منقول ہے **لطیفہ** للراقم
ب نیا انداز قاصد نے نکالا ؎ نگاہ ناز باتون مین ادا کی ؎
حکمت حسن اتفاق بہتر ہے **ارشاد** سلوک مصطلح
اگرچہ تمام ہوجائی معاملات الٰہی کی انتہا نہین **ب** قصۃ العشق لا
انفصام لہا **ف** حضرت مخدوم جہانیان کی سلسلے حضرت
مجدد رض کو پہونچے ہین **نکتہ** میدان وسیع واسطے دیدار رب الارباب
کے تمام جنّات کے مافوق ہے تو سب اہل بہشت اپنے اپنے مقام سی عروج
کرکے اُس میدان مین جمع ہونگے اور بحسب مراتب بٹھلائی جائین گے کہ
انزلوا الناس منازلہم اُسوقت عرش سی حجاب اُٹھادی جائین گے اور قبل دیدار
ایک مینہہ خوشبو کا برسے گا اور دور شراب طہور بہی ہوگا اور ہر ایک اوسکو
اپنی سی اس طرح اقرب دیکہے گا اور باتین کرے گا کہ ایک کی دوسرے کو
خبر نہوگی اور دیدار الٰہی مین ایسی مستغرق ہون گے کہ تمام نعمای بہشتی کو
اُسکے روبرو فراموش کرینگے افارنا اللہ وایاکم بہذہ النعمۃ العظمی بجاہ حبیبہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ذوق طاعت** مشتمل ہے ابواب ثلثہ پر

باب اول

قال اللہ تعالی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التوحید راس الطاعات واختلف المشائخ فی اقسام التوحید وحدوده فقال واحد منهم التوحید اسقاط الاضافات واقوالهم کثیرة جدا کما لا یخفی علی اہل الخبر وقال طائفة لوحدة الوجود مثل الشیخ محی الدین رضی اللہ عنہ وایده مولانا الجامی قدس اللہ روحہ وانکشف ذلک التوحید علی کثیر من الخواص مع صحة الاحوال وہم ارباب الولایة افاض اللہ علینا من برکاتہم وقال کثیر من العوام بمحض التقلید فضلوا واضلوا العوذ باللہ منہم وقال جماعة لوحدة الشہود مثل الشیخ علاء الدولہ السمنانی رحمة اللہ علیہ وایده شیخ مشائخنا الکبار قدوة المقربین و الابرار الشیخ احمد السرہندی قدس اللہ تعالی سره بل اثبت العروج من ذلک المقام العالی ومنہم من قال بالتطبیق بین القولین والجمع بین السدین مثل الشیخ ولی اللہ الدہلوی رہ ومنہم من قال بالتوحید المطلق من قید الوجود والشہود وہو امام الطریقة المحمدیة خواجہ ناصر الدہلوی وخلفہ خواجہ میر درد المحمدی طریقہ رضی اللہ تعالی عنہما ولا خلاف فی مرتبة الاجمال ان اللہ واحد وعلیہا مدار الایمان واما اقوالہم رحمہم اللہ فمن باب التفصیل الذی ظہر علی قلوبہم لتفاوت اقدامہم فی العرفان

ولایقبل التوحید الا باقرار الرسالۃ خلافا للحکماء الفلاسفۃ وغیرہم فان الحکماء خاضوا فی
بواطن عالم الاجسام فانکشف علیہم ان ذلک لاجسام اعتبارات محضۃ وحقیقتہا الوجود
الذی ہو واحد فی نفسہ والوجود مابہ الموجودیۃ فزعموا ان ذلک الوجود الذی ہو حقیقۃ
عالم الاجسام ہو اللہ تعالی وبہ قیام العالم ولاشک ان حقیقۃ جمیع الحقائق واحدۃ
کماتری فی الظاہران الاجسام لاختلاف صورہم اعتبارات شتی ومعذالک کلہم
من العناصر الاربعۃ التی بہا ترکیب العالم کلہ فہذہ الصرافۃ وحدۃ ساریۃ فی العالم
کلہا فان قلت ما الفرق بین الصوفیۃ الوجودیۃ والحکماء الاشراقیین لان المنتہی واحد
قلت سبحان اللہ شتان مابینہما فان الحکماء ہجرتہم الی حقائق الاشیاء والصوفیۃ
ہجرتہم الی اللہ ورسولہ ونیاتہم صالحۃ وانما الاعمال بالنیات وانما لامرئ مانوی فمن
کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ الی آخر الحدیث فالحمد للہ الذی
ہدانا من المختلفات کلہا الی ماہو شفاء للصدور **باب ثانی** نوع دیگر از
طاعت اطاعت رسول ست صلی اللہ علیہ وسلم وآن مبسوط در ہمہ کتاب وسنت
است ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ وتدوین مسائل مستنبطہ از آیات واحادیث
ائمہ مجتہدین امت فرمودہ اند لفقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد وماتریدی
واشعری رحمہم اللہ متکفل عقائد شدند تا مبتدعی از طرف خود اختراع ایمانیات نکند
وصوفیہ کبار اخلاق آلہیہ واوصاف قدسیہ کہ در نفس مطمئنہ آنحضرت صلعم مودع
بود بتصفیہ قلب وتزکیہ نفس پرداختہ تکمیل قرب بتحصیل آن فرمودند کہ قد افلح من زکاہا

وقد جاء من ربنا بار وواح موعود را شهود ایسان بود چنانکہ الاحسان ان تعبد اللہ

کانک تراہ اگرچہ رویت نیست مشابہ رویت ہست کاف تشبیہ اشارت بآں دارد

وچوں حصول ایں دولت وابستہ فضل رحمانی ست لہذا اہل کسب را ایں حضور

عام تسلی بود چنانکہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک **باب ثالث تیسری قسم**

اطاعت کی اطاعت اولوالامر کی ہی کہ السلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بھی منجر طرف

اُسی اصل کی ہی اور علمای اولوالامر سے ایک یہ مراد لی ہی جو مذکور ہوئی دوسرے

مراد اولوالامر سے اصول انسان کہ ماں باپ ہیں موافق شرع کی انکی اطاعت ضرور

ہی تیسری مراد اولوالامر سے استاد ہے کہ اُسکی نافرمانی سی انسان علم ضروری سی

محروم رہتا ہی چوتھی مراد اولوالامر سے مرشد ہے کہ اُسکی اطاعت سی قرب خدا

ورسول حاصل ہوتا ہی واللہ اعلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وسعت بیان** ہی واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ

واصلان خدا وتارکان ماسوا ہیں لیکن بمحوای ظہور کثرت در وحدت انکی مصطلحات

علوم بھی بہت ہیں چنانچہ مذکور کتب سلوک ورسائل شرح وبسط تمام ہیں اور

بعض مصطلحات اُنکی ساتھ علمای ظاہر ومتکلمین کے متفق ہیں اور بعض حکما کی

اصطلاح کی موافق ہیں اور بعض مطابق عرف عام کے اور بعض مصطلح خاص

اونکی ہین لہذا مناسب جانا کہ مشتی از خروار تحریر کری فہم من فہم

مطرب عشق عجب ساز و نوائی دارد ٭ نقش ہر پردہ کہ زد راہ بجائی دارد ٭ وہو ہذا

حیرت[1] جذب وسلوک[2] سیر وطیر[3] صحو ومحو[4] تلوین وتمکین[5] سیر مستدیر[6] ومستطیل سیر قدمی ونظری[7] معیت[8] واقربیت عینیت[9] واتحاد اثنینیت[10] وامتیاز ظلال[11] ومقتضیات وآثار صفات ثمانیہ[12] صفات ثبوتیہ وسلبیہ[13] شیون ذاتیہ[14] لطائف عشرہ[15] وہیئت وحدانی[16] کمالات ولایت ونبوت[17] حقائق انبیا والٰہیہ[18] حضور وشہود[19] جذبات وواردات[20] سکینہ وجمعیت[21] وقوف قلبی وعددی وزمانی[22] پاس انفاس[23] وجود عدم[24] فنا وبقا[25] عروج نزول[26] یافت ونایافت[27] تجلیات[28] دقائق[29] معارف[30] صباحت[31] وملاحت تجلی برقی ودائمی[32] حسن صورت وسیرت[33] تجلی نوری وصوری[34] ایمان حقیقی[35] نسبت احسان[36] دائرہ امکان[37] عالم مثال[38] تجدد امثال[39] مراقبہ[40] مشاہدہ[41] مکاشفات[42] الہام[43] القامی رحمانی وملکی[44] خواطر شیطانی[45] وحدیث نفسانی محاضرہ[46] مجاہدہ[47] حال ومقام[48] ذوق شوق[49] کشف[50] وکرامت نسبت مرادی ومریدی[51] فتوحات غیب[52] غیب وشہادت[53] صلاح قلب[54] اطمینان نفس[55] اعتبارات[56] مبادی تعینات[57] لاتعین اصل وظل[58] عکوس[59] ولایت عامہ وخاصہ[60] ولایت صغری وکبری وعلیا[61] ولایت ایمانی وعرفانی واحسانی[62] عالم امر[63] عالم خلق[64] محکم ومتشابہ[65] رموز مقطعات[66]

کفر طریقت اسلام حقیقی صدر و سجاد تحت طلبانی دورانی اسم ذات
نفی اثبات عرض و طول نسبت دوام آگاہی ملکہ راسخہ ملک و ملکوت
اجسام و ارواح تر داحب نسبت کسب و وہب محبت ذاتی و
صفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی و استتار بطون و ظہور
سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت و عبادت نسبت ادراکی و کسبی
وہبی وصول الی اللہ اویسیت صمدیت فاتحہ مشائخ علم
لدنی سیر الی اللہ و فی اللہ و من اللہ باللہ اسمای اثبات نفی خواطر
جمع و فرق جمع الجمع عینیت و استغراق و بیخودی اضمحلال و استہلاک
رنگ و بیرنگی قرب نوافل و فرائض وجود و شہود قطبیت غوثیت
فردیت خلت محبوبیت صرفہ محبت و محبوبیت ممتزجہ عاشق
و معشوق کشف وقائع وجدان و عیان امامت و خلافت اجازت
مقیدہ و مطلقہ شرح صدر جہل و نکارت نفس و برکت آزادگی
و نصیحت اولیای عزلت و عشرت ارادت حقیقی طلب صادق توفیق
طاعت نیت صالحہ ذکر جنانی و لسانی نسیان ماسوا خواطر خیال
فطرت و خلقت طبعیت و جبلت سماع اصالت و تبعیت زوائد
فوائد اصول و فروع نفس ناطقہ حدود کل مصالح کلی و جزئی
مشارب و اذواق استعداد فیض زمانی و مکانی کنایہ و تصریح ابہام و توضیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غنیمت باردہ

بعد حمد وصلوۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ غنیمت باردہ بیان مناقب طریقہ حضرات مین بقدر ضرور تحریر ہوتا ہے ازانجملہ یہ منقبت اکثر خاص وعام پر ظاہر وباہر ہے کہ اس طریقہ کی حضرات مین جو معاملات عالیہ دیکھی اور سنی جاتے ہین فی زماننا کمیاب تر ہین چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل ہین راقم کی مذکور ہوی ازانجملہ یہ جامعیت اس طریقہ کی ظاہر ہے کہ طریقہ محمدیہ مروجہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ باعتبار انکی عصر کے خاتم الطرق اور جامع کمالات قدما ومتاخرین بلطف تمام ہے

اسکی خصوص برکات تحریر ہماری حضرات کے بی رسالہ معلوم ہیں الحمد للہ کہ اقربیت و
سہولت اس طریقہ کی مفید عام ہے کہ مراقبات دور و دراز و معمولات طول و طویل
نہیں جس سے حوصلہ و ہمت اہل طلب کی پست ہو جائی بحکم یسروا ولا تعسروا یسروا
ولا تعسروا بحسب لطف سے وصول و حصول ہوتا ہی اور بحسب اتباع سنت قریبہ
و رسول سی لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں الحمد للہ یہ خصوصیت اکثر تحریر سے ہویدا ہے کہ معارف
و فوائد اس طریقہ جامع کے اکثر موافق عقل و نقل و شرع کے خاص و عام و تمام پسند اور
باعث مزید اعتقاد و تصدیق کمالات اولیای سابق و متاخرین اور بالیں ہمہ یہ بجائے
خود ایک جدت ہی رکھتے ہیں الحمد للہ یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مصطلحات کتاب و سنت
کا بیان اس طریقہ میں اصل اصول قرار دیا گیا ہے اور بعض ورسائل و ہام و غیرہ اور
اصطلاحات کو بھی صرف تحریر کیا ہے ــــہ چہ را مرید ایں مشرب شام ساس ذکر در بیان
سعل قول آسا آور دہ الحمد للہ یہ قرب خواص طریقہ کو اسے اصل سی بحکم اول آخر یسی
وار دیات ہی لہذا ہمارے حضرات ان رسوم سے جو موجب خور دیگری خلق ہوتی
ہیں بالکل برکنار ہیں اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو داخل کفر و شرک نہیں بیا
جاتی الحمد للہ فروع اس طریقہ کا اس سے روشن ہے کہ بسبب اتباع سنت و حسن اخلاق
حضرات کی انکی سعادت اور محبت کو عام نظروں میں قبول تمام ہے کہ علاوہ اہل کمال
کی ہر فن کی لوگ اکثر اونکی بیار مند اور بیان اوصاف میں تر زبان ہیں الکریم ــــہ
مرید ہوتے ہیں سب ر مد و یار سا اوسکے ٹہری ہوئی ہے شراب طہور آنکھوں میں ڈ

بالجملہ اس بیان مجمل سی بہت سی امور مفصل ہو سکتی ہین والسلام والاکرام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شرح صدر** ہی **لطیفہ** حضرت پیر و مرشد نی فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کی بنظر لطیفۂ پاک آنحضرت صللم کی ایسا شرف ہی جو کسیکی اولاد مین نہین **نقل** ایک بزرگ کا قول ہی کہ ہینی تیس لوگ صحابہ کبار سی پائی کہ اونکو اپنی اوپر خوف نفاق کا تہا **تذکرہ** اس عرصہ مین جو اتفاق حضور ی خدمت حضرات کا ہوا بحسب شمار گیارہوین بار زیارت حاصل ہوئی بعض ملفوظات جو فرمائی تحریر ہوتی ہین فرمایا ایکبار مجکو تشنگی غالب تہی اُسوقت ایک فیض آیا جس سی تمام سینہ خنک ہو گیا مانند برف کی فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کی ہوتی ہین اور بعض اولیاء اللہ کی قلب مین سب انبیاء اولوالعزم کا فیض ہوتا ہی ایک صاحب نی عرض کیا وجود و شہود مین کیا فرماتی ہین فرمایا ہماری حضرت کی ہان ان باتون کا ذکر نہین۔ مسئلہ مسائل کا ذکر ہی فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا برتاؤ نہین کرتی ایک بزرگ کسی کو اولیاء اللہ سُنکر اونکی زیارت کو گئی دیکہا کہ اُنہون نی اول پای چپ مسجد مین رکہا وہ پہر کر چلی آئی فرمایا کہ لوگ بعض شخصکو بُرا جانتی ہین اور اُسی شخص پہ انوار الٰہی برستی ہوتی ہین فرمایا راقم سی کہ تمسی اور حضرت مخدوم جہانیان رحمۃ سی بہی ملاقات ہوتی ہی عرض کیا ایکبار دیکہا تہا آپنی اونکی مدح فرمائی **ایضاً** شاہ نصیر الدین

صاحب مجاہد خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی تھی **نقل** میں کی لوگ آنحضرت صلعم کی خدمت میں آئی قرآن شریف کو شکر زار زار گریہ کرتی تھی حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ ہم بھی ابتدا میں ایسا کرتی تھی دلکن قست قلو سا یعنی سخت ہو گئی دل ہماری **ف** تہذیب اخلاق باعث حسن معاش و تصحیح اعمال موجب حسن معاد ہی کو لو الصول الی العمل استدا ہتنا ما من العمل قول حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کا ہی **نقل** فرمایا آنحضرت صلعم نی تین شخص مرفوع القلم ہیں مجنول اور طفل نا بالغ اور نائم حتی کہ عذر ساقط ہو **وارد** توارد عرفان جائز ہی السوریہ کنفس واحد **لطیف** فضیلت بعض کی بعض پر ثابت ہی اور فضیلت کل خصائص جزیہ پر زیادتی ہوتی ہی **عرفان** اگرچہ احاطہ اسکا عام ہی لیکن مقام خاص بھی ثابت ہیں جانچہ عرش اور کعبہ اور دل مومن اور جنات عدن وغیرہ **ـــہ** ان لمت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم ، بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ، من وجہہ شمس الضحی من خدہ بدر الدجی ، من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم ، **مثال** مثل واسطے اللہ تعالی کی ممتنع ہی اور مثال جائز ہی کہ ولہ المثل الاعلی تو وہ مثل اعلی سائر کائنات میں بھی انسان کامل ہی جو اشرف مخلوقات الہی ہی اور اصل کل و فصل رسل آنحضرت صلعم ہیں لوگویا اللہ تعالی ان الفاظ کی پردہ میں آنحضرت سے فرماتا ہی کہ میری مثال تمسی ہی ونعم ما قال **ـــہ** گر تجلی ذات خواہی صورت انسان میں ؛ ذات

حق را آشکارا اندر وخندان ببین ؎ **ف** قرب صلاح وشہادت وصدیقیت
تمام اولیاء اللہ مین دائر ہی علی تفاوۃ الاقدام **تاریخ** دوازدہم ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۹
یکہزار و دوصد وچہل ونہم مین اعلیحضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نی اجازت نامہ
حضرت صاحب کو بہیجا تہا چنانچہ لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہی **نکتہ** اگرچہ
رسائل راقم مین ادای مضامین مجذوبانہ طور پہ ہی لیکن الحمد للہ کہ نظر فیض اثر
حضرات مین مشرف بدرجہ قبول ہوتی ہین اور اگر کوئی شک وشبہہ ناظرین کو پیدا
ہو تو کسی عبارت سی انہین رسائل کی حل ہوسکتا ہی اور اگر کوئی مافی الضمیر اپنا
دیکہا چاہی تو جواب شافی حاصل کرسکتا ہی اور واسطی عموم ناس کی ترغیب ہی
طرف مبدء فیاض اور وسائط فیوض آلہی وجناب رسالت پناہی صلعم کی فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **بزم نشاط** ہی مدہم **ف** تجلی ہی جسم و
روح کو یہان ارتباط ہی ؎ عالم تری ظہور سی بزم نشاط ہی **نکتہ** حضرت صاحب
نی فرمایا کہ چار گہڑی مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہی رات بہر کی عبادت کرنے
سی **لطیفہ** آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند کہ علم الیقین
ولیا مشکل میشود تناقض بقول مجمع علیہ صوفیہ کہ علمای ظاہر نیز بآن قائل اند مدارد
یعنی مشاہدہ را الطوری نباید دانست کہ خلاف سلف وخلف لازم آید والحمد للہ

کہ صر راقم ہرچند علم رسمی بعید صرور دارد و کتب تصوف و سلوک را از ہیچ استادی نخوانده محض تصرف باطن حضرات است که دقائق انوار را زمن منکشف ساخته و عجائب اسرار لواحه لهذا سطری چند در معانی قول مذکور می نگارد امید که مسطور نظر ارباب ذوق افتد مبہا ہرگاه علم الیقین صورت پذیر آمد مقصود حاصل ہست زیرا که گرفتاری الفاظ است نه ارباب وہم وگمان منہا مفہوم کلام حضرت شیخ دلائیت اوست تعالی شانه پس این ہم مستلزم نفی مشاہده باطن نیست زیرا که اہل نظر قائل بعید او در صورت و شکل و تسمیه نیستند بلکه ظہوری از ظہورات آلہی در مظہر دل می شناسند مبہا کلام حضرت شیخ که زین ہیچ واقع شده مقتضای نسبت اصحاب است و ارباب نسبت مع الله بحسب معامله ایشان مارب خود کلام میفرمایند چون نسبت انبیا که حبیب ربول دران لازم است بر ایشان غلبه داشت از نیجا است که مشاہده باطن را آن رتبه نمی شد مبہا مشکل گفتن دلالت بر تجلی دارد که ظہور شی در مرتبه مالی است مبہا بحسب اختلاف اوقات که تجلی کل یوم ہو فی شان ازان مشعر است نسبتهای مختلف اند ہیں عارف کامل که ترجمان آلہی است می زاید ~~~
این طائفه گویا زبان دگر اند ۵ مبہا مراد ازین مشاہده تجلی صوری کفر طریقت که در صور این عالم جلوه می نماید گرفته باشد و آن معامله دیگر است که رات ربی فی احسن صوره مبہا مقتضای کلام حضرت شیخ غیرت محب محبوب خود است کما قیل ~~~ غیرت از عشق برم زدی لو دیدن مدہم ۵ گوش را نیز حدیث

توشنیدن ندہیم ۱۲ منہا منظور ازین بیان نگہداشت مصلحت کلی است وسنت انبیا
است کہ دعوت ایشان باموری باشد کہ دران خواص حکم عوام دارند منہا تجلی
ہر سالک بحسب علم اوست بآن سبحانہ وتعالی نہ مناسب رتبۂ الوہیت پس صحیح آمد
کہ علم الیقین مشکل می شود واللہ اعلم **فائدہ** یہ رباعیات حضرت درد علیہ الرحمۃ
کی علم الکتاب سی نقل ہوتی ہین واسطی تفریح خاطر احباب کی

رباعی

ستی وعدم خراب میخانۂ اوست		امکان ووجوب مست پیمانۂ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین است		ہر ذرہ خلق روزن خانۂ اوست
ر باد نسیم مست بوی تو گزشت	ایضا	در فصل بہار مخمور و بیتو گزشت
رب چہ قدر زخلق نزدیکتری		ہر کس کہ زخود گزشت سوی تو گزشت
ندل کہ ہمہ وقت بحق آگاہ است	ایضا	خالی زخیالات گدا و شاہ است
دیدۂ مردمان اہل تحقیق		مصراع دگر زہر بیت اللہ است
ہر بد و نیک چون خوش وشاد شدیم	ایضا	وارستہ زخار وگل چو شمشاد شدیم
ی دلرا کہ باعث تفرقہ بود		بستیم بزلف یار و آزاد شدیم
عجز بساز کبریائیم ہمہ	ایضا	در کسوت فقر باغنائیم ہمہ
رویشان بسان اکسیر اید رد		خاکیم اگرچہ کیمیائیم ہمہ
عمر قدم براہ افسانہ زدیم	ایضا	یک چند در کعبہ و بتخانہ زدیم ۱۲
تہ لبد کہ آخر اید رد ۱۲		در میکدہ آمدیم و پیمانہ زدیم

کیفیت چشم تو بخاطر جا کرد	ایضا	مستغنیم از کشاکش صهبا کرد
در دل چو نظر فتاد از خود رفتیم		این شیشه مگر نشه می پیدا کرد
آنکوه که از طاق شعور رم افگند	ایضا	بر خرمن هوش برق طور رم افگند
تا پرده ز راز قربت بدرید		نزدیک شد آنقدر که دورم افگند
آنکوه ندیده باید خواهد گردید	ایضا	راز من همه آشکار خواهد گردید
ما آئینه ایم وجود پرست نگار		ناچار نماد و چار خواهد گردید
ما بنده آن حسن و جمالیم همه	ایضا	وارسته ز هر فکر و خیالیم همه
مستقبل و ماضی علما میدانند		ما در روشیم مست حالیم همه
بی لشکر و فوج بادشاهی کردیم	ایضا	بر مسند فقر کبریائی کردیم
ایزد ز دولت فقیری ایجا		در کسوت سادگی خدائی کردیم

فیض نسبت ہماری حضرات کی بحث مجموعہ ہی کہ سالکان طریقہ کو بحسب استعداد اونکی اس طریقہ میں نسبت پیدا ہوتی ہی اور بعض کی نسبت بنسبت بعض کی جامع تر ہوتی ہی اور اصل رتبہ ہی۔

المولف

نور الحسن

[illegible]

غلطنامہ مجموعہ تصوف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۸	فصل	فضل	۸۰	۱۱	نبوری	بنوری
۷	۱۴	ازدوقا	ذوقا	۹۳	۹	مانگتی	مانگنی
۲۷	۸	اخترہا	اخترہا	۹۵	۴	نام روغن	نام سپردنین
۳۱	۱۴	زوائل	رذائل	۹۸	۱۴	ربا	ربا
۳۴	۲	ہ دو اسم	یہ دو اسم	۹۹	۱	گندم گندم	گندم بگندم
۴۲	۳	نبوت	نعت	″	۱۰	حدیث آیا	حدیث مین آیا
۴۳	۱۰	برسون	برسون	۱۰۹	۱۳	میگروند	میگردانند
۴۵	۷	طرف سے	طرف سے ہے	۱۱۷	۸	لاتقین	لاتعین
۵۰	۶	انحضرت	آنحضرتؐ	۱۳۰	۴	شہاپ	شہاب
۵۸	۱۶	الصد	الصدر	″	″	آپ	آب
۶۴	۱۷	ہی اوسمین	ہے جو اسمین	۱۳۴	۶	معافیٔ	معافیٔ
۷۲	۱۴	حضرت قبلہ	حضرت	۱۳۸	۱۳	یاد	یار
۷۵	۱۶	دکراللہ	ذکراللہ	″	۱۶	لذید	لذیذ
۷۷	۸	بی حکم	بحکم	۱۴۰	۱	نگہت	نکہت
۷۹	۳	حسرو	خسرو	۱۵۹	۴	واقربیت	اقربیت
۷۹	۹	گھٹیان یہان بچون کو	گھٹیان بچونکو یہان	۱۶۵	۲	دوازہم	دوازدہم
				″	۱۱	ہے	ہے للرقم